05:51	صبح صادق
06:03	طلوع آفتاب
12:35	زوال آفتاب
07:12	غروب آفتاب

آج کی حدیث

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ آقا سے دریافت کیا گیا کہ قربانی میں کیسے جانوروں سے پرہیز کیا جائے؟ (یعنی کن عیوب کی وجہ سے جانور قربانی کے قابل نہیں رہتا) آقا نے فرمایا کہ چار عیوب میں سے کوئی عیب یا نقص اگر جانور میں پایا جائے تو وہ قربانی کے قابل نہیں رہتا ((1 ایسا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن بہت کھلا ہوا ہو (کہ اس کی وجہ سے اس کا چلنا مشکل ہو) (2) جس کی آنکھ خراب ہوگئی ہو اور وہ خرابی بالکل نمایاں ہو ((3 وہ جو بہت بیمار ہو ((4 ایسا کمزور و لاغر ہو کہ اس کی ہڈیوں میں گودا بھی نہ رہا ہو۔" (ترمذی)

مرشدانِ خبر

روزنامہ ممبئی رابطہ

DAILY MUMBAIRAABTA

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 152, Monday- 01 June, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۵۲ ۞ پیر، یکم جون، ۲۰۲۶، ۱۴؍ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴؍روپے، صفحات:۸

ابھیشیک بنرجی کے بعد رکن پارلیمنٹ کلیان بنرجی پر بھی ہوا حملہ

سر میں آئی چوٹ، ایک روز قبل ٹی ایم سی لیڈر ابھشیک بنرجی پر مغربی بنگال کے ضلع جنوبی ۲۴/ پرگنہ کے سونار پور میں حملہ ہوا تھا، جہاں سینکڑوں لوگوں نے انہیں گھیر کر ان پر انڈے اور پتھر پھینکے

مغربی بنگال کے ضلع ہگلی میں واقع چنڈی تلا پولیس اسٹیشن کے سامنے آج اس وقت کشیدگی پھیل گئی جب ترنمول کانگریس کلیان بنرجی کی قیادت میں اپنے گرفتار لیڈران اور کارکنان کی رہائی کا مطالبہ لے کر میمورنڈم دینے پہنچی۔ ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' پر شائع خبر کے مطابق مظاہرین نے انہیں گھیر لیا، کالے جھنڈے دکھائے، نعرے بازی کی اور مبینہ طور پر ان پر حملہ کر دیا گیا۔ حالانکہ اس دوران سیکورٹی اہلکاروں اور ساتھیوں نے کلیان بنرجی کو بچانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنا سر پکڑ کر سڑک پر گر گئے۔ کسی بھی ناخوشگوار صورتحال سے نمٹنے کے لیے موقع پر بھاری پولیس فورس اور مرکزی سیکورٹی فورسز کو تعینات کر دیا گیا۔ الزام ہے کہ مظاہرے کے دوران دور سے پتھر پھینکا گیا۔ یہ پتھر کلیان بنرجی کے سر پر لگا، جس سے چوٹ کھا کر وہ زمین پر گر پڑے۔ ان کے ساتھ بدسلوکی کرنے کا بھی الزام عائد کیا گیا ہے۔ ٹی ایم سی کے رکن پارلیمنٹ نے اس حملے کا الزام بی جے پی کارکنوں پر عائد کیا ہے۔ اس حملے کے دوران موقع پر سیکورٹی اہلکار تعینات تھے۔ انہوں نے کلیان بنرجی کو سہارا دینے کی کوشش بھی کی، لیکن سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے وہ نیچے گر گئے۔ واضح رہے کہ ایک روز قبل ٹی ایم سی کے قومی جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمنٹ ابھشیک بنرجی پر مغربی بنگال کے جنوبی 24 پرگنہ ضلع کے سونار پور میں اس وقت حملہ ہوا تھا جب وہ انتخاب کے بعد ہونے والے تشدد کے متاثرین میں سے ایک سے ملنے کے لیے اس علاقے میں گئے تھے، متاثرہ سنجو کرماکر بھی ٹی ایم سی کے کارکن تھے۔ اس دوران ابھیشیک بنرجی پر سینکڑوں لوگوں نے حملہ کر دیا اور ان پر انڈے اور پتھر پھینکے۔ واقعہ کی ویڈیو میں ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ کرکٹ ہیلمیٹ پہنے ہوئے نظر آ رہے ہیں، ان کے ساتھ ان کے ساتھی بھی ہیں اور درجنوں لوگ ان کا پیچھا کر رہے ہیں۔ بھیڑ نے ان کے کپڑے بھی پھاڑ دیے۔ سیکورٹی اہلکاروں نے ابھیشیک بنرجی کو وہاں سے بچا کر باہر نکالا۔ واضح رہے کہ مغربی بنگال میں ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے قومی جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی پر ہفتہ (30 مئی) کو ہوئے حملے کے معاملے میں پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے 5 افراد کو گرفتار کرلیا ہے۔ ان میں تپت میتی اور آکاش نام کے 2 نوجوان بھی شامل ہیں جو مبینہ طور پر حملے کے دوران ویڈیو میں دیکھے گئے تھے۔ ابھیشیک بنرجی پر یہ حملہ مغربی بنگال کے جنوبی 24 پرگنہ ضلع کے سونار پور میں اس وقت ہوا تھا جب وہ انتخاب کے بعد ہونے والے تشدد کے متاثرین میں سے ایک سے ملنے کے لیے اس علاقے میں گئے تھے، متاثرہ سنجو کرماکر بھی ٹی ایم سی کے کارکن تھے۔ متاثرہ خاندان سے ملنے گئے ابھیشیک بنرجی پر سینکڑوں لوگوں نے حملہ کر دیا اور ان پر انڈے اور پتھر پھینکے۔ واقعہ کی ویڈیو میں ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ کرکٹ ہیلمیٹ پہنے ہوئے نظر آ رہے ہیں، ان کے ساتھ ان ساتھی بھی ہیں اور درجنوں لوگ ان کا پیچھا کر رہے ہیں۔

شالیمار باغ میں صبح سویرے بلڈوزر کی گڑگڑاہٹ

سڑک چوڑی کرنے کے نام پر توڑے گئے ۱۵۰/ گھر

قومی راجدھانی کے شمال مغربی ضلع کے شالیمار باغ علاقے میں اتوار کی صبح بڑے پیمانے پر انہدامی کارروائی شروع ہوئی۔ سڑک چوڑی کرنے کے منصوبے کے تحت انتظامیہ نے تقریباً 150 گھروں کو مسمار کرنے کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ مہم کے لیے علاقے میں سیکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔ کسی بھی بدامنی سے نپٹنے کے لیے بڑی تعداد میں دہلی پولیس اور نیم فوجی دستوں کو تعینات کیا گیا ہے۔ معلومات کے مطابق انہدامی کارروائی اس سڑک کو چوڑا کرنے کے لیے کی جارہی ہے جو آؤٹر رنگ روڈ کو آزاد پور منڈی سے جوڑتی ہے۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ سڑک چوڑی ہونے سے سنجے گاندھی ٹرانسپورٹ نگر اور آزاد پور منڈی کے درمیان براہ راست اور بہتر رابطہ قائم ہوگا، جس سے ٹریفک بندوبست میں بہتری آئے گی اور ٹریفک جام کی شکایت میں کمی آئے گی۔ مقامی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ متاثرہ مکان مالکان کو پہلے ہی نوٹس جاری کئے جا چکے تھے۔ نوٹس میں 30 مئی تک مکانوں کو خالی کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ مقررہ مدت ختم ہونے کے بعد اتوار کی صبح انہدامی کارروائیاں شروع کردی گئیں۔ کچھ لوگوں نے انتظامیہ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے پہلے ہی اپنے گھر خالی کر لیے تھے اور اپنا سامان ہٹا دیا تھا۔ تاہم اب بھی کئی گھروں میں لوگوں کا سامان موجود ہونے کی اطلاعات ہیں۔ انہدامی مہم شروع ہونے سے قبل ہفتے کی رات سے ہی علاقے میں سیکورٹی کی تعیناتی بڑھا دی گئی تھی۔ اتوار کی صبح تقریباً 4 بجے سے پولیس کی بڑی تعداد جائے وقوعہ پر موجود تھی۔ شمال مغربی ضلع کے ڈی سی پی سمیت کئی سینئر انتظامی اور پولیس افسران بھی مہم کی نگرانی کے لیے پہنچے۔ متاثرہ خاندانوں نے اس کارروائی کے خلاف قانونی جنگ بھی لڑی تھی۔ کئی رہائشیوں نے دہلی ہائی کورٹ اور بعد میں سپریم کورٹ سے رجوع کیا، لیکن کسی طرح کی کوئی راحت نہیں ملی۔ عدالتوں سے کوئی راحت نہ دیئے جانے کے بعد انتظامیہ نے منصوبہ بندی کے مطابق کارروائی کو انجام دیا۔ انہدامی کارروائی کے دوران علاقے میں کشیدہ لیکن کنٹرول کا ماحول رہا۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ یہ کارروائی عوامی مفاد میں اور ٹریفک کی سہولیات کو بہتر بنانے کے لیے کی جارہی ہے۔ دریں اثناء متاثرہ خاندانوں کا کہنا ہے کہ ان کے گھر، جن میں وہ برسوں سے رہ رہے ہیں، اجاڑے جارہے ہیں اور انہیں کافی نقصانات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہدامی کارروائی فی الحال انتظامی نگرانی میں جاری ہے۔ واضح رہے کہ سڑک چوڑی کرنے کی تجویز کے بعد بیچ میں آئے 150 مکان مالکان کو نوٹس بھیجے گئے تھے۔

اسرائیلی فوج نے تاریخی ابراہیمی مسجد کو غیر معینہ مدت کیلئے بند کر دیا

اسرائیلی فوج نے الخلیل شہر میں واقع تاریخی ابراہیمی مسجد کو غیر معینہ مدت کیلئے بند کر دیا

الخلیل: اسرائیلی فوج نے الخلیل شہر میں واقع تاریخی ابراہیمی مسجد کو غیر معینہ مدت کیلئے بند کر دیا اور نمازیوں کو بندوق کی نوک پر باہر نکال دیا۔ تفصیلات کے مطابق صہیونی فورسز کی جانب سے ایک اور اشتعال انگیزی سامنے آئی، اسرائیلی فوج نے مقبوضہ مغربی کنارے کے تاریخی شہر الخلیل میں واقع مسلمانوں کی تاریخی اور مقدس ترین 'مسجد ابراہیمی' کو غیر معینہ مدت کیلئے مکمل بند کر دیا ہے۔ اس اقدام پر پورے فلسطین اور مقبوضہ مغربی کنارے میں شدید غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ فلسطینی حکام نے بتایا کہ اسرائیلی فوج کے مسلح اہلکار اچانک مسجدِ ابراہیمی میں داخل ہوئے اور نمازیوں، انتظامی عملے اور محافظوں کو بندوق کی نوک پر زبردستی باہر نکال دیا۔ مسجد کو تالے لگا کر سیل کرنے کے بعد، اسرائیلی فوج نے مسجد کے اردگرد قائم تمام سیکیورٹی چیک پوائنٹس اور لوہے کے گیٹ بھی بند کر دیے ہیں تاکہ کوئی مسلمان وہاں تک نہ پہنچ سکے۔ فلسطینی وزارتِ اوقاف نے اس اقدام کی مذمت کرکے اسے عبادت کی آزادی پر حملہ اور کھلی دہشت گردی قرار دیا اور کہا کہ اسرائیل اس بندش کی آڑ میں مسجدِ ابراہیمی کی تاریخی اور اسلامی حیثیت کو تبدیل کرنے کی مذموم تیاری کر رہا ہے۔ مبصرین کے مطابق، اس جابرانہ ہتھکنڈے کا اصل مقصد الخلیل کے قدیم اور تاریخی شہر سے فلسطینیوں کو مکمل بے دخل کر کے سارے علاقے پر غاصبانہ کنٹرول حاصل کرنا ہے۔ مسجدِ ابراہیمی پر تالے اور مسلمانوں کا داخلہ بند کرنے کے اسرائیلی فیصلے کے خلاف مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف شہروں میں شدید احتجاج شروع ہوگیا اور عوام میں شدید اشتعال پایا جاتا ہے۔

کولکاتہ میں ۳؍ہزار غیر قانونی تعمیرات کی نشاندہی، کسی بھی وقت مسماری کا امکان

کے ایم سی کے ایک افسر نے بتایا کہ ہزاروں رہائش گاہوں میں کی جانے والی تعمیرات اور توسیع پوری طرح سے غیر قانونی ہیں

کولکاتہ میونسپل کارپوریشن (کے ایم سی) کے محکمہ عمارت نے شہر بھر میں تقریباً 3000 غیر قانونی تعمیرات کی شناخت کی ہے۔ اس بات کی جانکاری میونسپل کارپوریشن کے ایک افسر نے اتوار کو دی۔ افسر نے بتایا کہ ان ہزاروں رہائش گاہوں میں کی جانے والی تعمیرات اور توسیع پوری طرح سے غیر قانونی ہیں اور انہیں کسی بھی وقت مسمار کیا جاسکتا ہے۔ مشرقی کولکاتہ میں ای ایم بائی پاس کے آس پاس ایسے کئی غیر قانونی ڈھانچے بن گئے ہیں۔ کولکاتہ میونسپل کارپوریشن کے مختلف علاقوں میں سے بیلیا گھاٹا، تانگرہ، تلجالا، بُرابازار، ٹوپسیہ، کسبہ، گارڈن ریچ، مٹیا برج، کوسی پور اور چیت پور جیسے علاقوں میں سب سے زیادہ غیر قانونی تعمیرات ہوئی ہیں۔ کے ایم سی کے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے کچھ علاقوں کو 'ریڈ زون' قرار دیا گیا ہے۔ افسران کے مطابق ان ریڈ زونز کی درجہ بندی ایسے مقامات کے طور پر کی گئی ہے جہاں بڑی تعداد میں غیر قانونی تعمیرات موجود ہیں۔ تحقیقات کے دوران کے ایم سی کے افسران نے پایا کہ ان غیر قانونی تعمیرات کو مقامی پروموٹرز اور گروہوں کے ذریعے سہولت فراہم کی گئی تھی۔ 'آئی اے این ایس' پر کے ایم سی کے ذرائع کے حوالے سے شائع خبر کے مطابق اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی پروموٹر یا تعمیراتی کمپنی میونسپل کارپوریشن سے 'جی پلس فور' عمارت کی تعمیر کی منظوری تو لے لیتی ہے، لیکن بعد میں 'جی پلس فائیو' عمارت تعمیر کر دیتی ہے۔ اس سے نہ صرف اضافی غیر قانونی منزل کے ذریعے منافع بڑھانے کا موقع ملتا ہے، بلکہ تعمیراتی مواد کی خریداری سے وابستہ اخراجات میں بھی بھاری اضافہ ہوتا ہے۔ اس منافع کو گروہوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ ایک افسر نے کہا کہ کچھ ایسی عمارتیں جہاں غیر قانونی طور پر ایک اضافی منزل تعمیر کی گئی ہے، وہاں پوری عمارت کو مسمار نہیں کیا جائے گا، بلکہ صرف اسی اضافی منزل کی جانچ کی جائے گی۔ کولکاتہ میونسپل کارپوریشن کے بلڈنگ ڈپارٹمنٹ کا کہنا ہے کہ کولکاتہ کے جن علاقوں کو غیر قانونی تعمیرات کے لیے ریڈ زون قرار دیا گیا ہے، وہاں غیر قانونی تعمیرات کے لیے گروہوں کے ذریعے گاؤں یا کچی آبادیوں (جھگی۔ جھونپڑی) والے علاقوں کو منہدم کیے جانے کا امکان ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

دہلی میں ہمہ منزلہ عمارت منہدم، کئی لوگ پھنسے ہونے کا شبہ

نئی دہلی: جنوبی دہلی کے ساکیٹ میٹرو اسٹیشن کے قریب ایک ہمہ منزلہ عمارت اچانک منہدم ہوگئی اور شبہ کیا جا رہا ہے کہ کئی افراد اس کے ملبے میں دبے ہوئے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ آٹھ افراد کو تا حال ملبہ سے نکالا گیا ہے۔ دہلی فائر سروسیس کے عہدیداروں نے یہ بات بتائی۔ کہا گیا ہے کہ پانچ فائر ٹنڈرس اور بچاؤ ٹیموں کو طلب کرلیا گیا ہے جو یہاں بچاؤ اور راحت کے کام انجام دے رہے ہیں۔ محکمہ فائر کے ایک عہدیدار نے بتایا کہ انہیں رات 7.45 بجے عمارت منہدم ہونے کی اطلاع ملی تھی اور یہ شبہ ظاہر کیا گیا تھا کہ کچھ افراد ملبہ میں دبے ہو سکتے ہیں۔ فوری متعلقہ عملہ کو روانہ کیا گیا ہے اور تلاشی اور بچاؤ کے کام شروع کردئے گئے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ کثیر تعداد میں لوگ یہاں جمع ہوگئے ہیں اور انہوں نے پولیس اور بچاؤ ٹیموں کے ساتھ مل کر بچاؤ کاموں اور ملبہ کو ہٹانے کا کام شروع کر دیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ عمارت متصل ٹین شیڈ کینٹین پر گری تھی جہاں کچھ بچے رات کا کھانا کھا رہے تھے۔

بنگلورو کے ایک اسکول میں بھیانک آتشزدگی

بنگلورو: کرناٹک کے مغربی بنگلورو میں ہفتہ کی صبح ایک اسکول کی عمارت میں بھیانک آگ لگ گئی، جس پر قابو پانے کیلئے فائر بریگیڈ اور ہنگامی فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز کو فوری طور پر کارروائی کیلئے لگایا گیا۔ واقعہ کے وقت اسکول سمر ویکیشن کی وجہ سے بند تھا، اس لیے کسی کے ہلاک یا زخمی ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ پولیس کے مطابق، ناگدیون ہلی میں واقع چتر کوٹا اسکول کے آڈیٹوریم میں آگ لگی تھی۔ لیکن گرمیوں کی چھٹیاں ہونے کی وجہ سے ان طلبہ یا ملازمین کو کوئی نقصان نہیں پہنچا جو عام طور پر تعلیمی اوقات کے دوران وہاں موجود ہوتے ہیں۔

بیکانیر میں خطرناک ریت کا طوفان

دن کے وقت اندھیرا چھا گیا۔ عوام پناہ کیلئے دوڑ پڑے

جئے پور: راجستھان کے بیکانیر شہر میں آج ایک خطرناک ریتی کا طوفان اٹھا جس کے نتیجہ میں دن کے وقت بھی اندھیرا چھا گیا اور آسمان میں دھویں کی کیفیت پیدا ہوگئی تھی۔ اس واقعہ کے ویڈیوز سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہوگئے جن میں دیکھا جاسکتا ہے کہ ایک زرد دھول کی دیوار جیسی بیکانیر کی سمت بڑھتی دیکھی گئی۔ اس ریتیلے طوفان کی وجہ سے سڑکوں پر بصارت بہت کم ہوگئی تھی اور شہر بھر میں اندھیرا جیسا چھا گیا تھا۔ کئی شہری خوف کے عالم میں پناہ کیلئے دوڑ پڑے۔ گھروں اور دوکانوں میں گھس گئے۔ کئی علاقوں میں خوف کی لہر پیدا ہوگئی تھی۔ بازاروں میں افرا تفری مچ گئی تھی اور تاجروں نے دوکانیں فوری بند کردیں اور پیدل راہرو خود کو بچانے دوڑ پڑے تھے۔ ہوا انتہائی تیز رفتاری سے چل رہی تھی جس کے نتیجہ میں شہر میں معمول کی سرگرمی متاثر ہوگئی۔ کئی مقامات پر درختوں کی ٹہنیاں ٹوٹ کر گرنے کے واقعات بھی پیش آئے۔ محکمہ موسمیات نے عوام کو گھروں میں رہنے اور احتیاط برتنے کی اپیل کی اور کہا کہ وہ غیر ضروری سفر سے گریز کریں۔ راجستھان کے کئی اضلاع میں گذشتہ 24 گھنٹوں سے تیز ہوائیں چل رہی ہیں اور گرج چمک کا بھی سلسلہ چل رہا ہے۔ بیکانیر' جئے پور' اجمیر' بھرت پور' کوٹہ' جودھپور اور اودے پور میں بھی تیز رفتار ہوائیں چل رہی ہیں۔ اس کے علاوہ دہلی اور یوپی کے اطراف کے اضلاع میں تیز ہواؤں اور گرج چمک کی اطلاعات ہیں۔

میساچوسٹس کے آسمان میں ہوا زوردار دھماکہ، لرز اٹھی زمین

ہل گئی کھڑکیاں، عوام میں زبردست دہشت

ناسا نے بتایا کہ یہ بم دھماکہ، سیٹلائٹ یا خلائی ملبہ نہیں تھا، یہ قدرتی شہاب تھا جو خلا سے زمین کی طرف آیا تھا۔ ناسا کے مطابق یہ شہاب مقامی وقت کے مطابق دوپہر 2 بج کر 6 منٹ پر زمین کی فضا میں داخل ہوا۔ امریکہ کے میساچوسٹس اور آس پاس کے علاقوں میں ہفتے کی دوپہر ایک پراسرار دھماکے نے رہائشیوں کو خوفزدہ کردیا۔ لوگوں نے آسمان سے 2 زوردار دھماکوں جیسی آوازیں سنیں جس کو ڈبل بوم کہا جارہا ہے۔ دھماکہ اتنا زوردار تھا کہ کئی جگہوں پر کھڑکیاں ہلنے لگیں اور عمارتیں لرز اٹھیں۔ اسی دوران ناسا نے بتایا کہ یہ کوئی بم دھماکہ، سیٹلائٹ یا خلائی ملبہ نہیں تھا۔ یہ ایک قدرتی شہاب تھا جو خلا سے زمین کی طرف آیا تھا۔ ناسا کے مطابق یہ شہاب مقامی وقت کے مطابق دوپہر 2 بج کر 6 منٹ پر زمین کی فضا میں داخل ہوا۔ خیال کیا جارہا ہے کہ یہ بوسٹن کے قریب جنوبی ساحل کے علاقے کے اوپر فضا میں داخل ہوا تھا۔ اس واقعہ کے حوالے سے صرف میساچوسٹس میں ہی نہیں بلکہ رہوڈ آئی لینڈ، نیو ہیمپشائر اور امریکہ کے کئی شمالی علاقوں میں بھی محسوس کیا گیا۔ یہاں تک کہ کچھ لوگوں نے آسمان میں ایک چمکتا ہوا آگ کا گولہ بھی دیکھا۔ یہ نظارہ ڈیلاویئر سے لے کر کناڈا کے مونٹریال تک بہت سے لوگوں نے دیکھا۔ اس واقعے کے بعد پولیس اور ایمرجنسی سروسز کو بڑی تعداد میں فون کالیس موصول ہوئیں۔ لوگ جاننا چاہتے تھے کہ آخر اتنی تیز آواز کس وجہ سے آئی۔ ناسا نے بتایا کہ یہ شہاب تقریباً 1.20 لاکھ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چل رہا تھا۔ زمین سے تقریباً 60 کلومیٹر اوپر پہنچ کر یہ کئی حصوں میں ٹوٹ کر بکھر گیا۔ اس کے ٹوٹنے سے جس توانائی کا اخراج ہوا، وہ تقریباً 300 ٹن ٹی این ٹی دھماکہ خیز کے برابر تھی۔ امریکن میٹیور سوسائٹی کے ماہر رابرٹ لنس فورڈ نے بتایا کہ یہ ایک عام فائر بال کے مقابلے میں کافی بڑا تھا اور اس کا سائز تقریباً ایک گز چوڑا تھا۔ اس واقعے کی کئی ویڈیوز سوشل میڈیا پر سامنے آئی ہیں۔ ان میں 2 زوردار دھماکوں کی آوازیں واضح طور پر سنائی دے رہی ہیں، لیکن کہیں بھی آگ، دھواں یا کسی اور دھماکے کے آثار نہیں ملے ہیں۔

پانی پیتے رہیں اور احتیاط برتیں

وزیر اعظم نریندر مودی نے 'من کی بات' میں اہل وطن کو دیا پیغام

ہندوستان کے مختلف حصوں میں درجہ حرارت میں تیزی سے اضافے کے درمیان وزیر اعظم نریندر مودی نے ملک کے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔ وزیر اعظم مودی نے اتوار کو 'من کی بات' کے 134 ویں ایپی سوڈ میں کہا کہ اس وقت ملک کے بیشتر حصوں میں بہت گرمی پڑ رہی ہے۔ تیز دھوپ اور گرم ہواؤں کے ساتھ ایسے موسم میں اپنا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ پانی پیتے رہیں۔ اگر دھوپ میں نکلنا پڑے تو احتیاط کے ساتھ نکلیں۔ حکومت کی طرف سے جاری کردہ مختلف محکموں کی ہدایات کو نہ بھولیں۔ اپنے خطاب میں وزیر اعظم مودی نے کہا کہ گرمی سے لڑنے کا طریقہ اکثر کچن میں بھی ملتا ہے۔ آپ نے بھی دیکھا ہوگا کہ جیسے جیسے گرمی بڑھتی ہے، ویسے ویسے گھر میں رسوئی کا ذائقہ اور قسم بدل جاتی ہے۔ کہیں مٹکے کا پانی نکل آتا ہے، کہیں دہی جمنے لگتا ہے تو کہیں آم ابلنے لگتے ہیں اور پھر دیسی مشروبات کا موسم شروع ہوجاتا ہے۔ وزیر اعظم نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہندوستان کے روایتی موسم گرما کے مشروبات کی جڑیں ملک کے مختلف خطوں کے رسم و رواج اور ثقافتوں میں گہری ہیں۔ ہر پینے کی چیز ایک منفرد کہانی بیان کرتی ہے، جو مل کر ہندوستان کے متحرک تنوع کو ظاہر کرتی ہیں اور 'ایک بھارت، شریشٹھ بھارت' کے جذبے کو تقویت دیتی ہیں۔ کچھ ریاستوں کی مثالیں دیتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا کہ آپ دیسی مشروبات سے بھی واقف ہیں، اگر آپ شمالی ہندوستان جائیں تو آپ کو بہت سی جگہوں پر آم پنا ملے گا، جو کچے آموں کا ذائقہ پیش کرتے ہیں اور گرمی سے راحت دیتے ہیں۔ پنجاب اور ہریانہ جائیے تو بڑے گلاس والی لسی مل جائے گی۔ راجستھان اور گجرات میں، چھاچھ جیسے ہر کھانے کی ساتھی بن جاتی ہے۔ بہار، جھارکھنڈ اور مشرقی اتر پردیش میں ستو کا شربت ہے، ام مب پیٹ بھی بھرتا ہے اور طاقت بھی ملتی ہے۔ اس دوران وزیر اعظم مودی نے کونکن اور گوا سے کوکم شربت، جنوبی ہندوستان کے پانکم، سمبارم اور اڈیشہ کے بیل پنا کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف مشروبات نہیں ہیں بلکہ ہندوستان کے مختلف خطوں کی روایات کا حصہ ہیں۔

ابھیشیک بنرجی پر حملے کی ہیمنت سورین نے کی مذمت، قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ

وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے 'ایکس' پر لکھا کہ "جمہوریت میں نظریاتی اختلافات فطری ہیں لیکن سیاسی اختلاف رائے کا جواب تشدد یا طاقت کے استعمال سے نہیں دیا جاسکتا۔"

جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے بھتیجے اور ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی پر ہوئے حملے کی سخت مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں تشدد اور حملوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہیے۔ جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے اتوار کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "مغربی بنگال میں رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی پر ہوا حملہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ جمہوریت میں نظریاتی اختلافات فطری ہیں، لیکن سیاسی اختلاف رائے کا جواب تشدد یا طاقت کے استعمال سے نہیں دیا جاسکتا۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "سیاسی مخالفت کا سامنا دلیل، بات چیت اور رائے عامہ کے ذریعہ کیا جانا چاہیے، نہ کہ خوف اور ڈر کے ذریعہ۔ ایسے واقعات جمہوری اقدار کو کمزور کرتے ہیں اور ان کے لیے کسی بھی قسم کی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔" ہیمنت سورین نے واقعہ میں شامل لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہ "جمہوریت کو تشدد نہیں بلکہ بات چیت، رواداری اور باہمی احترام مضبوط بناتے ہیں۔" سورین کے علاوہ جھارکھنڈ کے وزیر صحت اور کانگریس کے سینئر لیڈر عرفان انصاری کا بھی ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے اس معاملے کو رکن پارلیمنٹ کی سکیورٹی میں سنگین لاپرواہی قرار دیتے ہوئے سیاسی طور پر محرک قرار دیا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ اگر ممتا بنرجی چاہیں تو حملے میں زخمی ابھیشیک بنرجی کا ان کی حکومت جھارکھنڈ کے اسپتال میں محفوظ طریقے سے علاج کرائے گی۔ قابل ذکر ہے کہ ابھیشیک بنرجی پر ہفتہ (30 مئی) کو اس وقت حملہ کیا گیا تھا، جب وہ سونار پور میں انتخاب کے بعد ہونے والے تشدد سے متاثرہ خاندانوں سے ملنے جارہے تھے۔ راستے میں ان پر انڈے پھینکے گئے اور دھکا مکی کی گئی۔ اس معاملے میں پولیس نے 6 افراد کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق سونار پور تھانے کی ٹیم نے رات بھر علاقے میں تلاشی مہم چلائی۔ حملے سے متعلق ویڈیو فوٹیج کی

نیا غلاف کعبہ یکم محرم کو خانہ کعبہ پر چڑھایا جائے گا

مکہ مکرمہ: خانہ کعبہ کے نئے غلاف کی حوالگی کی تقریب منعقد ہوئی جس میں خادم الحرمین الشریفین کی نیابت میں نیا غلاف کعبہ کلید بردار کعبہ کے حوالے کردیا گیا۔ تقریب کے دوران غلاف کعبہ کی تیاری اور اس کی تبدیلی سے متعلق انتظامات کا جائزہ بھی لیا گیا۔ ہر سال کی طرح اس بار بھی نیا غلاف یکم محرم الحرام کو خانہ کعبہ پر چڑھایا جائے گا۔ حکام کے مطابق غلافِ کعبہ کی تبدیلی کی روح پرور تقریب میں خصوصی ماہرین اور متعلقہ عملہ حصہ لے گا، جو انتہائی احتیاط اور منظم طریقہ کار کے تحت پرانے غلاف کو اتار کر نیا غلاف نصب کریں گے۔ غلاف کعبہ کی تبدیلی اسلامی دنیا کا ایک اہم اور تاریخی مذہبی عمل سمجھا جاتا ہے، جسے دنیا بھر کے مسلمان عقیدت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یاد رہے کہ غلاف کعبہ خصوصی سیاہ ریشم سے تیار کیا جاتا ہے جس پر سونے اور چاندی کے دھاگوں سے قرآنی آیات اور اسلامی نقوش کشیدہ کیے جاتے ہیں، جبکہ ہر سال محرم الحرام کے آغاز پر اسے تبدیل کیا جاتا ہے۔

گورے گاؤں-ملنڈ لنک روڈ

پروجیکٹ میں حائل رکاوٹیں ۱۵۰ رغیر مجاز تعمیرات منہدم

میونسپل کارپوریشن کے ٹی ڈویژن آفس کی تجاوزات کے خاتمے کی ٹیم نے اتوار (31 مئی 2026) کو ممبئی کے مشرقی اور مغربی مضافاتی علاقوں کو جوڑنے والی گورگاؤں-ملنڈ لنک روڈ کے کام میں رکاوٹ پیدا کرنے والی 150 تعمیرات کو ہٹانے کے لیے کارروائی کی۔ تجاوزات کے خاتمے کی کارروائی کے تحت امرنگر کھنڈی پاڑا میں رہائشی اور کمرشل دونوں طرح کی 150 غیر مجاز تعمیرات کو ہٹا دیا گیا ہے اور بقیہ 234 غیر مجاز تعمیرات کو اگلے ہفتے ہٹا دیا جائے گا۔ گورگاؤں-ملنڈ لنک روڈ کی لمبائی 20.12 کلومیٹر ہے۔ اس لنک روڈ پر کام چار مرحلوں میں مکمل کیا جائے گا۔ اس میں سڑک، زیر زمین سرنگ، فلائی اوور وغیرہ شامل ہیں۔ ٹی ڈویژن کی حدود میں امرنگر، کھنڈی پاڑا میں تقریباً 384 ڈھانچے لنک روڈ کی تعمیر میں رکاوٹ بن رہے تھے۔ ان ڈھانچوں میں سے آج تقریباً 150 تجارتی اور رہائشی ڈھانچوں کو ہٹا دیا گیا ہے۔ یہ کارروائی ڈپٹی کمشنر (زون 6) کی رہنمائی اور اسسٹنٹ کمشنر ٹی کی قیادت میں کی گئی۔ میونسپل کارپوریشن کے 10 انجینئرز، 100 ملازمین کے ساتھ 2 پوکلین پلانٹس، 4 جے سی بی پلانٹس، 10 ڈمپر وغیرہ ان تمام ڈھانچوں کو ہٹانے کے لیے استعمال کیے گئے۔ ملنڈ پولس اسٹیشن کے سینئر پولیس انسپکٹر اجے جوشی کی قیادت میں 50 پولیس اہلکار سیکورٹی کے لیے تعینات تھے۔ بی ایم سی کے مطابق اس کارروائی کا مقصد متعلقہ اراضی کو تجاوزات سے پاک کرنا اور اس کی حفاظت کرنا ہے۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے ایس وارڈ میں واقع پوائی کے فلٹ نگر اور ملند نگر علاقوں میں واقع واٹر انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ کی اراضی پر تقریباً ۲۵۰ رجھوپڑوں کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے منہدم کر دیا گیا۔ سنیچر کو یہ کارروائی مقامی وارڈ آفس اور محکمہ آب رسانی کے اہلکاروں کی جانب سے ڈپٹی میونسپل کمشنر (زون ۶ر) کی رہنمائی اور ایس وارڈ کے اسسٹنٹ میونسپل کمشنر کی قیادت میں کی گئی۔ بی ایم سی کا دعویٰ ہے کہ مذکورہ علاقے میں سرکاری اراضی پر بڑی تعداد میں غیر قانونی تعمیرات کے مشاہدے کے بعد یہ کارروائی کی گئی۔ اس مہم کو منصوبہ بند طریقے سے نافذ کیا جا رہا ہے جس کا مقصد متعلقہ اراضی کو تجاوزات سے پاک کرنا اور اس کی حفاظت کرنا ہے۔ اس انہدامی کارروائی کیلئے تقریباً ۱۵۰ ر پولیس اہلکار، تقریباً ۵۰ ر انجینئرنگ افسران اور میونسپل ایس وارڈ کے اور محکمہ واٹر انجینئرنگ کے ملازمین، ۲۰۰ ر مزدوروں کو تعینات کیا گیا تھا۔ نیز یہ کارروائی ۷ ر جے سی بی، ۱۰ ر ڈمپر اور دیگر چھوٹی کارگو گاڑیوں کی مدد سے کی گئی۔ بی ایم سی ذرائع کے مطابق کارروائی کے دوران غیر قانونی تعمیرات کو ہٹا کر جگہ کو مکمل طور پر صاف کیا جا رہا ہے۔ تجاوزات ہٹانے کا عمل مکمل ہوتے ہی متعلقہ جگہ کے گرد باڑ لگانے کا کام بھی فوری طور پر شروع کر دیا جائے گا اور دوبارہ تجاوزات کو روکنے کیلئے ضروری حفاظتی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ دریں اثناء انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ سرکاری اور میونسپل کی ملکیت کی جگہوں پر تجاوزات کے خلاف کارروائی باقاعدگی سے جاری رہے گی۔

محکمہ اقلیتی ترقی ۴۰۶ رخالی آسامیوں کو تقرری ہو

ایس پی ایم ایل اے رئیس شیخ کا نائب وزیر اعلیٰ سے مطالبہ سنیترا پوار نے مسلم ایم ایل اے کی میٹنگ بلائی، ایم ایل اے رئیس شیخ نے مسلمانوں سے متعلق ۱۲ ر مطالبات پیش کئے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ریاست کے محکمہ اقلیتی ترقی میں 406 آسامیاں کئی برسوں سے خالی پڑی ہیں اور یہ محکمہ کے منصوبوں پر عمل آوری میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ اس لیے خالی آسامیوں کو فوری طور پر پُر کیا جائے، مارٹی کے کام میں تیزی لائی جائے، اور بھیونڈی میں اردو گھر کی تجویز کو صاف کیا جائے، وغیرہ، سماج وادی پارٹی کے بھیونڈی ایسٹ کے ایم ایل اے رئیس شیخ نے ریاست کے نائب وزیر اعلیٰ اور اقلیتی محکمے کی وزیر سنیترا پوار سے مطالبہ کیا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ پوار نے چشم کشا تجویز نمبر 1978 پر کی گئی کارروائی کے سلسلے میں پیر کو مسلم ایم ایل ایز کی میٹنگ بلائی ہے۔ ڈپٹی چیف منسٹر پوار کے محکمہ اقلیتی ترقی کا چارج سنبھالنے کے بعد مسلم اراکین کی طرف سے بلائی گئی یہ پہلی میٹنگ ہے۔ اس سلسلے میں جانکاری دیتے ہوئے ایم ایل اے رئیس شیخ نے بتایا کہ اس محکمہ میں 406 آسامیاں کئی سالوں سے خالی ہیں۔ اس کے علاوہ اقلیتی کمشنریٹ میں 36 اور ضلع دفتر میں 85 نئے اسامیاں ابھی تک تقرری نہیں ہوئی ہیں۔ اقلیتی ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کا کام ابھی تک ہموار نہیں ہوا ہے۔ بھیونڈی میں ایک اردو گھر کی تجویز پیش کی گئی ہے، لیکن عملاً کام شروع نہیں ہوا ہے۔ اس کے علاوہ لوک راجیہ میگزین کا اردو ایڈیشن فوری شروع کرنے کی ضرورت ہے۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے مزید کہا کہ مولانا آزاد اکنامک ڈیولپمنٹ کارپوریشن کی جانب سے دیئے گئے تعلیمی قرضوں کی شرائط میں نرمی کا مطالبہ کئی سالوں سے زیر التوا ہے۔ اردو ساہتیہ اکادمی کے سپرنٹنڈنٹ اور ایگزیکیٹو آفیسر کو مالی اختیارات نہیں دیئے گئے ہیں اور اس دفتر کی تزئین و آرائش کا معاملہ زیر التوا ہے۔ ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز کو مسلمانوں کا سماجی و اقتصادی سروے کرنے کا جو کام دیا گیا ہے وہ چار سال سے شروع نہیں ہو سکا ہے۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے کہا کہ یہ تمام زیر التوا معاملات مسلم کمیونٹی کی ترقی سے جڑے ہوئے ہیں اور انہیں فوری طور پر حل کرنے کی ضرورت ہے۔ چونکہ یکم جون کو ایم ایل اے شیخ کی سالگرہ ہے، ہم پہلے سے منصوبہ بند سرگرمیوں کی وجہ سے اس میٹنگ میں شرکت سے قاصر ہے۔ آنجہانی اجیت پوار نے ہمیشہ محکمہ اقلیتی ترقی کے ساتھ انصاف کرنے کی کوشش کی۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے نائب وزیر اعلیٰ سنیترا پوار کو لکھے خط میں ہم سے اس محکمہ کے نامکمل کام کو مکمل کرنے کی درخواست کی ہے۔

کرلا ٹیکسی مینس کالونی سوسائٹی پر دھوکہ دہی کا کیس درج

سوسائٹی عہدیداروں پر فرضی دستخط کا الزام، عبدالعلی عزیزی کی شکایت پر کیس درج، مکینوں کا الزام

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) کرلا ٹیکسی مینس کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی کے خلاف دھوکہ سمیت فرضی واڑہ کا کیس درج کرنے کا دعویٰ کرلا پولس نے کیا ہے شکایت کنندہ عبدالعلی عزیزی ۷۰ سالہ نے شکایت دی تھی کہ ان کی اور ان کی اہلیہ کے نام کی فرضی دستخط کر کے سوسائٹی نے افرادی قوت مکمل کر لی جو غیر قانونی ہے ۱۶ فروری کو انہیں اس بات کا علم اس وقت ہوا جب اویس نامی مکین نے پولس اسٹیشن گیا تھا اور پھر عبدالعلی عزیزی نے اس معاملہ میں شکایت درج کی ہے شکایت کنندہ نے الزام عائد کیا ہے کہ جن میٹنگ میں غیر حاضر تھے ان میٹنگ میں بھی ان کی دستخط کی گئی ہے جبکہ وہ میٹنگ میں غیر حاضر تھے اس معاملہ میں پولس کو جب شکایت کنندہ نے تحریری شکایت کی اور اس کی تفتیش پولس نے کی تو پایا کہ اس میں دھوکہ دہی اور چیٹنگ ہوئی ہے اس کے بعد پولس نے کارروائی کرتے ہوئے ۳۱۸، ۳۳۶، ۳ بی این ایس کی دفعات کے تحت کیس درج کر لیا اس کی تفتیش جاری ہے ایف آئی آر میں درج بیان کے بعد مطابق اس میں عبدالعلی عزیزی نے الزام عائد کیا ہے کہ سوسائٹی کی میٹنگ میں بہت سے لوگ غیر حاضر رہتے ہیں اور کئی کا انتقال بھی ہو چکا ہے ان مردوں کی بھی فرضی دستخط کی گئی ہے ایسے میں پولس نے اسی بیان کی بنیاد پر کیس درج کر لیا ہے جبکہ سوسائٹی کے دیگر مکینوں کا کہنا ہے کہ کچھ لوگ اپنے ذاتی مفاد کے لیے اس ری ڈیولپمنٹ پروجیکٹ میں خلل پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جبکہ اس معاملہ میں سوسائٹی کا کوئی لینا دینا نہیں اس معاملہ میں مکینوں نے شکایت کنندہ اور دیگر پر کئی سنگین الزامات بھی عائد کئے ہیں اور کہا ہے کہ ان کے مطالبات پورے نہیں ہوئے ہیں اس لئے وہ اس قسم کا ہتھکنڈہ استعمال کر رہے ہیں جو سراسر غلط ہے۔ سارے معاملات سوسائٹی کے درست ہے اور اسی مناسبت سے کارروائی کو آگے بڑھایا گیا ہے۔ ٹیکسی مینس کالونی کے ری ڈیولپمنٹ کے لیے ایک کنسلسٹنٹ کمیٹی بھی تیار کی گئی تھی اس پر بھی شکایت کنندہ نے اعتراض کیا ہے اور فرضی دستخط کے معاملے میں جواب نہ ملنے پر کیس درج کر دیا ہے۔

دھولیہ بس ڈپو کے بیڑے میں ۱۰ ر شیوائی ای بسیں شامل

رکن اسمبلی نے افتتاح کیا، انہوں نے مزید ۲۰ ر سے ۳۰ ر ای بسیں ملنے کا بھی دعویٰ کیا۔

دھولیہ: دنیا بھر میں ایندھن کی فراہمی کا بحران ہے۔ تاہم ریاستی حکومت عام مسافروں کو سفر کی سہولت فراہم کرنے کیلئے اسٹیٹ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے تمام ڈپوز کو شیوائی ای بسیں فراہم کر رہی ہے۔ دھولیہ بس ڈپو کو بھی دس بسیں ملی ہیں۔ اس بس سروس کا افتتاح شہر کے رکن اسمبلی انوپ اگروال کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ افتتاحی تقریب میں اگروال نے کہا کہ دھولیہ بس ڈپو کو حکومت کی جانب سے پہلے مرحلے میں ۱۰ ر ای بسیں موصول ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے مزید ۲۰ ر سے ۳۰ ر بسیں ملنے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ اگر وال نے یہ بھی کہا کہ یہ الیکٹرک بسیں ماحول دوست اور آلودگی سے پاک ہوں گی۔ یہ ای بس ایندھن کی معیشت کو فروغ دیں گی۔ ان بسوں کو چارج کرنے کے لیے دھولیہ ڈپو میں آٹھ چارجنگ اسٹیشن قائم کئے گئے ہیں۔ ای بس ایک بار چارج ہونے کے بعد تقریباً ۳۰۰ ر کلومیٹر تک چلے گی۔ پہلے مرحلے میں دھولیہ سے ناسک، جلگاؤں اور اورنگ آباد (چھترپتی سمبھاجی نگر) روٹ پر چلیں گی۔ رکن اسمبلی اگروال نے یہ بھی یقین ظاہر کیا کہ پش بیک سیٹ، یو ایس بی چارجرز، ایئر کنڈیشن اور دیگر جدید سہولیات کی وجہ سے یہ بسیں مسافروں کو پسند آئیں گی۔ ڈویژنل ٹرانسپورٹ آفیسر پروشتم ویوہارے نے کہا کہ دھولیہ ڈویژن ۷ ر ڈپو کو یہ ای بسیں مرحلہ وار فراہم کی جائیں گی۔ فی الحال دیگر ڈپو میں چارجنگ اسٹیشن قائم کرنے کا کام جاری ہے اور جیسے ہی یہ کام مکمل ہو جائے گا، ای بس سروس شروع کی جائے گی۔ اس ای بس میں آرام دہ سفر اور دیگر سہولیات کا انتظام کیا گیا ہے۔ ریاستی ٹرانسپورٹ کارپوریشن اور حکومت کی جاری کردہ گزشتہ اسکیموں کا فائدہ خواتین، معمر شہری اور معذور افراد ای بس سروس سے بھی اٹھائیں گے اور جہاں چاہیں، سفر کر سکیں گے۔ دھولیہ ایس ٹی بس ڈپو کے بیڑے میں ۱۰ ر نئی شیوائی الیکٹرک بسیں شامل کی گئی ہیں۔ ان جدید اور ماحول دوست بسوں کا باقاعدہ افتتاح مقامی رکن اسمبلی کے ہاتھوں عمل میں آیا ہے۔ اس اردو خبر کا مطلب یہ ہے کہ مہاراشٹر کے شہر دھولیہ بس ڈپو کو 10 نئی بسیں فراہم کی گئی ہیں۔ ان نئی بسوں کی سروس کا باقاعدہ افتتاح دھولیہ شہر کے مقامی رکن اسمبلی انوپ اگروال نے اپنے ہاتھوں سے کیا ہے۔ ان بسوں کی خاص خصوصیات (جیسے الیکٹرک، سی این جی یا عام بسیں) کیا ہیں؟۔

ریلائنس گروپ نے ۱ ر لاکھ سے زیادہ نئی بھرتیاں

گرین انرجی سے ۲ ر لاکھ مزید نوکریاں پیدا ہونے کی توقع

ممبئی: ریلائنس گروپ نے مالی سال 2025-26 میں 1 لاکھ سے زیادہ نئی بھرتیاں کی۔ کمپنی کی تازہ ترین سالانہ رپورٹ کے مطابق، 31 مارچ 2026 تک ریلائنس کے ملازمین کی کل تعداد بڑھ کر 419,911 ہو گئی۔ اس مدت کے دوران، کمپنی نے مصنوعی ذہانت (اے آئی)، ڈیٹا سائنس، آٹومیشن، اور ڈیجیٹل تبدیلی جیسے شعبوں میں نئے ٹیلنٹ کو شامل کرنے پر توجہ دی۔ ریلائنس کے مطابق یہ بھرتی کمپنی کی اس تبدیلی کو ظاہر کرتی ہے، جس کے تحت وہ خود کو AI۔فرسٹ اور ڈیپ۔ٹیک کمپنی کے طور پر آگے بڑھا رہی ہے۔ روزگار کے محاذ پر، کمپنی کی اگلی بڑی امید اس کے سبز توانائی کے کاروبار میں ہے۔ دھیرو بھائی امبانی گرین انرجی گیگا کمپلیکس جو جام نگر میں تعمیر کیا جا رہا ہے اس میں معیشت میں 2 لاکھ سے زیادہ سبز ملازمتیں پیدا کرنے کی صلاحیت ہے۔ کمپنی کے مطابق، صاف توانائی کی طرف یہ تبدیلی گروپ کے لیے روزگار کا اگلا بڑا انجن بن سکتا ہے۔ کمپنی صرف ملازمتیں پیدا کرنے تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اپنے ملازمین میں نمایاں سرمایہ کاری بھی کرتی ہے۔ رپورٹس کے مطابق، ریلائنس نے مالی سال 26 میں ملازمین پر 30,318 کروڑ روپے خرچ کیے، جو پچھلے مالی سال کے 28,559 کروڑ روپے سے 6.2 فیصد زیادہ ہے۔ اس عرصے کے دوران کمپنی کو مسلسل چھٹے سال بھی کام کرنے کے لیے بہترین جگہ کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ ریلائنس کو برینڈن ہال گروپ ایچ سی ایم ایکسیلنس ایوارڈز 2024 میں اور گریٹ مینیجر انسٹی ٹیوٹ کے ذریعہ ہندوستان کی اعلیٰ قیادت کی فیکٹریوں میں بھی تسلیم کیا گیا تھا۔ ریلائنس نے خواتین کی شرکت کے محاذ پر بھی پیش رفت کی۔ مالی سال 26 میں، خواتین نے گروپ کے اندر 14.7 فیصد قیادت کی پوزیشنیں حاصل کیں، جب کہ براہ راست متعلقہ ملازمتوں میں ان کا حصہ 30.6 فیصد تھا۔ جیو نے AI پر مبنی بھرتی پلیٹ فارم بھی تعینات کیا جو 11 زبانوں میں کام کرتا ہے، جس کا مقصد بھرتی کے عمل کو مزید منصفانہ بنانا ہے۔ کمپنی کے گریجویٹ انجینئر ٹرینی پروگرام نے مالی سال 26 میں 900,53 رجسٹریشن حاصل کیں، جس سے اس کی رسائی دور دراز علاقوں میں امیدواروں تک پھیل گئی۔

گجرات بورڈ امتحان 2026 میں دودھارا کی ہونہار بیٹی

سدرہ کلیم اللہ نے پورے گجرات میں پہلی پوزیشن حاصل کی

مالیگاؤں: (نامہ نگار) تعلیم وہ روشنی ہے جو نہ صرف ایک فرد بلکہ پورے معاشرے کی تقدیر بدل دیتی ہے، اور جب کسی بیٹی کی محنت، لگن اور مسلسل جدوجہد کامیابی کی بلند ترین چوٹی کو چھو لے تو خوشی صرف ایک گھر تک محدود نہیں رہتی بلکہ پورا علاقہ فخر سے سربلند ہو جاتا ہے۔ ایسی ہی ایک تابناک اور تاریخی کامیابی ضلع دودھارا کی ہونہار و ذہین طالبہ چودھری سدرہ کلیم اللہ نے حاصل کی ہے جنہوں نے ایس ایس سی بورڈ امتحان 2026 میں 99.99 فیصد رینک حاصل کرتے ہوئے پورے گجرات میں پہلی پوزیشن اپنے نام کر لی اور اپنی ذہانت، محنت اور قابلیت سے نئی تاریخ رقم کر دی۔ دی ماڈل ہائی اسکول کپودرا کی اس باصلاحیت طالبہ نے نہ صرف اپنے اسکول بلکہ اپنے والدین، اساتذہ، علاقے اور پورے دودھارا گاؤں کا نام روشن کر دیا۔ سدرہ کی اس بے مثال کامیابی نے یہ ثابت کر دیا کہ اگر عزم مضبوط ہو، محنت سچی ہو اور اساتذہ کی دعائیں شامل ہوں تو کامیابی انسان کے قدم چومتی ہے۔ امتحان میں ان کی شاندار کارکردگی ہر کسی کے لیے باعث حیرت و مسرت بنی ہوئی ہے۔ خصوصاً ریاضی، سماجی علوم، سائنس اور عربی جیسے اہم مضامین میں مکمل نمبرات حاصل کر کے انہوں نے اپنی غیر معمولی ذہانت کا ثبوت پیش کیا۔ اس عظیم کامیابی پر علاقے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ چودھری کلیم اللہ، چودھری مسیح اللہ، چودھری وصی اللہ، غیاث الدین، محمد حسین، ستیہ نارائن، محمد پرویز اختر، مولانا عبیدالرحمن مظاہری سمیت اسکول انتظامیہ، اساتذہ کرام، اہل خانہ، دوست احباب اور علاقہ کے معززین نے طالبہ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ اسکول انتظامیہ نے اپنے بیان میں کہا کہ چودھری سدرہ کلیم اللہ کی محنت، نظم و ضبط، اخلاق اور تعلیمی لگن دیگر طلبہ کے لیے ایک بہترین مثال ہے۔ ان کی کامیابی اس بات کا ثبوت ہے کہ دیانتدارانہ محنت کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ یہاں اس بات کا تذکرہ بھی نہایت ضروری ہے کہ دی ماڈل ہائی اسکول کپودرا میں اپنی بہترین تعلیمی خدمات انجام دینے والی دو قابل اور محنتی معلمات مسرت پروین مالیگ اور عائشہ بانو مالیگ کا تعلق مالیگاؤں کے معروف، مخلص اور ہر دلعزیز سبکدوش معلم اے ٹی ٹی کے فاروق احمد تشنہ سر کے علمی و باوقار خانوادے سے ہے۔ یہ دونوں معلمات برسہابرس سے مالیگاؤں سے دور رہ کر گجرات کی سرزمین پر علم کی شمع روشن کیے ہوئے ہیں اور اپنی انتھک محنت، خلوص اور بہترین تدریسی صلاحیتوں کے ذریعے طلبہ کے مستقبل کو سنوارنے میں مصروف ہیں۔ چودھری سدرہ کی اس تاریخی کامیابی کے پیچھے بھی ان دونوں معلمات کی بے پناہ محنت، شفقت، رہنمائی اور مسلسل نگرانی شامل رہی ہے۔ انہوں نے ایک ماں کی طرح طالبہ کی تربیت کی، حوصلہ بڑھایا اور ہر قدم پر رہنمائی کر کے کامیابی کی منزل تک پہنچایا۔ مالیگ خانوادہ ہمیشہ سے علم و ادب، اخلاق اور خدمت خلق کا روشن استعارہ رہا ہے۔

ممبئی دادر اسٹیشن بم دھماکہ کی سازش ناکام

کرلا، ممبرا اور پونہ سے گرفتاری آپریشن کے دوران کئی اہم خلاصے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے دادر پولس ریلوے اسٹیشن کو بم سے اڑانے کی سازش کو دلی اسپیشل سیل نے ناکام بنانے کا دعویٰ کیا ہے اور کرلا ایسٹ پٹری پر ایک جھوپڑی پر چھاپہ مار کر ارباز نامی نشہ باز نوجوان کو گرفتار کیا ہے جو پاکستانی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی اور انڈر ورلڈ ڈان شہزاد بھٹی کے رابطہ میں تھا اسے ممبئی میں تباہی کی ذمہ داری دی گئی تھی اس کے ہمراہ ممبرا سے توقیر نامی نوجوان کو بھی گرفتار کیا گیا ہے دلی اسپیشل سیل کی تفتیش میں یہ خلاصہ ہوا ہے کہ توقیر اور ارباز کو یہاں ممبئی میں دھماکوں کی سازش کی ذمہ داری دی گئی تھی اس کے ساتھ ہی یہ پاکستانی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی، ڈی کمپنی اور شہزار بھٹی کے شوٹروں کے بھی رابطے میں تھے دہشت گردی کے بڑے نیٹ ورک کو پولس اور ایجنسیوں نے بے نقاب کیا ہے ملک میں بم دھماکہ کی سازش کو ناکام بنایا ہے ملزمین کے نشانے پر دلی اور ممبئی تھا دلی اسپیشل سیل نے پونہ سے بھی سنجے نامی نوجوان کو گرفتار کیا ہے جو شہزاد بھٹی اور آئی ایس آئی کے رابطہ میں تھا اس کے ساتھ ہی ان کے قبضے سے اسلحہ جات بھی برآمد کئے گئے ہیں اتنا ہی نہیں ان سے متعلق مزید تفتیش جاری ہے مہاراشٹر اے ٹی ایس نے اس سے قبل شہزاد بھٹی گینگ سے رابطہ رکھنے کے معاملہ میں ۷۵ افراد کو زیر حراست لیا تھا ان کی تفتیش میں کئی اہم خلاصے ہوئے تھے اس کے بعد دلی اسپیشل سیل، مہاراشٹر اے ٹی ایس سمیت دیگر ایجنسیوں نے مشترکہ آپریشن میں ۹ ملزمین کو گرفتار کیا ہے۔

۲۵ ر جون سے 'منشیات سے پاک مہاراشٹر' مہم

عوامی نمائندوں سے حصہ لینے کی اپیل

ممبئی مضافاتی ضلع کے نگراں وزیر ایڈوکیٹ آشیش شیلار نے اعلان کیا ہے کہ ۲۵ ر جون سے 'منشیات سے پاک مہاراشٹر' مہم کا آغاز کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ اعلان سنیچر کو منعقدہ ممبئی مضافاتی ضلع کی منصوبہ بندی کمیٹی میں کیا۔ یہ میٹنگ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ سرپرست وزیر ایڈوکیٹ آشیش شیلار اور ضلع کے شریک سرپرست وزیر منگل پربھات لودھا کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس دوران دونوں ہی وزیروں نے تمام عوامی نمائندوں، تعلیمی اداروں اور سماجی تنظیموں سے اپیل کی کہ وہ ۲۵ ر جون سے ریاست بھر میں نافذ ہونے والی 'منشیات سے پاک مہاراشٹر مہم' میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس تعلق سے منترالیہ سے جاری کردہ اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے کی گئی اپیل کے مطابق ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کی میٹنگ میں تقریباً ۱۶۰ ر معززین آن لائن شریک ہوئے تھے۔ میٹنگ میں ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے، ممبئی مضافاتی ضلع کلکٹر سوربھ کٹیار پولیس، برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن، مہاڈا، ایم ایم آر ڈی اے، ایم آئی ڈی سی، مختلف محکموں کے سینئر افسران کے ساتھ ساتھ اور عوامی نمائندے بھی شریک ہوئے تھے۔ میٹنگ میں عوامی نمائندوں نے پبلک پارکس، گراؤنڈز، پبلک ٹوائلٹس اور بعض عوامی مقامات پر منشیات کے استعمال سے متعلق شکایات اور تجاویز پیش کیں۔ ایڈوکیٹ آشیش شیلار نے ہدایت دی کہ متعلقہ ایجنسیاں ان تمام معاملات کا سنجیدگی سے نوٹس لیں اور موثر کارروائی کریں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انتظامیہ شہریوں کیلئے محفوظ اور صاف ستھرا ماحول پیدا کرنے کیلئے ہم آہنگی سے کام کرے۔ مشترکہ سرپرست وزیر منگل پربھات لودھا نے کہا کہ ریاستی حکومت کے "منشیات سے پاک مہاراشٹر مشن" کے تحت اسکولوں، کالجوں اور مختلف سماجی سطحوں پر وسیع پیمانے پر عوامی بیداری پیدا کی جائے گی۔ نوجوانوں کو نشے سے پاک طرز زندگی کی طرف راغب کرنے کیلئے مختلف سرگرمیاں عمل میں لائی جائیں گی۔ انہوں نے تمام عوامی نمائندوں سے اپیل کی کہ وہ اس مہم میں حصہ لیں اور عوامی بیداری پیدا کریں۔ میٹنگ میں عوامی نمائندوں نے ساحلی علاقوں میں درختوں کی غیر قانونی کٹائی پر بھی توجہ مبذول کرائی۔ سرپرست وزیر ایڈوکیٹ شیلار نے یقین دلایا کہ اس سلسلے میں وہاں کا دورہ کرنے کے بعد ضروری کارروائی کی جائے گی۔ میٹنگ میں ویسٹرن ایکسپریس وے پر ٹریفک جام کے مسئلے پر بھی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ آشیش شیلار نے متعلقہ اداروں کو ہدایت دی کہ وہ ٹریفک پولیس پر خصوصی توجہ دینے کے ساتھ ساتھ ٹریفک انتظام کو مزید موثر بنائیں۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

پیاز کسانوں کا مرکز سے ۱۰ ر ہزار کروڑ روپئے کے راحت پیکج کا مطالبہ

شدید بارشوں، ژالہ باری، غیر موسمی بارشوں، سیلاب اور خشک سالی سے پیاز کی کاشت کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ جعلی بیجوں اور فصلوں کی بیماریوں نے مسائل کو مزید سنگین بنا دیا ہے

مہاراشٹر میں پیاز کے کسانوں نے مرکزی حکومت سے 000,10 کروڑ روپے کے خصوصی راحت پیکیج کا مطالبہ کیا ہے۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ برآمدات پر بار بار روک، قدرتی آفات اور قیمتوں میں بھاری گراوٹ نے انہیں شدید معاشی بحران میں دھکیل دیا ہے۔ مہاراشٹر اسٹیٹ پیاز مینوفیکچرر ایسوسی ایشن کے بانی صدر بھرت دیگھول نے یہ مسئلہ اٹھایا ہے۔ دیگھول کے مطابق غلط برآمدی پالیسیوں، جعلی بیجوں اور ذخیرہ اندوزی میں ہونے والے نقصانات کی وجہ سے کسانوں کو گزشتہ کچھ سالوں میں بہت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ مرکزی حکومت نے 2019، 2020 اور 24-2023 میں پیاز کی برآمدات پر پابندی لگا دی تھی۔ اس کے علاوہ 40 فیصد ایکسپورٹ ڈیوٹی اور مختلف اوقات میں کم از کم برآمدی قیمتوں کے تعین جیسے فیصلوں نے بھی کسانوں کو نقصان پہنچایا۔ حکومت نے جب نیفیڈ اور این سی سی ایف جیسی ایجنسیوں کے ذریعے پیاز کو کم قیمتوں پر بازار میں اتارا تو اس سے کسانوں کو ملنے والی قیمتوں میں بھی کمی آئی۔ شدید بارشوں، ژالہ باری، غیر موسمی بارشوں، سیلاب اور خشک سالی سے پیاز کی کاشت کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ جعلی بیجوں اور فصلوں کی بیماریوں نے مسائل کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ تنظیم کا دعویٰ ہے کہ جن کسانوں نے 2025 میں پیاز کا ذخیرہ کیا اور 2026 میں فروخت کیا، انہیں بہت ہی کم قیمت ملی۔ تنظیم چاہتی ہے کہ مالی امداد براہ راست کسانوں کے بینک کھاتوں میں بھیجی جائے۔ واضح رہے کہ مہاراشٹر کے تقریباً 30 اضلاع میں پیاز کی کاشت کی جاتی ہے اور تقریباً 10 سے 15 لاکھ کسان خاندان اس سے وابستہ ہیں۔ تنظیم نے حکومت کے سامنے کئی دیگر مطالبات بھی رکھے ہیں۔ ان میں پیاز کے تصدیق شدہ بیجوں پر سبسڈی اور ذخیرہ کرنے کے لیے گودام بنانے پر 100 فیصد سبسڈی شامل ہے۔ کسانوں نے مطالبہ کیا ہے کہ کسان پیداوار تنظیموں (ایف پی اوایس) اور کوآپریٹیو کے ذریعے براہ راست صارفین کو پیاز فروخت کرنے کے لیے ایک خصوصی فنڈ بنایا جائے۔ پیاز پیدا کرنے والے بڑے اضلاع جیسے ناسک، پونے، سولاپور، جلگاؤں اور چھترپتی سمبھاجی نگر میں پیاز پروسیسنگ صنعت قائم کرنے کے لیے مالی مدد فراہم کی جائے۔ کسانوں نے پیاز پاؤڈر، پیسٹ اور دیگر مصنوعات تیار کرنے والے یونٹس کے لیے بھی مدد مانگی ہے۔ انہوں نے ایک مستحکم قومی برآمدی پالیسی اور 'قومی پیاز استحکام فنڈ' کے قیام کا مطالبہ کیا ہے تاکہ قیمتیں گرنے پر کسانوں کو راحت مل سکے۔ اس کے علاوہ کسانوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے ایک آزاد 'نیشنل آنین پروڈیوسرز کارپوریشن' بنانے اور کم پیاز پر قرض دینے کی بھی اپیل کی گئی ہے۔ دیگھولے نے کہا کہ اگر پیاز کسان فروخت کرے گا، تب ہی دیہی معیشت اور ملک مضبوط ہوگا۔

امریکی وزیر دفاع ہیگ سیتھ نے چین کے خطرے سے خبردار کیا

اتحادیوں پر زور دیا کہ وہ دفاعی اخراجات میں اضافہ کریں

سنگاپور: امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے سنگاپور میں شنگری لا ڈائیلاگ میں اپنی تقریر کے دوران ایشیائی اتحادیوں سے چین کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کا مقابلہ کرنے کے لیے فوجی اخراجات بڑھانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے چین کی فوجی تیاری اور طاقت کے علاقائی توازن کو بگاڑنے کی صلاحیت پر تشویش کا اظہار کیا۔ ہیگسیتھ نے اتحادیوں کے ایک مضبوط نیٹ ورک کی ضرورت پر زور دیا جو جارحیت کو روک سکے اور استحکام برقرار رکھ سکے۔ امریکہ توقع کرتا ہے کہ اتحادی دفاعی اخراجات کو جی ڈی پی کے 3.5 فیصد تک لے جائیں گے، جبکہ امریکہ خود اپنی فوج میں 1.5 ٹریلین ڈالر کی سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ ہیگسیتھ نے بات چیت کے دوران کارروائی کی ضرورت پر توجہ دی، تجویز کیا کہ خطے کو صرف کانفرنسوں کے بجائے مزید فوجی وسائل، جیسے بحری جہاز اور آبدوزوں کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ شراکت دار استحکام چاہتے ہیں اور یہ کہ امریکہ کو طاقت اور نظم وضبط کی قیادت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے امریکہ اور چین کے تعلقات میں بہتری کو بھی نوٹ کیا، کشیدگی پر قابو پانے میں مدد کے لیے فوجی رابطے میں اضافے کا حوالہ دیتے ہوئے، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ تعلقات اب بھی پیچیدہ ہیں۔ ژاؤ بو، ایک چینی مندوب، نے گزشتہ سال کے مقابلے ہیگسیتھ کے ریمارکس میں بہتر لہجے کو تسلیم کیا، اس تبدیلی کا سبب پچھلی سفارتی مصروفیات کو قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان مواصلاتی راستے کھلے ہیں اور صورتحال اتنی سنگین نہیں ہوسکتی جتنی سمجھی جاتی ہے۔ ہیگسیتھ نے صدر ٹرمپ کے اتحادیوں سے اپنے دفاعی اخراجات کی زیادہ ذمہ داری لینے کے مطالبے کا اعادہ کیا، امیر ممالک کے لیے امریکی دفاعی سبسڈی کے خاتمے کا اعلان کرتے ہوئے، اتحادیوں کو فعال طور پر تعاون کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ہیگسیتھ نے مختلف اتحادیوں کے تعاون کی تعریف کی اور مشرق وسطیٰ کے حوالے سے امریکہ کے ساتھ مل کر اپنے دفاع کو بڑھانے کے لیے جاپان کی کوششوں پر روشنی ڈالی، انہوں نے کہا کہ اگر سفارتی کوششیں ناکام ہوتی ہیں تو امریکہ ایران پر دوبارہ حملے شروع کرنے کے لیے تیار ہے اور ایشیائی اور مشرق وسطیٰ کے مفادات پر بیک وقت توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت پر زور دیا۔ تائیوان کو ہتھیاروں کی فروخت کے موضوع پر، ہیگسیتھ نے براہ راست خدشات کو دور کرنے سے گریز کیا لیکن اس بات کی تصدیق کی کہ اس طرح کی فروخت کے بارے میں فیصلے بالآخر صدر ٹرمپ پر منحصر ہیں۔ مبینہ طور پر امریکہ تائیوان کے لیے ہتھیاروں کے ایک بڑے پیکج پر غور کر رہا ہے، جسے چین اپنا علاقہ سمجھتا ہے۔ ہیگسیتھ نے یقین دلایا کہ امریکہ اور چین کے تعلقات میں جاری حرکیات کے باوجود تائیوان کے بارے میں امریکی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ چین کی معیشت کو درپیش چیلنجز کے ساتھ ساتھ ملکی صحافت اور میڈیا انڈسٹری بھی ایک گہرے بحران سے گزر رہی ہے، جہاں معاشی دباؤ، اشتہارات میں کمی اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کی بڑھتی ہوئی بالادستی نے روایتی صحافتی اداروں کی مشکلات میں اضافہ کر دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق چین میں معاشی سست روی کے باعث کاروباری اداروں کی جانب سے اشتہاری اخراجات کم ہوئے ہیں، جس کا براہِ راست اثر اخبارات، رسائل اور روایتی میڈیا اداروں کی آمدنی پر پڑا ہے۔ کئی میڈیا ادارے مالی مشکلات، عملے میں کمی اور محدود وسائل جیسے مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ سوشل میڈیا، لائیو اسٹریم ای کامرس اور ڈیجیٹل انفلوئنسرز کی بڑھتی ہوئی مقبولیت نے بھی روایتی صحافت کے معاشی ماڈل کو متاثر کیا ہے۔ اشتہارات اور عوامی توجہ کا بڑا حصہ اب ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کی جانب منتقل ہو رہا ہے، جس سے صحافتی اداروں کی مالی بنیاد کمزور پڑ رہی ہے۔

حکومتی غفلت کے باعث پاکستان کا صنعتی زون زوال کے دہانے پر

صنعتکاروں کا شدید تشویش کا اظہار

خیبر پختونخوا: پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا میں واقع گدون امازئی انڈسٹریل اسٹیٹ (GAIE) شدید بحران کا شکار ہے، جہاں صنعتکاروں نے خبردار کیا ہے کہ حکومتی غفلت، بڑھتی پیداواری لاگت، توانائی کے مسائل اور ناکافی بنیادی ڈھانچے کے باعث صنعتی سرگرمیاں تیزی سے تباہی کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق کئی صنعتی یونٹس پہلے ہی بند ہو چکے ہیں جبکہ متعدد دیگر شدید مالی دباؤ کے تحت اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ صنعتکاروں کا کہنا ہے کہ بجلی کی بار بار بندش، گیس کی قلت، خام مال کی ترسیل کے بڑھتے اخراجات اور صنعتی زون کے دور دراز مقام نے پیداواری لاگت میں نمایاں اضافہ کر دیا ہے، جس سے مقامی صنعت کی مسابقت متاثر ہو رہی ہے۔ سواتی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر فضل رحیم جدون نے صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر بہتر مواقع دستیاب ہوئے تو وہ اپنی سرمایہ کاری پاکستان کے کسی دوسرے علاقے یا بیرونِ ملک منتقل کرنے پر غور کر سکتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ سرمایہ اور کاروبار کے تحفظ کو یقینی بنانا ان کی اولین ترجیح ہے۔ صنعتی زون کے نمائندوں کے مطابق گدون امازئی انڈسٹریل اسٹیٹ 1988 میں اس مقصد کے تحت قائم کی گئی تھی کہ علاقے میں پوست کی کاشت ختم ہونے کے بعد مقامی آبادی کو متبادل روزگار فراہم کیا جا سکے۔ تاہم ان کا کہنا ہے کہ حکومتیں اس منصوبے کے اصل مقاصد کو مکمل طور پر حاصل کرنے میں ناکام رہیں اور متاثرہ علاقوں کے لیے پائیدار معاشی مواقع پیدا نہیں کیے جا سکے۔ صنعتکاروں نے یہ بھی الزام لگایا کہ مختلف ادوار میں دی جانے والی مراعات اور صنعتی پالیسیوں میں عدم تسلسل نے سرمایہ کاروں کا اعتماد کمزور کیا۔ ان کے مطابق ابتدائی مراعات نے ملک بھر سے سرمایہ کاروں کو متوجہ کیا تھا، لیکن بعد میں ان سہولیات کے خاتمے نے صنعتی ترقی کو شدید نقصان پہنچایا۔ معاشی ماہرین کا کہنا ہے کہ پاکستان کے مختلف صنعتی علاقوں کو طویل عرصے سے بنیادی ڈھانچے، انتظامی مسائل اور توانائی بحران جیسے چیلنجز کا سامنا ہے۔ پاکستان انٹرنیشنل بزنس فورم (PIBF) نے بھی رواں سال خبردار کیا تھا کہ صنعتی زونز میں بدانتظامی اور سہولیات کی کمی ملک کی صنعتی بنیاد، روزگار اور برآمدی صلاحیت کو مزید کمزور کر سکتی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق اگر صنعتی شعبے کے مسائل کے حل کے لیے فوری اقدامات نہ کیے گئے تو سرمایہ کاری، روزگار اور پیداواری سرگرمیوں پر اس کے مزید منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں، جس سے پاکستان کی پہلے سے دباؤ کا شکار معیشت کو اضافی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

کیلیفورنیا کی سابق میئر نے چین کے

غیر ملکی ایجنٹ کے طور پر خفیہ طور پر کام کرنے کا اعتراف کرلیا

کیلیفورنیا: آرکیڈیا کی سابق میئر نے جمعہ کو چین کے غیر قانونی ایجنٹ کے طور پر کام کرنے کا اعتراف کیا۔ 56 سالہ ایلین وانگ پر گزشتہ ماہ فرد جرم عائد کی گئی تھی اور عدالتی فائلنگ کے مطابق، چینی حکومت نے انہیں 2020 اور 2022 کے درمیان ریاستہائے متحدہ میں پروپیگنڈے کو فروغ دینے کی ہدایت کی تھی۔ وانگ نومبر 2022 میں سٹی کونسل کے لیے منتخب ہوئے اور آخرکار میئر کا عہدہ سنبھال لیا، یہ عہدہ کونسل کے اراکین کے درمیان گھومتا ہے۔ اس ماہ کے شروع میں درخواست کے معاہدے پر مہر بند ہونے کے چند گھنٹوں بعد وہ میئر کے عہدے سے مستعفی ہوگئیں۔ آرکیڈیا کے عہدیداروں اور وانگ کے وکیلوں نے کہا کہ وفاقی حکام کی طرف سے بیان کردہ طرز عمل وانگ کے عہدہ سنبھالنے سے پہلے ہوا تھا۔ وانگ، جو 25,000 ڈالر کے بانڈ پر باہر ہے، لاس اینجلس کے مرکز میں واقع وفاقی عدالت میں اپنی درخواست داخل کرنے کے لیے پیش ہوئی۔ جب اسے 6 اکتوبر کو سزا سنائی گئی تو اسے 10 سال تک قید کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ سماعت کے دوران، وانگ، جس نے کالا سوٹ پہنا تھا، زیادہ تر "ہاں" اور "نہیں" میں جواب دینے اور جرم قبول کرنے کے لیے بولا۔ یو ایس ڈسٹرکٹ جج ویسلے ہسو نے کہا کہ قصوروار کی درخواست داخل کرنا وانگ کو عوامی عہدہ رکھنے سے روک سکتا ہے۔ "کیا آپ قصوروار ہیں کیونکہ آپ مجرم ہیں۔ وانگ نے کہا 'ہاں'۔ ایک جج نے پہلے وانگ کو حکم دیا تھا کہ وہ چینی حکومت کے ساتھ کسی بھی قسم کی بات چیت سے گریز کرے، بشمول امریکہ میں قونصلر حکام۔" ہمارے ملک میں وہ افراد جو خفیہ طور پر غیر ملکی حکومتوں کی بولی لگاتے ہیں وہ ہماری جمہوریت کو کمزور کرتے ہیں۔

جاپان نے 'نئی عسکریت پسندی' کی تردید کرتے ہوئے چین پر تیزی سے مسلح ہونے کا الزام لگایا

جاپان کے وزیر دفاع شنجیر وکوئزومی نے اتوار کے روز ٹوکیو کی طرف سے "نئی عسکریت پسندی کے الزامات کی تردید کی

ٹوکیو: جاپان کے وزیر دفاع شنجیر وکوئزومی نے اتوار کے روز ٹوکیو کی طرف سے "نئی عسکریت پسندی" کے الزامات کی تردید کی اور چین پر شفافیت کے بغیر فوجی صلاحیتوں میں تیزی سے اضافہ کرنے پر تنقید کی، جس سے دونوں ممالک کے درمیان گہرے تناؤ کی نشاندہی کی گئی۔ چین اپنے دفاعی اخراجات میں اعلیٰ سطح پر اضافہ کر رہا ہے، کوئزومی نے سنگاپور میں شنگری لا ڈائیلاگ میں کہا، مزید کہا کہ چین کا بیرونی نقطہ نظر اور فوجی سرگرمیاں جاپان اور بین الاقوامی برادری کے لیے ایک ہی وقت میں سنگین تشویش کا باعث ہیں۔ ان الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہ جاپان نئی عسکریت پسندی کا آغاز کر رہا ہے، انہوں نے کہا کہاس کے بارے میں سوچو۔ ایک ایسا ملک ہے جس کے پاس جوہری ہتھیاروں اور اسٹریٹجک بمباروں کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ جاپان کے پاس ایسا کوئی ہتھیار نہیں ہے، اور پھر بھی جاپان کو نئی عسکریت پسندی کا نام دیا جاتا ہے؟" انہوں نے مزید کہا کہ دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد سے، جاپان نے اقوام متحدہ کے چارٹر سمیت بین الاقوامی قانون کا مسلسل احترام کیا ہے، اور ایک آزاد اور کھلے بین الاقوامی نظم کو برقرار رکھنے اور اسے مضبوط بنانے کے لیے مخلصانہ کوششیں کی ہیں۔ مئی میں، چین کی وزارت خارجہ نے ایشیا پیسیفک کے ممالک سے ہوشیار رہنے اور جاپان کی نوعسکریت پسندی کے لاپرواہ اقدامات کے خلاف مشترکہ "مزاحمت" کرنے کا مطالبہ کیا۔ جاپان اور چین کے درمیان تعلقات برسوں میں بدترین سطح پر اس وقت ڈوب گئے جب نومبر میں جاپانی وزیر اعظم سانائے تاکائچی نے کہا کہ تائیوان پر چین کا فرضی حملہ جاپانی فوجی ردعمل کا باعث بن سکتا ہے۔ تائی پے کی حکومت کے اعتراضات پر چین جمہوری طور پر حکومت کرنے والے تائیوان کو اپنا علاقہ سمجھتا ہے۔ کوئیزومی نے کہا کہ وہ ایشیا کے پریمیئر ڈیفنس فورم، ڈائیلاگ میں اپنے چینی ہم منصب سے ملاقات نہ کر پانے پر اداس محسوس کرتے ہیں۔ لیکن ایک بار پھر، ہم مذاکرات کے دروازے کھلے رکھتے ہیں۔ میں خطے اور دنیا میں امن و استحکام کے لیے چین سمیت متعلقہ ممالک کے ساتھ بات چیت کے لیے پرعزم ہوں۔ "مسلسل دوسرے سال، چینی وزیر دفاع ڈونگ جون نے اپنے ہم منصبوں سے ملنے کے مواقع کو چھوڑتے ہوئے، فری وہیلنگ سنگاپور سیکیورٹی میٹنگ کو مس کر دیا۔ کوئیزومی نے کہا کہ جاپان ایشیا پیسیفک میں دفاعی سازوسامان کے تعاون میں ایک نیا کردار ادا کرنے کے لیے پرعزم ہے اور اس کا مقصد خطے میں ڈیٹرنس کو مضبوط بنانا ہے۔

فلپائن کی جانب سے خطرے کے انتباہ کے بعد چین نے سکاربوروشوال پر گشت کی

بیجنگ/منیلا: چین کی فوج اور ساحلی محافظوں نے کہا کہ انہوں نے اتوار کو بحیرہ جنوبی چین میں سکاربوروشوال کے قریب گشت کیا، ایک دن بعد جب فلپائنی وزیر دفاع نے کہا کہ امریکہ چین کشیدگی میں حالیہ کمی کے باوجود منیلا بیجنگ سے خطرے میں ہے۔ سکاربوروشوال ایشیا کی سب سے زیادہ متنازعہ بحری خصوصیات میں سے ایک ہے اور چین اور فلپائن کے درمیان خودمختاری اور ماہی گیری کے حقوق پر اکثر فلیش پوائنٹ بن گیا ہے۔ پیپلز لبریشن آرمی کی سدرن تھیٹر کمانڈ نے وی چیٹ پلیٹ فارم پر ایک بیان میں کہا کہ اس کی بحری اور فضائی یونٹوں نے اٹول اور اس کے آس پاس کے علاقوں کے علاقائی سمندر اور فضائی حدود میں جنگی تیاریوں کے گشت انجام دیئے۔ کمانڈ نے کہا، اس طرح کے گشت حقوق کی خلاف ورزیوں اور اشتعال انگیز کارروائیوں سے نمٹنے کے لیے ایک موثر جوابی اقدام کے طور پر کام کرتے ہیں۔ "چین کے کوسٹ گارڈ نے ایک الگ بیان میں کہا کہ اس نے سکاربوروشوال کے قریب قانون نافذ کرنے والے گشت کا انعقاد کیا، مزید کہا کہ اس ماہ سے اس نے وضاحت کے بغیر قوانین اور ضوابط کے مطابق غیر قانونی حقوق کی خلاف ورزی کی سرگرمیوں میں مصروف بحری جہازوں سے نمٹا ہے۔

کراچی میں پانی، بجلی اور گیس بحران پر عوام کا شدید ردعمل

کراچی: پاکستان کے شہر کراچی میں عیدالاضحیٰ کے دوران پانی، بجلی اور گیس کی فراہمی میں شدید تعطل کے باعث شہریوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، جس پر مختلف علاقوں کے رہائشیوں نے شدید غم و غصے کا اظہار کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق بنیادی سہولیات کی بندش نے لاکھوں افراد کے لیے تہوار کی خوشیوں کو متاثر کر دیا۔ مقامی ذرائع کے مطابق شہر کے کئی علاقوں میں پانی کی قلت، گیس کے کم دباؤ یا بندش، اور طویل لوڈ شیڈنگ کے باعث شہری قربانی کے جانوروں کی صفائی، کھانا پکانے اور روزمرہ ضروریات پوری کرنے میں مشکلات کا شکار رہے۔ شدید گرمی کے موسم میں بجلی کی بندش نے صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا دیا۔ شہریوں نے سوشل میڈیا اور مقامی سطح پر احتجاج کرتے ہوئے بلدیاتی اداروں اور یوٹیلیٹی سروسز فراہم کرنے والے اداروں کی کارکردگی پر سوالات اٹھائے۔ متعدد رہائشیوں کا کہنا تھا کہ عید جیسے اہم موقع پر بھی بنیادی سہولیات کی مسلسل خرابی انتظامی ناکامی کی عکاسی کرتی ہے۔ مبصرین کے مطابق کراچی کو طویل عرصے سے پانی، بجلی، گیس اور شہری انفراسٹرکچر کے مسائل کا سامنا ہے۔ تیزی سے بڑھتی آبادی، محدود وسائل اور انتظامی چیلنجز کے باعث شہر میں بنیادی خدمات کی فراہمی بار بار متاثر ہوتی رہی ہے۔ حالیہ بحران نے ایک بار پھر شہری سہولیات کے نظام پر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر شہری انفراسٹرکچر، توانائی کی فراہمی اور پانی کے نظام میں مؤثر اصلاحات نہ کی گئیں تو کراچی جیسے بڑے شہر کو مستقبل میں مزید سنگین شہری اور ماحولیاتی مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

حقوق کارکنوں کا پاکستان پر صحافی کی آواز دبانے کا الزام

واشنگٹن/گلگت بلتستان: انسانی حقوق کے کارکنوں اور صحافتی آزادی کے حامی حلقوں نے پاکستان پر ایک صحافی کو خاموش کرانے کی کوشش کا الزام عائد کرتے ہوئے گلگت بلتستان (PoGB) میں ان کی حراست کی مذمت کی ہے۔ حقوق تنظیموں کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ اظہار رائے کی آزادی اور آزاد صحافت کے لیے تشویشناک اشارہ ہے۔ رپورٹس کے مطابق مذکورہ صحافی کو مقامی حکام کی جانب سے حراست میں لیا گیا، جس کے بعد انسانی حقوق کے کارکنوں، صحافی تنظیموں اور سول سوسائٹی کے نمائندوں نے فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ اختلافی آوازوں، صحافیوں اور سماجی کارکنوں کے خلاف کارروائیاں خطے میں جمہوری اور شہری آزادیوں کے حوالے سے خدشات کو بڑھا رہی ہیں۔ حقوق کارکنوں نے مطالبہ کیا کہ صحافیوں کو پیشہ ورانہ فرائض انجام دینے کی مکمل آزادی دی جائے اور ایسے اقدامات سے گریز کیا جائے جو میڈیا پر دباؤ یا خود سنسر شپ کے ماحول کو فروغ دیتے ہوں۔ ان کا کہنا ہے کہ آزاد صحافت کسی بھی معاشرے میں شفافیت اور احتساب کے لیے بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ مبصرین کے مطابق پاکستان میں گزشتہ برسوں کے دوران صحافیوں، انسانی حقوق کے کارکنوں اور سیاسی ناقدین کے خلاف کارروائیوں پر متعدد بین الاقوامی تنظیمیں تشویش کا اظہار کرتی رہی ہیں۔ مختلف عالمی رپورٹس میں میڈیا کی آزادی، اظہارِ رائے اور شہری حقوق سے متعلق چیلنجز کی نشاندہی کی گئی ہے۔ حقوق گروپوں نے مطالبہ کیا ہے کہ حراست میں لیے گئے صحافی کے معاملے کی شفاف تحقیقات کی جائیں اور میڈیا سے وابستہ افراد کے قانونی اور آئینی حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔

چین میں معاشی سست روی کے درمیان مزدور احتجاجوں کی نئی لہر

فیکٹری ملازمین سڑکوں پر نکل آئے

بیجنگ: چین کی معیشت میں سست روی اور صنعتی شعبے کی تنظیم نو کے دوران ملک کے مختلف حصوں میں مزدور بے چینی میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے، جہاں فیکٹری ملازمین نے برطرفیوں، تنخواہوں میں کٹوتیوں اور معاوضوں کے تنازعات کے خلاف احتجاج شروع کر دیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق صوبہ لیاؤننگ کے شہر دالیان میں ایک الیکٹرانکس فیکٹری کے تقریباً 600 کارکنوں نے ہڑتال اور احتجاجی مارچ کیا۔ یہ فیکٹری پہلے جاپانی کمپنی روہم سیمی کنڈکٹر کے زیر انتظام تھی، تاہم اسے ایک چینی کمپنی کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ کارکنوں کا کہنا ہے کہ ملکیت کی منتقلی کے بعد ان کی ملازمت، مراعات اور سروس کے سالوں کے تحفظ کے بارے میں خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔ اسی دوران صوبہ ژی جیانگ میں الیکٹرک وہیکل بنانے والی کمپنی آئیماٹکنالوجی گروپ کے کارکنوں نے بھی کام روک کر احتجاج کیا۔ ملازمین نے الزام لگایا کہ ان سے طویل اوقات کار لیے جا رہے ہیں جبکہ تنخواہوں میں کٹوتی کی جا رہی ہے۔ بعض کارکنوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے روزانہ 13 گھنٹے تک کام کیا لیکن اس کے باوجود ان کی آمدنی میں نمایاں کمی ہوئی۔ معاشی ماہرین کے مطابق چین کا مینوفیکچرنگ شعبہ بڑھتے ہوئے دباؤ کا سامنا کر رہا ہے۔ حالیہ اقتصادی سرویز سے اشارہ ملا ہے کہ کمزور اندرونی طلب، بڑھتی لاگت اور عالمی تجارتی غیر یقینی صورتحال صنعتی سرگرمیوں کو متاثر کر رہی ہے۔ رائٹرز کے مطابق مئی 2026 میں چین کا مینوفیکچرنگ پرچیزنگ مینیجرز انڈیکس جمود کے قریب پہنچنے کی توقع ظاہر کی گئی، جو صنعتی شعبے میں سست روی کی نشاندہی کرتا ہے۔ مزدور حقوق کے مبصرین کا کہنا ہے کہ فیکٹریوں کی بندش، تنظیم نو اور صنعتوں کی منتقلی کے باعث حالیہ برسوں میں مزدور احتجاجوں میں اضافہ ہوا ہے۔ مختلف مطالعات اور رپورٹس کے مطابق معاشی دباؤ، روزگار کے خدشات اور اجرتوں کے تنازعات چین میں سماجی بے چینی کے اہم عوامل بنتے جا رہے ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق اگر معاشی سست روی برقرار رہی اور روزگار کے مواقع مزید متاثر ہوئے تو چین کے لیے سماجی استحکام برقرار رکھنا ایک بڑا چیلنج بن سکتا ہے، خصوصاً ایسے وقت میں جب حکومت معیشت کو برآمدات پر انحصار سے نکال کر داخلی طلب کی جانب منتقل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

چین نیوکلیئر سائلوز کے قریب بڑا ملٹری کمپلیکس بنا رہا ہے

خبر رساں ادارے روئٹرز نے رپورٹ کیا کہ سیٹلائٹ کی تصاویر سے یہ بات سامنے آئی ہے

بیجنگ: خبر رساں ادارے روئٹرز نے رپورٹ کیا کہ سیٹلائٹ کی تصاویر سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ چین ایک دور دراز صحرا میں ایک وسیع ملٹری کمپلیکس بنا رہا ہے۔ جوہری سائلوز کے قریب واقع یہ کمپلیکس ملک کے سب سے طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں میں لانچ پیڈ، بنکرز اور کمیونیکیشن نوڈس پر مشتمل ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس بنیادی ڈھانچے کا مقصد امریکہ کی طرف سے حملے کی صورت میں چین کی دوسری ہڑتال کی صلاحیت کو یقینی بنانا ہے۔ یہ تعمیر ہزاروں مربع کلومیٹر پر محیط ہے اور تائیوان پر واشنگٹن کے ساتھ بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان بیجنگ کی جوہری روک تھام کی حکمت عملی میں اپ گریڈ کا اشارہ دیتی ہے۔ چین کا جوہری ہتھیار پہلے ہی کسی بھی امریکی شہر تک پہنچ سکتا ہے۔ نیا انفراسٹرکچر، جس میں موبائل میزائل لانچرز اور ایئر ڈیفنس بیٹریوں کے لیے 80 سے زیادہ لانچ پیڈ شامل ہیں، چین کی زمین پر موجود جوہری قوتوں کی نمایاں توسیع کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ پیشرفت ایسے وقت ہوئی ہے جب چین نے صدر شی جن پنگ کی قیادت میں اپنی فوج کو جدید بنانے کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے، بیجنگ کی اپنی ابھرتی ہوئی جوہری صلاحیتوں کے حوالے سے شفافیت کے فقدان کی تنقید کے باوجود۔ چین کا جوہری نظریہ "پہلے استعمال نہ کریں" کی پالیسی پر مبنی ہے، یعنی یہ جوہری تبادلہ شروع نہیں کرے گا۔ تاہم، رپورٹ میں مغربی سفارت کاروں اور تجزیہ کاروں کا حوالہ دیا گیا ہے جو قیاس آرائیاں کر رہے ہیں کہ چین تائیوان پر جوہری جبر کا سہارا لے سکتا ہے۔ سیٹلائٹ تصاویر میں آکٹون نما تنصیبات کو دکھایا گیا ہے جس میں اہلکاروں کی رہائش، فوجی گاڑیاں، بکتر بند بنکرز، ہتھیاروں کو ذخیرہ کرنے کے علاقے، ہوائی اڈے، اور ریل ہیڈز انہیں ہامی سائلو سے جوڑ رہے ہیں۔ ان تنصیبات کے ارد گرد حالیہ فوجی سرگرمیاں چین کے جوہری پروگرام اور دیگر فوجی مقاصد کی حمایت میں ان کے ممکنہ کردار کی نشاندہی کرتی ہیں۔ تاہم، مغرب کے کچھ سینئر سفارت کاروں اور تجزیہ کاروں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ چین تائیوان پر ممکنہ تنازعے میں بیرونی مداخلت کو محدود کرنے کے لیے جوہری جبر کا سہارا لے سکتا ہے۔ یہ تشویش ژی کی امریکی صدر ٹرمپ کو تائیوان کے بارے میں اپنی قوموں کے تنازعات کو غلط طریقے سے نمٹانے کے خطرات کے بارے میں حالیہ انتباہ سے اور بڑھ گئی ہے، جس کا چین اپنی سرزمین کے طور پر دعویٰ کرتا ہے، جو ممکنہ طور پر خطرناک جگہ کی طرف لے جاتا ہے۔

پاکستان کرتارپور راہداری پر سیاست کرنا بند کرے: رپورٹ

سکھ برادری کے لیے کرتارپور صاحب محض ایک مذہبی مقام نہیں ہے، یہ ایمان، تاریخ اور گہرے جذبات کا ایک مقدس مرکز ہے

کرتارپور: سکھ برادری کے لیے کرتارپور صاحب محض ایک مذہبی مقام نہیں ہے۔ یہ ایمان، تاریخ اور گہرے جذبات کا ایک مقدس مرکز ہے۔ یہ وہ مقدس سرزمین ہے جہاں سکھ مذہب کے بانی گرونانک دیوجی نے انسانیت، بے لوث خدمت اور عالمگیر بھائی چارے کا پیغام پھیلاتے ہوئے اپنی زندگی کے آخری سال کھیتی باڑی میں گزارے۔ دنیا بھر میں لاکھوں سکھوں کی دہائیوں کی دعاؤں اور امنگوں کے بعد، کرتارپور راہداری کے افتتاح کو امن اور عقیدت کی علامت کے طور پر منایا گیا جو سیاسی سرحدوں کو عبور کرتا ہے۔ بدقسمتی سے حقیقت یہ ہے کہ پاکستان نے بارہا اس مقدس راستے کو سیاسی مفادات، پروپیگنڈے اور مالی فائدے کے لیے آلہ کار بنایا ہے۔ کئی سالوں سے، پاکستانی حکومت اور ای ٹی پی بی نے کرتارپور صاحب کی زیارت کے لیے ہندوستانی زائرین سے 20 اور غیر مقیم ہندوستانی زائرین سے 5 ڈالر فیس وصول کی ہے۔ یہ فیس مسلسل تنازعات کا موضوع بنی ہوئی ہے۔ دنیا میں کہیں بھی کوئی بڑا گوردوارہ صرف اطاعت کی ادائیگی کے لیے لازمی چارج نہیں لگاتا ہے۔ سکھ روایت ہمیشہ "سنگت اور پنگت" کے اصولوں پر مبنی رہی ہے، جہاں ہر فرد کے ساتھ یکساں سلوک کیا جاتا ہے۔ پاکستان کی پالیسی ایک ایسی ذہنیت کی عکاسی کرتی ہے جو مذہبی مقامات کو عقیدت کے مقامات کے طور پر نہیں بلکہ کنٹرول اور آمدنی پیدا کرنے کے آلات کے طور پر دیکھتی ہے۔ سکھ تنظیموں اور عقیدت مندوں نے اس فیس کی مسلسل مخالفت کرتے ہوئے یہ دلیل دی ہے کہ یہ سیوا (بے لوث خدمت) اور مقدس مزارات تک مفت رسائی کے سکھ اقدار کے خلاف ہے۔ بہت سے لوگوں نے اس کا موازنہ مغلیہ دور کے جزیہ ٹیکس سے کیا ہے، جس کے تحت غیر مسلموں کو صرف ان کے عقیدے کی وجہ سے ٹیکس ادا کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ 21 ویں صدی میں حجاج پر محض اس لیے ٹیکس لگانا کہ وہ کسی دوسرے ملک سے آتے ہیں، معقول طور پر مذہبی امتیاز اور فرسودہ سوچ کی علامت کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ رپورٹس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پاکستان کے اندر سے آنے والے زائرین سے بھی مزار کی زیارت کے لیے مختلف زمروں کی فیسیں وصول کی جاتی ہیں۔ پاکستان کے سیاسی ایجنڈے کے لیے سکھوں کے جذبات کا بار بار استعمال کرنا زیادہ تشویشناک ہے۔ "آپریشن سندور" کے بعد یہ رپورٹس سامنے آئیں کہ کرتارپور صاحب تک رسائی عارضی طور پر معطل کر دی گئی ہے اور یہ راستہ جلد ہی دوبارہ کھل سکتا ہے۔ تاہم پاکستان حج کی فیس برقرار رکھنے پر اصرار کرتا رہتا ہے۔ اس سے سنگین سوالات اٹھتے ہیں کہ آیا یہ ملک سکھوں کے مذہبی جذبات کی قدر کرتا ہے یا اپنی سیاسی شبیہہ اور مالی مفادات کو ترجیح دیتا ہے۔ اتنی ہی پریشان کن اطلاعات ہیں کہ کوریڈور کمپلیکس کے اندر "آپریشن سندور" کو پاکستانی فتح کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ کسی مذہبی عبادت گاہ کو کبھی بھی فوجی فتوحات یا سیاسی پروپیگنڈے کا پلیٹ فارم نہیں بننا چاہیے۔ گوردوارے امن، روحانیت اور خدمت کے مراکز ہیں۔ سیاسی پیغام رسانی کے مقامات نہیں۔ اس طرح کی نمائشوں سے نہ صرف بھارت سے آنے والے زائرین کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے بلکہ کرتار پور راہداری کی روح اور مقصد کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ پاکستان کو سمجھنا چاہیے کہ سکھ برادری اپنے مذہبی جذبات میں کسی قسم کی مداخلت برداشت نہیں کرے گی۔ کرتارپور صاحب کسی حکومت کی جاگیر نہیں۔ یہ پورے سکھ پنتھ اور درحقیقت خود انسانیت کا مشترکہ ورثہ ہے۔ اگر پاکستان حقیقی طور پر سکھوں کے تئیں احترام کا مظاہرہ کرنا چاہتا ہے تو اسے یاترا کی فیس کو ختم کرنا چاہیے۔

زمبابوے کے لیتھیم شعبے پر

چینی غلبے کے حوالے سے خدشات میں اضافہ

ہرارے: افریقا کے سب سے بڑے لیتھیم پیدا کرنے والے ملک زمبابوے میں اہم معدنی شعبے پر چینی کمپنیوں کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کے حوالے سے خدشات میں اضافہ ہو رہا ہے، جبکہ ماہرین خبردار کر رہے ہیں کہ ملک کی اسٹریٹجک معدنی دولت پر غیر ملکی غلبہ طویل مدتی اقتصادی خودمختاری کے لیے چیلنج بن سکتا ہے۔ رپورٹس کے مطابق زمبابوے کے بیشتر بڑے لیتھیم منصوبوں میں چینی کمپنیاں نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں۔ زی جیانگ ہوا کوبالٹ، سینو مائن، چین ژین لیتھیم گروپ اور یاہوا جیسی کمپنیاں ملک کے اہم لیتھیم ذخائر اور پروسیسنگ منصوبوں میں بھاری سرمایہ کاری کر چکی ہیں۔ لیتھیم الیکٹرک گاڑیوں، بیٹریوں اور توانائی ذخیرہ کرنے والی ٹیکنالوجیز کے لیے ایک اہم معدنیات تصور کیا جاتا ہے، جس کی عالمی طلب میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اسی وجہ سے زمبابوے کا لیتھیم شعبہ عالمی توجہ کا مرکز بن گیا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اگرچہ چینی سرمایہ کاری نے کان کنی، پروسیسنگ پلانٹس اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے، لیکن اس کے ساتھ یہ سوال بھی اٹھ رہا ہے کہ معدنی وسائل سے حاصل ہونے والے طویل مدتی فوائد کا کتنا حصہ زمبابوے کی مقامی معیشت اور عوام تک پہنچے گا۔ زمبابوے کی حکومت نے حالیہ مہینوں میں خام لیتھیم اور غیر پروسیس شدہ معدنیات کی برآمدات پر سخت پابندیاں عائد کی ہیں تاکہ مقامی سطح پر ویلیو ایڈیشن اور صنعتی ترقی کو فروغ دیا جا سکے۔ حکومت کا مؤقف ہے کہ معدنیات کو خام شکل میں برآمد کرنے کے بجائے ملک کے اندر پروسیسنگ سے زیادہ روزگار، سرمایہ کاری اور آمدنی حاصل ہو سکتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق چینی کمپنیاں اب صرف کان کنی تک محدود نہیں رہیں بلکہ لیتھیم سلفیٹ اور دیگر درمیانی مصنوعات تیار کرنے والے پروسیسنگ پلانٹس بھی قائم کر رہی ہیں۔ حالیہ برسوں میں اس شعبے میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کی گئی ہے۔ تاہم بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر مقامی شراکت داری، ٹیکنالوجی منتقلی اور قومی مفادات کے تحفظ کے لیے مؤثر پالیسیاں نہ بنائی گئیں تو زمبابوے صرف خام مال فراہم کرنے والا ملک بن کر رہ سکتا ہے جبکہ اصل منافع بیرونی کمپنیوں کو حاصل ہوگا۔ تجزیہ کاروں کے مطابق زمبابوے کے لیے اصل چیلنج چینی سرمایہ کاری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسا متوازن ماڈل تشکیل دینا ہے جس میں مقامی صنعت، روزگار، ٹیکنالوجی اور قومی اقتصادی مفادات کو بھی مؤثر تحفظ حاصل ہو سکے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زناکاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

ووٹر فہرستوں کی صفائی یا آبادی میں

مختصر یہ کہ ایران کا حالیہ سانحہ محض ایک ملک کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری مسلم دنیا کے لیے ایک آئینہ ہے۔ جس میں وہ اپنی کمزوریاں دیکھ سکتی ہے۔ عالمی سیاست کی سرد مہری اور مفاد پرستی کے دور میں اگر اسلامی ممالک باہمی تعاون، اعتماد اور عملی یکجہتی کو فروغ نہیں دیتے تو ان کی سیاسی خودمختاری بتدریج کمزور ہوتی جائے گی۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلمان متحد ہوئے تو انہوں نے علم، تہذیب اور سیاست میں نمایاں کردار ادا کیا، اور جب انتشار کا شکار ہوئے تو بیرونی قوتوں کے لیے آسان ہدف بن گئے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ جذباتی نعروں کے بجائے عملی حکمت عملی اختیار کی جائے۔ ایسی حکمتِ عملی جو مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر مشترکہ مفاد اور اجتماعی وقار کو مقدم رکھے۔ عالمی سیاست کی بساط پر عزت و وقار اسی قوم کو ملتا ہے جو اپنے داخلی اختلافات پر قابو پا کر مشترکہ قوت میں تبدیل ہو جائے۔

ہرجندر

پنجاب میں ووٹر فہرستوں کی خصوصی نظرثانی سے سیاسی تنازعہ پیدا ہو گیا ہے۔ حزب اختلاف کی جماعتوں کو خدشہ ہے کہ بیرون ملک مقیم پنجابی ووٹر متاثر ہوں گے، جبکہ آبادی میں تبدیلی انتخابی توازن بدل سکتی ہے۔ پنجاب کے اگلے اسمبلی انتخابات میں بہت بڑے داؤ پیچ لگے ہوئے ہیں۔ ایسے وقت میں جب انتخابات زیادہ دور نہیں، مغربی بنگال کا ایک جملہ اچانک یہاں کی سیاسی زبان کا حصہ بن گیا ہے: 'کیا بنگال کا 'کھیلا' پنجاب میں بھی دہرایا جائے گا؟' یہ جملہ یہاں محض مذاق یا سیاسی طنز تک محدود نہیں ہے۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے پنجاب میں ووٹر فہرستوں کے خصوصی جامع نظرثانی عمل (ایس آئی آر) کے اعلان کے بعد یہ سوال ریاست میں شکوک، تشویش اور بحث کا سبب بن گیا ہے۔ کاغذوں پر یہ ایک معمول کی انتخابی کارروائی نظر آتی ہے لیکن بنگال کے تجربات نے اسے ایک متنازع سیاسی مسئلہ بنا دیا ہے۔ ہریانہ، اتراکھنڈ، ہماچل پردیش، دہلی اور چنڈی گڑھ کے ساتھ پنجاب کو بھی اس عمل کے دائرے میں شامل کیا گیا ہے، جس کا سرکاری مقصد ووٹر فہرستوں سے غیر حاضر، دوسری جگہ منتقل ہو جانے والے، دوہری اندراج رکھنے والے اور فوت شدہ افراد کے نام حذف کر کے فہرستوں کو 'خالص' بنانا بتایا گیا ہے۔ تاہم پنجاب میں شاید ہی کوئی سیاسی جماعت اسے محض ایک انتظامی مشق سمجھ رہی ہو۔ سب سے پہلا تنازعہ اس کے وقت کو لے کر پیدا ہوا ہے۔ پنجاب کانگریس کے صدر اور رکن پارلیمنٹ امرندر سنگھ راجا وڑنگ نے کھل کر اس عمل میں جلد بازی پر سوال اٹھائے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ الیکشن کمیشن اسمبلی انتخابات کے بعد بھی ایس آئی آر کرا سکتا تھا۔ انہوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ اتر پردیش اور گوا جیسی ریاستوں میں یہ عمل پنجاب کے مقابلے میں تقریباً چھ ماہ پہلے انجام دیا گیا تھا۔ پھر پنجاب کو ووٹنگ سے عین قبل اتنی محدود مدت میں کیوں رکھا گیا؟ صرف کانگریس ہی نہیں بلکہ برسر اقتدار عام آدمی پارٹی اور یہاں تک کہ شرومنی اکالی دل نے بھی اسی نوعیت کے خدشات کا اظہار کیا ہے۔ نظریاتی اور انتخابی رقابتوں میں بٹی ہوئی یہ جماعتیں اس اندیشے پر ایک صف میں دکھائی دے رہی ہیں کہ پنجاب میں وہی سیاسی خاکہ دہرایا جا سکتا ہے جو اس سے قبل بہار اور مغربی بنگال میں نافذ کیا گیا تھا۔

اپوزیشن کا الزام ہے کہ مرکزی حکومت ایک 'موافق' الیکشن کمیشن کا استعمال کرتے ہوئے ووٹر فہرستوں میں رد و بدل کر کے انتخابی نتائج کو متاثر کرنا چاہتی ہے۔ بڑا سوال یہ ہے کہ پنجاب کی آبادی کا موجودہ ڈھانچہ ایس آئی آر کے اثرات کو دیگر ریاستوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ پیچیدہ بنا دیتا ہے۔ پنجاب کی آبادی کا بدلتا ہوا منظرنامہ سیاسی طور پر نہایت حساس ہے۔ یہ ریاست ایک منفرد تضاد کے ساتھ زندگی گزار رہی ہے۔ ایک طرف پنجابی نوجوانوں کی مسلسل بیرون ملک ہجرت جاری ہے، تو دوسری طرف دوسرے صوبوں سے آنے والے مزدوروں کی بڑی تعداد پنجاب کی زراعت، تعمیرات اور صنعتی معیشت کو سہارا دے رہی ہے۔ ان دونوں طرح کی نقل مکانی نے گزشتہ دو دہائیوں میں

پنجاب کے سماجی اور انتخابی ڈھانچے کو کئی انداز سے تبدیل کیا ہے۔ ووٹر فہرستوں کی یہ جامع نظرثانی 21 برس بعد ہو رہی ہے۔ ان دو دہائیوں کے دوران پنجاب میں بہت کچھ بدل چکا ہے۔ جالندھر، موگا، ہوشیارپور اور لدھیانہ جیسے اضلاع کے متعدد دیہات بڑے پیمانے پر بیرون ملک ہجرت کا مشاہدہ کر چکے ہیں۔ اسی کے ساتھ اتر پردیش، بہار اور راجستھان سے آنے والے مہاجر مزدوروں کی بستیاں شہری اور دیہی معاشی مراکز کے اطراف تیزی سے آباد ہوئی ہیں۔ یہیں سے ایس آئی آر کا عمل سیاسی طور پر ایک حساس اور دھماکہ خیز مرحلے میں داخل ہوتا ہے۔ پنجاب میں سب سے بڑا خدشہ یہ ہے کہ بڑی تعداد میں این آر آئی اپنے حق رائے دہی سے محروم ہو سکتے ہیں۔ انہیں آسانی سے غیر حاضر یا منتقل شدہ ووٹروں کے زمرے میں رکھا جا سکتا ہے۔ یہ تشویش محض فرضی نہیں ہے۔ بیرون ملک مقیم بہت سے پنجابی روزگار یا تعلیم کی غرض سے باہر رہنے کے باوجود اپنے آبائی دیہات میں ووٹر کے طور پر رجسٹریشن برقرار رکھتے ہیں۔

عآپ کے رکن پارلیمنٹ ملوندر سنگھ کنگ نے دلیل دی ہے کہ تمام عملی حالات کے سبب وہ تصدیق کرنے کی مہمات کے دوران نجی طور پر موجود نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے تیز تر شکایات کے ازالہ کے نظام اور قانونی تحفظ کا مطالبہ کیا ہے، تاکہ عارضی غیر حاضری ووٹر فہرستوں سے ہمیشہ کے لیے بے دخلی کی وجہ نہ بن جائے۔ یہ تشویش ان اعداد و شمار پر مبنی ہے جنہیں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ مختلف مطالعات کے مطابق 2016 سے 2021 کے آغاز تک 9.84 لاکھ سے زائد پنجابی بیرون ملک جا چکے تھے۔ 2023 کے بعد کینیڈا اور برطانیہ کی جانب سے امیگریشن قوانین سخت کیے جانے کے باوجود پنجاب سے بیرونی ہجرت کا رجحان اب بھی مضبوط ہے۔ طلبہ و طالبات کی ہجرت اس کی سب سے نمایاں مثال ہے۔ 2022 میں تقریباً 1.36 لاکھ پنجابی طلبہ کینیڈا گئے تھے۔ اس سال کینیڈا جانے والے تمام ہندوستانی طلبہ میں ان کا حصہ تقریباً 60 فیصد تھا، جبکہ ہندوستان کی مجموعی آبادی میں پنجاب کا حصہ 2.5 فیصد سے بھی کم ہے۔ کینیڈا اور برطانیہ میں ویزا پابندیوں کے سخت ہونے کے بعد پنجابی تارکینِ وطن اب جرمنی، آسٹریلیا اور یورپ کے چھوٹے ممالک کا رخ بھی کر رہے ہیں۔ اس سے ایک سیاسی طور پر حساس خدشہ جنم لیتا ہے کہ پنجاب کی ووٹر فہرستوں سے حذف ہونے والے ناموں کی تعداد اتر پردیش، بہار یا مغربی بنگال جیسی ریاستوں کے مقابلے میں تناسب کے اعتبار سے کہیں زیادہ ہو سکتی ہے۔ بعض ناقدین کا کہنا ہے کہ اس کے نتیجے میں پنجاب کے ایک بڑے روایتی ووٹر طبقے کا صفایا ہو سکتا ہے۔ دوسری جانب دیگر ریاستوں سے آنے والوں کی ایک بڑی آبادی بھی موجود ہے، جو اب پنجاب کی معیشت کا ناگزیر حصہ بن چکی ہے۔ دھان کی کٹائی سے لے کر فیکٹریوں کی پیداواری لائنوں اور تعمیراتی مقامات تک، مہاجر مزدور پنجاب کے معاشی ڈھانچے میں گہرائی تک شامل ہو چکے ہیں۔ وقت کے ساتھ پنجاب میں دیگر ریاستوں سے آنے والے مہاجرین کی تعداد مختلف مطالعات میں 91.89 لاکھ سے بڑھ کر 1.37 کروڑ سے زیادہ بتائی گئی ہے۔ پنجاب کے مجموعی ووٹر بیس کے مقابلے میں یہ ایک غیر معمولی تعداد ہے۔

اس کے سیاسی مضمرات بھی بہت وسیع ہیں۔ سیاسی تجزیہ کار پروفیسر منجیت سنگھ کے مطابق اصل سوال یہ نہیں کہ ووٹر فہرست سے کن ناموں کو ہٹایا جاتا ہے، بلکہ یہ ہے کہ کن ناموں کو شامل کیا جاتا ہے۔ پنجاب آنے والے زیادہ تر مہاجرین اتر پردیش، بہار اور راجستھان سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ وہ ریاستیں ہیں جہاں بی جے پی کا سیاسی اثر و رسوخ کافی مضبوط ہے۔ یہ اثر پنجاب میں انتخابی فائدے میں تبدیل ہو پائے گا یا نہیں، یہ ابھی غیر یقینی ہے لیکن یہی اندیشہ سیاسی طور پر ایک حساس موضوع بن چکا ہے۔ اسی لیے بحث اب صرف انتخابی عمل تک محدود نہیں رہی۔ یہ آبادی میں تبدیلی اور سیاسی شناخت سے متعلق ایک وسیع تر تشویش میں تبدیل ہو چکی ہے۔ الیکشن کمیشن ایس آئی آر کو ایک انتظامی عمل قرار دیتا ہے، جو ووٹر فہرستوں کی درستگی کے لیے ضروری ہے۔ اس دلیل کو مکمل طور پر مسترد کرنا آسان نہیں۔ جمہوریت کو درست اور قابلِ اعتماد ووٹر ڈیٹا بیس کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوہری اور فرضی اندراجات انتخابی نظام کی ساکھ کو کمزور کرتے ہیں۔ تاہم سیاسی طور پر منقسم ماحول میں تکنیکی طور پر جائز اقدامات بھی نظریاتی رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ اس وقت پنجاب اسی موڑ پر کھڑا ہے۔ ریاست کی سیاست تاریخی طور پر شناخت، ہجرت، زرعی مسائل اور مرکز کے تئیں عدم اعتماد کے گرد گھومتی رہی ہے۔ ایس آئی آر ان چاروں موضوعات کو بیک وقت چھوتا ہے۔ بعض لوگوں کے نزدیک یہ غلط اور ناقص ووٹر فہرستوں کی صفائی ہے، جبکہ دوسروں کی نظر میں یہ ایک اہم انتخاب سے قبل پنجاب کی انتخابی آبادی کو ازسرِنو تشکیل دینے کی کوشش ہے۔ ووٹر فہرستوں کی خصوصی صفائی یا نظرِ ثانی الیکشن کمیشن آف انڈیا کا ایک اہم انتظامی عمل ہے جس کا مقصد انتخابی ڈیٹا بیس کو درست اور شفاف بنانا ہے۔ تاہم، حالیہ مہینوں میں آبادیاتی تبدیلیوں اور ووٹروں کے نام بڑے پیمانے پر حذف ہونے کی وجہ سے یہ عمل شدید سیاسی اور سماجی بحث کا موضوع بن چکا ہے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق، یہ مہم تقریباً 21 سے 40 سال بعد اتنے بڑے پیمانے پر چلائی جا رہی ہے کیونکہ نظر ثانی کے باوجود ووٹر لسٹوں میں درج ذیل خامیاں موجود تھیں۔ بڑے پیمانے پر نقل مکانی دیہاتوں سے شہروں یا ایک ریاست سے دوسری ریاست مستقل منتقل ہونے والے افراد کے نام پرانی جگہ پر بھی برقرار تھے۔ حال ہی میں ریاست کی انتخابی فہرستوں سے تقریباً 91 لاکھ نام حذف کیے گئے ہیں۔ اپوزیشن جماعتوں اور سول سوسائٹی کا الزام ہے کہ اس صفائی میں اقلیتی آبادی (خاص طور پر مسلم اور بعض دیگر برادریوں) کو نشانہ بنایا گیا ہے، جس سے وہاں کے سیاسی و انتخابی توازن پر اثر پڑا ہے۔ بہار: یہاں کی نظرِ ثانی مہم کے دوران لاکھوں ناموں کو درست یا حذف کیا گیا، جس میں فوت شدہ اور مستقل ہجرت کرنے والے ووٹرز شامل تھے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

مالیگاؤں کی موسم ندی خون سے لال!

عیدالاضحیٰ کے مقدس موقع پر جہاں شہر بھر میں قربانی کی مذہبی رسومات ادا کی جا رہی تھیں وہیں مالیگاؤں ایک ایسے سنگین اور چونکا دینے والے واقعہ سے لرز اٹھا جس نے نہ صرف شہریوں بلکہ انتظامیہ کو بھی ہلا کر رکھ دیا۔ شہر کی اہم "موسم ندی" اچانک خون آلود سرخ پانی سے بھر گئی، ندی کا منظر دیکھ کر شہری خوف و غصہ میں مبتلا ہو گئے اور سوشل میڈیا پر ویڈیوز و تصاویر جنگل کی آگ کی طرح پھیلنے لگیں۔ لوگوں نے سوال اٹھایا کہ آخر انتظامیہ کے بڑے بڑے دعوے کہاں گئے؟ کیا لاکھوں شہریوں کی صحت اب خطرے میں ڈال دی گئی ہے؟ ذرائع کے مطابق عیدالاضحیٰ کے دوران جانوروں کے ذبیحہ کے بعد خون اور دیگر آلائشیں ندی میں بہا دی گئیں جس کی وجہ سے موسم ندی کا پانی مکمل طور پر سرخ دکھائی دینے لگا۔ سب سے تشویشناک بات یہ ہے کہ یہی پانی آگے جا کر گرنا ڈیم میں شامل ہوتا ہے جہاں سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں شہریوں کو پینے کا پانی سپلائی کیا جاتا ہے۔ شہری حلقوں نے اس معاملے کو صحت عامہ کے لیے ایک سنگین خطرہ قرار دیتے ہوئے سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ میونسپل کارپوریشن نے عید سے پہلے بڑے دعوے کیے تھے کہ اس بار غیر قانونی قربانیوں کو روکنے کے لیے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں۔ عارضی ذبح خانوں کی تعداد 12 سے بڑھا کر 25 کر دی گئی تھی، ڈرون کیمروں کے ذریعے نگرانی، خصوصی صفائی ٹیمیں، 24 گھنٹے کنٹرول روم اور سخت کارروائی کے اعلانات بھی کیے گئے تھے۔ لیکن ندی میں خون آلود پانی بہنے کے بعد تمام دعوے کھوکھلے ثابت ہو گئے اور شہریوں نے انتظامیہ پر شدید تنقید شروع کر دی۔ اس معاملے پر گزشتہ 17 برسوں سے مسلسل آواز بلند کرنے والے سارو جنک ناگری سودھا کمیٹی" کے صدر رام داس بورسے جیسے ہی موقع پر پہنچے تو انہوں نے سانڈ و ایل پر دھرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ہر سال یہی صورتحال پیدا ہوتی ہے مگر انتظامیہ صرف زبانی دعوے کرتی ہے اور عملی طور پر کچھ نہیں ہوتا۔ ان کے احتجاج میں مختلف سماجی تنظیموں، مقامی شہریوں اور نوجوانوں کی بڑی تعداد شامل ہو گئی۔ احتجاج کے دوران شدید نعرے بازی بھی کی گئی اور قصوروار افسران کے خلاف فوری کارروائی کا مطالبہ زور پکڑنے لگا۔ صورتحال بگڑتی دیکھ کر انتظامیہ میں کھلبلی مچ گئی۔ ایڈیشنل کلکٹر، میونسپل کمشنر اور دیگر اعلیٰ حکام فوری طور پر موقع پر پہنچے۔ شہریوں کے غصے اور مظاہرین کے دباؤ کو دیکھتے ہوئے آخر کار میونسپل کمشنر رویندر جادھو کو سخت قدم اٹھانا پڑا اور مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن کے تین بڑے افسران کو فوری طور پر معطل کر دیا گیا۔ معطل کیے گئے افسران میں کیلاس بچھاؤ (سٹی انجینئر)، انیل پارکھے (اسسٹنٹ کمشنر محکمہ صفائی) اور شیام برکل (وارڈ آفیسر) شامل ہیں۔

ان پر الزام ہے کہ اعلیٰ سطحی احکامات کے باوجود انہوں نے خون آلود پانی کو ندی میں جانے سے روکنے کے لیے مؤثر اقدامات نہیں کیے، اپنی ذمہ داریوں میں لاپرواہی برتی اور غیر ذمہ دارانہ رویہ اختیار کیا جس سے نہ صرف شہریوں کی صحت خطرے میں پڑی بلکہ پوری انتظامیہ کی ساکھ بھی متاثر ہوئی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں مزید کئی ملازمین اور ذمہ دار اہلکار بھی محکمانہ کارروائی کی زد میں آ سکتے ہیں۔ شہریوں نے مطالبہ کیا ہے کہ صرف معطلی کافی نہیں بلکہ قصورواروں کے خلاف سخت قانونی کارروائی بھی ہونی چاہیے تاکہ آئندہ اس طرح کی خوفناک صورتحال دوبارہ پیدا نہ ہو۔ احتجاج کئی گھنٹوں تک جاری رہا اور شہر میں بے چینی کا ماحول پیدا ہو گیا۔ بعد ازاں حکام کی جانب سے سخت کارروائی، محکمانہ انکوائری اور آئندہ مزید سخت نگرانی کی یقین دہانی کے بعد رام داس بورسے اور دیگر مظاہرین نے اپنا دھرنا ختم کیا۔ تاہم اس واقعے نے ایک بار پھر مالیگاؤں کی صفائی، ماحولیاتی تحفظ اور انتظامی کارکردگی پر بڑے سوالیہ نشان کھڑے کر دیئے ہیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA
یکم جون ۔ ۲۰۲۶

پنجاب، عام آدمی پارٹی کی گرفت برقرار

پنجاب میں بلدیاتی انتخابات ہوئے۔ ان کے نتائج کا اعلان بی کر دیا گیا اور جو نتائج سامنے آئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ریاست میں برسر اقتدار عام آدمی پارٹی رائے دہندوں پر اب بھی اپنی گرفت مضبوط بنائے ہوئے ہے۔ جو لو ور اور مڈل کلاس کا ووٹر ہے وہ اب بھی عام آدمی پارٹی کے ساتھ برقرار ہے۔ اسی ووٹر کی تائید اور ووٹ کے نتیجہ میں عام آدمی پارٹی کو 2022 میں ہوئے اسمبلی انتخابات میں کامیابی حاصل ہوئی تھی اور کانگریس اقتدار سے بیدخل ہوئی تھی۔ عام آدمی پارٹی کی بھگونت مان حکومت ان ووٹرس کو اب بھی اپنا ہمنواء بنائے رکھنے میں کامیاب ہے اور جو بلدیاتی انتخابات ہوئے ہیں ان کے نتائج سے بھی اس کی توثیق ہوتی ہے۔ ریاست میں جملہ 1977 وارڈز کیلئے بلدیاتی انتخابات ہوئے تھے اور برسر اقتدار عام آدمی پارٹی نے ان میں جملہ 958 وارڈز پر کامیابی درج کروائی ہے۔ 80 وارڈز میں بلا مقابلہ انتخاب عمل میں آیا تھا۔ اس طرح سے عام آدمی پارٹی کو کئی بلدیات اور میونسپل کونسلوں میں اکثریت حاصل ہوئی ہے اور کانگریس و شرومنی اکالی دل بہت فاصلے پر دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔ ریاست میں اقتدار کے خواب دیکھنے والی بی جے پی کیلئے صورتحال اور بھی مایوس کن کہی جا سکتی ہے کیونکہ یہاں بی جے پی پانچویں نمبر پر آئی ہے۔ اس نے جملہ 172 وارڈز پر کامیابی درج کی ہے جبکہ آزاد امیدواروں نے 251 وارڈز جیتے ہیں۔ اس طرح بی جے پی آزاد امیدواروں سے بھی بہت پیچھے رہ گئی ہے۔ پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کے نتائج کافی اہمیت کے حامل قرار دئے جا سکتے ہیں خاص طور پر اس تناظر میں جبکہ آئندہ سال ریاست میں اسمبلی انتخابات ہونے ہیں۔ بی جے پی کی جانب سے انتخابات کا سامنا کرنے تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ ریاست میں پارٹی کے نئے صدر کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ عام آدمی پارٹی سے تعلق رکھنے والے سات ارکان پارلیمنٹ نے پارٹی سے انحراف کرتے ہوئے بی جے پی میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ اس کے باوجود بی جے پی کیلئے بلدیاتی انتخابات کے نتائج حوصلہ افزاء ہرگز نہیں کہے جا سکتے۔ پارٹی کو لازمی طور پر اپنی انتخابی کارکردگی کا سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ کانگریس پارٹی نے حالانکہ وارڈز کی تعداد کے اعتبار سے دوسرا مقام حاصل کیا ہے اور اسے جملہ 397 وارڈز میں کامیابی حاصل ہوئی ہے لیکن کانگریس کی کارکردگی بھی اطمینان بخش نہیں کہی جا سکتی۔ آئندہ سال ہونے والے اسمبلی انتخابات سے قبل کانگریس کی کارکردگی میں بہتری کی ضرورت تھی جو نہیں دیکھی گئی اور اس صورتحال میں کانگریس کیلئے ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اپنی صفوں میں بھی استحکام پیدا کرنے کے تعلق سے اقدامات کرے۔ عوام سے رابطوں کو مستحکم کیا جائے۔ عوام کے مسائل پر آواز اٹھائی جائے اور عوام کی تائید و حمایت دوبارہ حاصل کرنے کیلئے منصوبے بندی کی جائے۔ جہاں تک عام آدمی پارٹی کی بات ہے تو اس نے اپنی انتخابی کارکردگی کے ذریعہ بی جے پی کو کرارا جواب ضرور دیدیا ہے۔ پارٹی نے یہ واضح کر دیا ہے کہ حالانکہ نامزد ارکان پارلیمنٹ ضرور بی جے پی کی گود میں جا بیٹھ سکتے ہیں لیکن عوام اب بھی عام آدمی پارٹی کے ساتھ ہیں اور جمہوریت میں عوام کی تائید و حمایت ہی سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ اپنے ووٹ کے ذریعہ پنجاب کے عوام نے یہ واضح کر دیا ہے کہ وہ بھگونت مان حکومت کی کارکردگی سے مطمئن ہیں۔ بھگونت مان جس طرح سے پنجاب کو چلا رہے ہیں اس کے نتیجہ میں پنجاب میں بھی صورتحال تبدیل ہونے لگی ہے۔ حالانکہ ان کی کارکردگی میں مزید بہتری کی گنجائش ضرور ہے اور ابھی بہت کچھ کیا جانا باقی ہے تاہم اپنی جانب سے بھگونت مان جو کچھ بھی کوشش کر رہے ہیں وہ اچھی ہی کہی جا سکتی ہے۔ بلدیاتی انتخابی نتائج سے تو کم از کم یہی تاثر ملتا ہے اور یہی بات پارٹی کیلئے اطمینان بخش ہے۔ اب جبکہ پنجاب میں اسمبلی انتخابات کیلئے محض ایک سال کا وقت رہ گیا ہے تو یہ ضرور ہے کہ سیاسی سرگرمیوں میں شدت پیدا ہو گی۔ یہ اندیشے ظاہر کئے جا رہے تھے کہ بی جے پی کی جانب سے پنجاب میں عام آدمی پارٹی کے ارکان اسمبلی کو بھی انحراف کیلئے اکسانے کی کوشش کی جائے گی۔ انہیں بھی لالچ دیا جائے گا تاہم عوام کے موڈ نے یہ واضح کر دیا ہے کہ سیاسی سازشوں اور الٹ پھیر کے ذریعہ عوام کے ووٹ حاصل نہیں کئے جا سکتے۔ جو جماعتیں پنجاب میں اقتدار حاصل کرنے کی خواہاں ہیں ان کا خواب محض توڑ جوڑ کے ذریعہ پورا نہیں ہو سکتا۔ اس کیلئے عوام کا دل جیتنے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ کام فی الحال بھگونت مان کی حکومت ٹھیک طرح سے کر رہی ہے۔ کانگریس کو ضرور اپنی سیاسی حکمت عملی کے تعلق سے غور کرنے کی ضرورت ہے اور آئندہ سال کے انتخابات کیلئے تیاری پر توجہ دینی چاہئے۔

روپے کی گرتی قدر نے آر بی آئی کے سرپلس اور حکومت کی مالی گنجائش میں اضافہ کیا لیکن اس کے ساتھ درآمدات، بیرونی مالیات، غیر ملکی سرمایہ کاری اور طویل مدتی معاشی استحکام سے متعلق سوالات بھی ابھر رہے ہیں روپے کی قدر میں کمی کو عموماً ایک معاشی مسئلہ سمجھا جاتا ہے۔ اس سے درآمدات مہنگی ہو جاتی ہیں، افراطِ زر کا دباؤ بڑھتا ہے، سرمایہ کار پریشان ہوتے ہیں اور قومی وقار کو بھی دھچکا پہنچتا ہے لیکن ہندوستان کے حالیہ تجربے نے ایک دلچسپ تضاد کو جنم دیا ہے۔ روپے کی وہی کمزوری، جو بیرونی دباؤ پیدا کرتی ہے، مرکزی حکومت کے لیے بڑے مالی فائدے کا سبب بھی بنی ہے۔ ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کی جانب سے روپے کو سہارا دینے کے لیے ڈالر فروخت کرنے سے خاطر خواہ منافع حاصل ہوا۔

گرتے روپئے سے حکومت کی چاندی۔۔۔

اجیت راناڈے

روپے کی گرتی قدر نے آر بی آئی کے سرپلس اور حکومت کی مالی گنجائش میں اضافہ کیا لیکن اس کے ساتھ درآمدات، بیرونی مالیات، غیر ملکی سرمایہ کاری اور طویل مدتی معاشی استحکام سے متعلق سوالات بھی ابھر رہے ہیں روپے کی قدر میں کمی کو عموماً ایک معاشی مسئلہ سمجھا جاتا ہے۔ اس سے درآمدات مہنگی ہو جاتی ہیں، افراطِ زر کا دباؤ بڑھتا ہے، سرمایہ کار پریشان ہوتے ہیں اور قومی وقار کو بھی دھچکا پہنچتا ہے لیکن ہندوستان کے حالیہ تجربے نے ایک دلچسپ تضاد کو جنم دیا ہے۔ روپے کی وہی کمزوری، جو بیرونی دباؤ پیدا کرتی ہے، مرکزی حکومت کے لیے بڑے مالی فائدے کا سبب بھی بنی ہے۔ ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کی جانب سے روپے کو سہارا دینے کے لیے ڈالر فروخت کرنے سے خاطر خواہ منافع حاصل ہوا، جو بعد میں سرپلس کے طور پر مرکزی حکومت کو منتقل کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح آر بی آئی صرف کرنسی کا انتظام نہیں کر رہا بلکہ حکومت کے لیے ایک خزانچی کا کردار بھی ادا کر رہا ہے۔ اس پہلو کو کچھ گہرائی سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔

آر بی آئی کے مرکزی بورڈ نے مالی سال 2025-26 کے لیے مرکزی حکومت کو 2 لاکھ 86 ہزار 588 کروڑ روپے کا ریکارڈ سرپلس منتقل کرنے کی منظوری دی ہے۔ مالی سال 2024-25 میں یہ رقم 2 لاکھ 68 ہزار 590 کروڑ روپے، 2023-24 میں 2 لاکھ 10 ہزار 874 کروڑ روپے اور 2022-23 میں 87 ہزار 416 کروڑ روپے تھی۔ تازہ ترین منتقلی آر بی آئی کی مضبوط آمدنی پر مبنی ہے، جس میں روپے کو سہارا دینے کے لیے بڑے پیمانے پر ڈالر فروخت کرنے سے حاصل ہونے والا منافع اور غیر ملکی اثاثوں سے بڑھتی ہوئی آمدنی شامل ہے۔ 2.9 لاکھ کروڑ روپے کوئی معمولی رقم نہیں ہے۔ یہ مرکزی حکومت کی کل محصولات کا تقریباً 8 فیصد بنتی ہے۔ اس سے حکومت کو ٹیکس بڑھائے بغیر، اخراجات میں کمی کیے بغیر یا بازار سے زیادہ قرض لیے بغیر مالی راحت حاصل ہو جاتی ہے۔ خام تیل کی بلند قیمتوں، جغرافیائی سیاسی غیر یقینی صورتحال اور مالی خسارے پر بڑھتے دباؤ کے اس دور میں یہ ایک کارآمد سہارا ہے لیکن تشویش کی بات بھی یہی ہے، کیونکہ ایسا سہارا کب ایک عادت بن جائے، اس کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ اس کا حساب سیدھا ہے۔ آر بی آئی نے کئی برسوں تک اس وقت ڈالر جمع کیے جب روپیہ نسبتاً مضبوط تھا۔ آج جب وہ انہی ڈالروں کو کمزور شرحِ مبادلہ پر فروخت کرتا ہے تو اسے روپے کی صورت میں منافع حاصل ہوتا ہے۔ یہ منافع زرمبادلہ کے ذخائر کی ازسرِ نو قیمت لگانے سے پیدا ہونے والا کاغذی فائدہ نہیں بلکہ حقیقی منافع ہے۔ کرنسی سے متعلق سرگرمیوں سے حاصل ہونے والی یہ آمدنی آر بی آئی کی کل کمائی میں شامل ہوتی ہے اور پھر اسی کے سرپلس کا حصہ بن کر حکومت تک پہنچتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ روپے کی کمزوری نے حکومت کو غیر متوقع طور پر بڑا مالی فائدہ پہنچایا ہے۔ یہ بات سننے میں کچھ عجیب لگ سکتی ہے لیکن یہی اس تضاد کی اصل تصویر پیش کرتی ہے۔ روپے کی وہی گراوٹ جو درآمد کنندگان کو نقصان پہنچاتی ہے، تیل کی قیمتوں میں اضافہ کرتی ہے، ڈالر کے حساب سے ہندوستان کی جی ڈی پی کو کم کرتی ہے اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کو پریشان کرتی ہے، ڈالر فروخت کیے جانے کی صورت میں آر بی آئی کے منافع میں اضافہ بھی کرتی ہے۔ یہ معاملہ ایک اور وجہ سے بھی اہم ہے۔ اگر ہندوستان کی نامیاتی (نامینل) جی ڈی پی روپے کے حساب سے 10 فیصد بڑھتی ہے لیکن ڈالر کے

مقابلے میں روپیہ 10 فیصد یا اس سے زیادہ گر جاتا ہے، تو ڈالر کے حساب سے جی ڈی پی میں شاید ہی کوئی نمایاں اضافہ نظر آئے۔ کوئی ملک اندرونی طور پر تیزی سے ترقی کر سکتا ہے لیکن اگر کرنسی کی گراوٹ اس ترقی کے اثرات کو ختم کر دے تو بین الاقوامی سطح پر وہ تقریباً جمود کا شکار دکھائی دے سکتا ہے۔ اسی لیے روپے کی مسلسل کمزوری ایک تزویراتی تشویش بن سکتی ہے تاہم اس کا مطلب یہ نہیں کہ روپے کو ہر قیمت پر بچایا جائے۔ ہندوستان ایک چالو کھاتے کے خسارے (کرنٹ اکاؤنٹ ڈیفیسٹ) والی معیشت ہے یعنی وہ جتنا برآمد کرتا ہے اس سے کہیں زیادہ تیل، سونا، الیکٹرانکس اور دیگر اشیا درآمد کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ درمیانی مدت میں ملک کی افراطِ زر کی شرح بھی امریکہ کے مقابلے میں زیادہ رہتی ہے۔ اس لیے روپے کا کچھ حد تک کمزور ہونا فطری ہے اور بعض اوقات فائدہ مند بھی ثابت ہوتا ہے۔ کمزور کرنسی ایک 'شاک ابزوربر' کے طور پر کام کرتی ہے۔ یہ برآمدات کی مسابقت کو برقرار رکھتی ہے، غیر ضروری درآمدات کی حوصلہ شکنی کرتی ہے اور معیشت کو بیرونی عدم توازن کے بارے میں خبردار رکھتی ہے۔ خطرہ براہِ راست کرنسی کی قدر میں کمی سے نہیں بلکہ بے قابو اور غیر منظم گراوٹ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں آر بی آئی کی مداخلت ضروری ہو جاتی ہے تاکہ اتار چڑھاؤ پر قابو رکھا جا سکے، گھبراہٹ کو روکا جا سکے اور بازار کی توقعات کو مستحکم بنایا جا سکے لیکن کسی مخصوص سطح کا دفاع کرنا اور اتار چڑھاؤ کو قابو میں رکھنا دو الگ باتیں ہیں۔ اگر بازار کو یقین ہو جائے کہ آر بی آئی ہمیشہ ایک خاص شرحِ مبادلہ کا دفاع کرے گا تو بڑے درآمد کنندگان اور ڈالر میں قرض لینے والے اپنے خطرات کو کم سمجھنے لگیں گے۔ مصنوعی طور پر مضبوط روپیہ درآمدات کو بڑھاتا ہے، برآمدات کی حوصلہ شکنی کرتا ہے اور ضروری معاشی ایڈجسٹمنٹ کو مؤخر کر دیتا ہے۔ نتیجتاً بعد میں ہونے والی اصلاح زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔

اس میں مالیاتی اخلاقیات کا ایک پہلو بھی شامل ہے۔ اگر روپے کو سہارا دینے سے آر بی آئی کو بڑا منافع حاصل ہوتا ہے اور اس منافع کی بدولت مرکزی حکومت اپنے مالی خسارے کو کم کرنے میں کامیاب ہوتی ہے، تو روپے کی قدر میں کمی ایک پوشیدہ مالی فائدے کی صورت اختیار کرتی دکھائی دیتی ہے۔ یہ کسی بھی لحاظ سے ایک صحت مند ترغیبی ڈھانچہ نہیں ہے۔ کسی حکومت کو مرکزی بینک کی زرمبادلہ سے متعلق سرگرمیوں کو مستقل آمدنی کے ذریعے کے طور پر نہیں دیکھنا چاہیے۔ ہندوستان کے مالیاتی نظام میں سرکاری قرض گیری کے لیے پہلے ہی ایک داخلی انتظام موجود ہے۔ اسٹیچوری لیکویڈٹی ریشو (ایس ایل آر) کے تحت بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی جمع شدہ رقوم کا ایک بڑا حصہ سرکاری بانڈز میں سرمایہ کاری کریں۔ اس طرح سرکاری قرض کے لیے ایک یقینی بازار وجود میں آ جاتا ہے۔ یہ نظام طویل عرصے سے رائج ہے اور ہندوستانی مالیاتی ڈھانچے کا اہم جزو سمجھا جاتا ہے۔ تاہم یہ ایک قسم کا مالیاتی جبر (فنانشل ریپریشن) بھی ہے، کیونکہ ضوابط کے ذریعے گھریلو بچتوں کا ایک حصہ سرکاری قرض کی طرف موڑ دیا جاتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ ساتھ حکومت آر بی آئی کے بڑے سرپلس انتقالات پر بھی انحصار کرنے لگے تو مالیاتی اختیار اور حکومتی مالی امداد کے درمیان حد فاصل دھندلی ہونے لگتی ہے۔ آر بی آئی وزارتِ خزانہ نہیں ہے۔ اس کی بنیادی ذمہ داری قیمتوں کا استحکام، مالیاتی استحکام، کرنسی کا انتظام اور مالیاتی نظام کی ساکھ کو برقرار رکھنا ہے۔ اگرچہ وہ حکومت کا بینکر بھی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ محض حکومت کے لیے آمدنی پیدا کرنے کا ذریعہ بن جائے۔ منتخب حکومتیں فطری طور پر زیادہ اخراجات، کم شرحِ سود پر قرض اور آسان مالی وسائل کو ترجیح دیتی ہیں، لیکن یہی وجہ ہے کہ مالیاتی اداروں کو سیاسی اور بیرونی دباؤ سے محفوظ رکھنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

روپے کی کہانی ہندوستان کو درپیش بیرونی مالیاتی چیلنجوں سے بھی جڑی ہوئی ہے۔ اگرچہ براہِ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) کی مجموعی آمد اچھی دکھائی دیتی ہے لیکن منافع کی واپسی، سرمایہ نکالنے اور دیگر بیرونی اخراجات کے باعث خالص ایف ڈی آئی میں نمایاں کمی آئی ہے۔ غیر ملکی کمپنیاں اور پرائیویٹ ایکویٹی سرمایہ کار بازار سے باہر نکل رہے ہیں۔ ہندوستانی شیئر بازار کسی حد تک اس لیے بلند سطح پر برقرار ہیں کیونکہ گھریلو سرمایہ کاری، خاص طور پر ایس آئی پی کے ذریعے آنے والی رقوم، مسلسل اور مضبوط ہیں۔ یہی مضبوط گھریلو طلب بڑے پیمانے پر غیر ملکی ادارہ جاتی سرمایہ کاروں (ایف آئی آئی) کے انخلا کے باوجود بازار میں شدید گراوٹ کو روک رہی ہے۔ اس سے ایک اہم سوال جنم لیتا ہے۔ کیا گھریلو سرمایہ کار، ایس آئی پی اور آئی پی او میں سرمایہ لگا کر بالواسطہ طور پر غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے منافع بخش اخراج کو آسان بنا رہے ہیں؟ حالیہ کئی بڑے آئی پی اوز میں جمع ہونے والی رقم کا بڑا حصہ کمپنی کی نئی سرمایہ کاری کے بجائے موجودہ سرمایہ کاروں کی جانب سے آفر فار سیل کی صورت میں گیا ہے۔ نئے سرمایہ کار مستقبل کے وعدوں پر رقم لگاتے ہیں، جبکہ پرانے سرمایہ کار نقد رقم حاصل کر کے نکل جاتے ہیں۔ یہ کوئی غیر قانونی عمل نہیں، بازار اسی انداز میں کام کرتے ہیں لیکن جب یہ رجحان حد سے زیادہ بڑھنے لگے تو اس کا باریک بینی سے جائزہ لینا ضروری ہو جاتا ہے۔

کئی بڑی غیر ملکی کمپنیاں مکمل یا جزوی طور پر ہندوستان سے نکل چکی ہیں، جن میں ہولسم، فورڈ، ہارلے ڈیوڈسن، سٹی بینک کا ریٹیل کاروبار، میٹرو اے جی، جی ایم، کیرن اور لافارج وغیرہ شامل ہیں۔ ہر کمپنی کے انخلا کی اپنی الگ وجوہات تھیں، لیکن اگر ان تمام واقعات کو مجموعی طور پر دیکھا جائے تو یہ ایک بڑی معاشی حقیقت کی نشاندہی کرتے ہیں: ہندوستان ایک بازار کے طور پر تو پرکشش ہے لیکن یہاں کاروبار قائم کرنا اور اسے طویل مدت تک کامیابی سے چلانا آسان نہیں۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ غیر ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد ختم ہو چکا ہے۔ گوگل کے ڈیٹا سینٹر منصوبے، جیو میں میٹا اور گوگل کی سرمایہ کاری اور دیگر تزویراتی سرمایہ کاریاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ عالمی سرمایہ اب بھی ہندوستان کا رخ کرنا چاہتا ہے۔ تاہم ڈیجیٹل پیمانے کے منصوبوں کے لیے ہندوستان میں آنا اور گہری مینوفیکچرنگ میں صبر کے ساتھ طویل مدتی سرمایہ لگانا، دونوں الگ چیزیں ہیں۔ ہندوستان کو ایسی پائیدار ایف ڈی آئی درکار ہے جو مستقل بنیادوں پر صنعت اور پیداوار کو فروغ دے، نہ کہ صرف قیمتوں کے اتار چڑھاؤ سے فائدہ اٹھانے والی عارضی سرمایہ کاری۔ اس تناظر میں روپیہ محض اسکرین پر نظر آنے والی ایک عدد نہیں ہے۔ یہ تیل پر انحصار، سونے کی درآمدات، بیرونی مالی وسائل کی دستیابی، پورٹ فولیو سرمایہ کاری، گھریلو بازار کی قدروں اور کاروباری اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔ آر بی آئی اس سفر کو نسبتاً ہموار بنا سکتا ہے لیکن وہ راستے کی بنیادی سمت کو ہمیشہ کے لیے تبدیل نہیں کر سکتا۔

شکتی پیٹھ: تباہ کن ترقی کے خلاف مٹی کی بغاوت

شاہجہان مخدوم

ترقی کے عظیم الشان خوابوں کا جب حقیقت کے دہکتے ہوئے شعلوں سے ٹکراؤ ہوتا ہے، تو مزاحمت کی چنگاری بھڑک اٹھتی ہے۔ شکتی پیٹھ ایکسپریس وے ایک ایسا ہی بلند بانگ اور سرکش منصوبہ ہے، اگرچہ یہ کاغذوں پر ترقی کے پیامبر کے طور پر اتراتا پھر رہا ہے، لیکن اس نے کسانوں اور دھرتی کے سپوتوں پر تشویش کا ایک سیلاب مسلط کر دیا ہے۔ ابتدا میں چند ہزار کروڑ کے تخمینے والا اس ایکسپریس وے کا خرچ اب 1 لاکھ 20 ہزار کروڑ روپے کے ہوشربا ہندسے تک پہنچ چکا ہے۔ یہ ہندسہ محض سرکاری خزانے پر ایک بے پناہ بوجھ نہیں ہے، بلکہ اس منصوبے کے شکنجے میں پھنسنے والے ہزاروں کسانوں کے لیے موت کی ایک خوفناک گھنٹی ہے۔ جب کوئی اس بات پر غور کرتا ہے کہ ترقی کے اس بے رحم رولر کے نیچے دراصل کیا کچھ کچلا جانے والا ہے، تو اس جدوجہد کی نوعیت مزید شدید اور کربناک شکل اختیار کر لیتی ہے۔ جب ترقی اور جدیدیت کے تصورات محض منافع کے حساب کتاب میں قید ہو جاتے ہیں اور انہیں ٹھیکیداروں کی پروردہ سیاست کی دیمک لگ جاتی ہے، تو وہ ترقی کا راستہ بننے کے بجائے ایک ایسے بھسماسور (سب کچھ نگل جانے والے عفریت) میں تبدیل ہو جاتے ہیں جو دیہی معیشت کو ہی ہڑپ کر جاتا ہے۔ آج مہاراشٹر کی مٹی سے جو تصویر ابھر رہی ہے، وہ انتہائی خوفناک ہے۔ نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو (این سی آر بی) کے 2022-23 کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، مہاراشٹر میں ہر سال اوسطاً 3,800 سے زائد کسان تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق 852,3 قرض کے بوجھ، فصلوں کی تباہی اور کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کی عدم موجودگی کے باعث موت کو گلے لگا رہے ہیں۔ اس زراعت پیشہ کفیل کی گردن پر جو موسمی تبدیلی اور حکومتی پالیسیوں کی ناکامی کے باعث پہلے ہی پھانسی کے پھندے پر جھول رہا ہے اب ترقی کی اس نام نہاد شاہراہ کا کلہاڑا چلایا جا رہا ہے۔ اس تباہ کن منصوبہ بندی کی ایک دہلا دینے والی مثال مغربی مہاراشٹر میں شکتی پیٹھ ایکسپریس وے کے خلاف ابھرنے والی شدید مزاحمت ہے۔ یہ جدوجہد محض زمین کی نہیں ہے، یہ نسل در نسل پروان چڑھنے والی ثقافت اور طرزِ زندگی کی بقا کی جنگ ہے۔

ناگپور سے گوا تک تقریباً 856 کلومیٹر طویل یہ مجوزہ شکتی پیٹھ ایکسپریس وے 1 لاکھ 20 ہزار کروڑ روپے کی خطیر لاگت سے تعمیر کیا جانا ہے۔ اس منصوبے کے لیے ودربھ، مراٹھواڑہ، مغربی مہاراشٹر اور کونکن خطے کے 12 اضلاع میں تقریباً 27,000 ایکڑ اراضی ایکوائر کی جائے گی۔ مذہبی عقیدت کی آڑ میں، یہ کسانوں کی ماں (زرخیز مٹی) کے سینے پر بلڈوزر چلانے کے مترادف ہے۔ چنانچہ، اس تجویز کی کولہاپور، سانگلی اور شولاپور کے آبپاشی اور باغبانی والے خطوں کے کسانوں کی جانب سے شدید مخالفت کی گئی ہے۔ مغربی مہاراشٹر میں زراعت کا انحصار صرف بارش پر نہیں ہے، بلکہ یہ کرشنا۔ پنچ گنگا کے طاس میں ان محنت کش کسانوں کی جانب سے تحریکِ امدادِ باہمی (کوآپریٹو

موومنٹ) کے ذریعے پروان چڑھائی گئی ایک خوشحال معیشت ہے، جنہوں نے لفظی معنوں میں اپنا خون پسینہ ایک کیا ہے۔ اس انتہائی زرخیز اور کثیر الفصلی زمین کو جو گنے اور نقد آور فصلوں کی ریکارڈ پیداوار دیتی ہے، اس ایکسپریس وے کے حلق میں اتار دینا، زندہ کسانوں کی رگیں کاٹنے کے مترادف ہے۔ یہ ایکسپریس وے ہزاروں کسانوں کو بے زمین کر دے گا۔ این سی آر بی کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ ملک میں زراعت سے متعلق 11,290 خودکشیوں میں سے 53 فیصد سے زائد زرعی مزدوروں کی ہیں۔ جب ہزاروں ایکڑ اراضی زبردستی چھین لی جائے گی، تو آج عزت سے جینے والا دھرتی کا بیٹا کل سڑکوں پر دیہاڑی دار مزدور بن کر رہ جائے گا۔ اس مزدوری میں عدم تحفظ کا احساس انہیں ایک ایسی تاریک کھائی میں دھکیل دے گا جہاں سے واپسی کا کوئی راستہ نہیں۔ جدیدیت کا یہ ماڈل محض زمین ضبط نہیں کر رہا بلکہ یہ شعوری طور پر افلاس کی ایک نئی لہر پیدا کر رہا ہے۔

اس ایکسپریس وے کے خلاف مزاحمت کا مرکز محض زمین کا چھن جانا نہیں ہے، بلکہ ماحولیاتی نظام میں ہونے والی مستقل مداخلت ہے۔ ایکسپریس وے کے لیے تعمیر کیے جانے والے انتہائی بلند پشتے (بھراؤ) جدید دور کی مصنوعی دیواروں کا کام کریں گے۔ مون سون کے دوران، یہ پشتے پانی کے قدرتی بہاؤ میں رکاوٹ بنیں گے، جس سے آس پاس کے علاقوں میں سیلاب کا مستقل خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ جب فطرت کا آزادانہ بہاؤ روکا جاتا ہے، تو پانی اپنے راستے خود تلاش کرتا ہے، کھیتوں میں گھس کر کھڑی فصلوں کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ یہ محض کوئی خدشہ نہیں ہے، بلکہ سمردھی ایکسپریس وے کے تجربے سے حاصل ہونے والا ایک تلخ اور جھلسا دینے والا احساس ہے۔ ان پشتوں کی تعمیر سے نکاسی آب کا قدرتی نظام دم توڑ دے گا، اور کسانوں کے سروں پر یہ تلوار لٹکتی رہے گی کہ ان کے لہلہاتے کھیت کھڑے پانی کے جوہڑوں اور دلدلوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔ تاہم، سب سے ہولناک تصویر آبپاشی کے نظام سے متعلق ہے۔ کسانوں کی نسلوں کی محنت اور خون پسینے سے تعمیر کیے گئے آبپاشی کے نیٹ ورک اس ایکسپریس وے کی زد میں آ کر مکمل طور پر تباہ ہو جائیں گے۔ زراعت کو زندگی بخشنے والی پائپ لائنیں اس شاہراہ کے نیچے دفن ہو جائیں گی۔ لفٹ اریگیشن (آبپاشی) کے جال کے کٹ جانے سے سرسبز و شاداب زمینوں کے بنجر ہونے کا ڈر محض ایک تکنیکی مسئلہ نہیں ہے، یہ زندگی اور موت کا سوال ہے۔ ایک بار جب آبپاشی کا یہ سلسلہ ٹوٹ گیا، تو اسے دوبارہ جوڑنا ایک پہاڑ جیسا چیلنج ہوگا۔ اسی حقیقت کے بطن سے یہ سوال، ''ترقی یا تباہی؟'' ایک زیادہ گہری اور تاریک بازگشت اختیار کر لیتا ہے۔ اس تنازعے کا تیسرا اور انتہائی تشویشناک مسئلہ زمین کا کلر زدہ (Salinization) ہونا ہے۔ اگر پانی کے اخراج کے لیے ضروری قدرتی ڈھلوانیں اور راستے شاہراہ کے بھراؤ کی وجہ سے مستقل طور پر بند ہو گئے، تو زیرِ زمین نمکیات کے سطح پر آنے کا عمل شروع ہو جائے گا۔ ہزاروں ایکڑ زرخیز زمین کے دلدل میں تبدیل ہونے یا مستقل طور پر ناقابلِ کاشت ہونے کا خوف کسانوں کے دلوں میں دہشت بٹھا رہا ہے۔ جب کالی ماں سفید پڑنے لگتی ہے (زمین میں نمکیات ابھرنے لگتے ہیں)، تو وہ محض فصل دینا بند نہیں کرتی، بلکہ وہ ایک پوری ثقافت اور نسلوں کے وجود کے خاتمے کا اعلان کرتی ہے۔

اس تمام تر عمل کے پس پردہ حکمران طبقے اور کارپوریٹ لابی کے درمیان ایک بہت بڑا سیاسی اور معاشی گٹھ جوڑ چھپا ہوا ہے۔ مہاراشٹر میں سمردھی ایکسپریس وے اور دیگر کئی قومی شاہراہوں کی موجودگی کے باوجود، محض چند کلومیٹر کا فاصلہ کم کرنے کے لیے لاکھوں درختوں کا کاٹنا اور ہزاروں کروڑوں روپے بے دریغ لٹانے کا جواز سمجھ سے بالاتر ہے۔ ایسے منصوبے صرف سیمنٹ اور لوہا فراہم کرنے والے بڑے صنعت کاروں اور ٹول وصولی پر اجارہ داری قائم کرنے والے مافیا کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں۔ شاہراہ کے دونوں اطراف لاجسٹک پارکس اور اسمارٹ سٹیز کے نام پر، کسانوں کی زمینیں کوڑیوں کے دام ہتھیا کر انہیں رئیل اسٹیٹ کے منافع بخش کاروبار میں تبدیل کرنے کی ایک منظم سازش رچی جا رہی ہے۔ مذہبی جذبات کا استحصال کر کے عوام کے ذہنوں سے کھیلنا اور دوسری جانب ان کا روزگار چھین لینا۔ اس تحریک نے حکمران اشرافیہ کا انتہائی بے حس اور سفاک چہرہ بے نقاب کر دیا ہے۔

آج کولہاپور، ہات کنگلے، کرویر، اور سانگلی کی پٹی میں ہر گرام پنچایت نے اس اراضی کے حصول کے خلاف سخت مخالفت کا اظہار کیا ہے۔ کسانوں نے ٹریکٹر ریلیوں اور راستہ روکو مہمات کے ذریعے اپنے غم و غصے کا اظہار کیا ہے۔ اگرچہ حکومت نے آئندہ انتخابات کے پیشِ نظر اس منصوبے پر عارضی اسٹے (التوا) لگا دیا ہے، لیکن کسان اس بات پر پرعزم ہیں کہ جب تک اس منصوبے کو مستقل طور پر منسوخ کرنے کا سرکاری حکمنامہ (جی آر) جاری نہیں ہوتا، وہ اپنی جدوجہد ترک نہیں کریں گے۔ حقیقی ترقی وہ ہے جو حاشیے پر کھڑے آخری انسان کو بھی عزت کی زندگی کی ضمانت دے۔ ترقی کا وہ راستہ جس سے کسانوں کے خون کی بو آتی ہو، ریاست کو کبھی حقیقی خوشحالی کی طرف نہیں لے جا سکتا۔ ٹریلین ڈالر کی معیشت کا خواب دیکھتے ہوئے، اگر بنیادی پیداواری اکائی یعنی کسانوں کو ہی نقشے سے مٹا دیا جائے گا، تو یہ ترقی نہیں بلکہ ایک اجتماعی خودکشی ہے۔ مہاتما گاندھی کے گرام سوراج کے تصور کو پامال کرتے ہوئے، میک ان انڈیا کے پرچم تلے کسان کو اس کی اپنی ہی مٹی سے دربدر کیا جا رہا ہے۔ جب اقتدار کے کنکریٹ کے جنگلوں تلے کسانوں کے سرسبز خوابوں کو دفن کرنے کی سازشیں رچی جاتی ہیں، تو گرام سبھاؤں (گاؤں کی مجالس) کے ذریعے جمہوریت کی حقیقی دہاڑ گونجنے لگتی ہے۔ ''ہمارے گاؤں کی ترقی کا فیصلہ ہم خود کریں گے''، یہ دعویٰ اب گاؤں گاؤں گونج رہا ہے۔ کولہاپور سے لے کر مراٹھواڑہ تک، دیہاتوں نے اس ایکسپریس وے کی مخالفت میں قراردادیں منظور کی ہیں۔ یہ قراردادیں محض کاغذ کے ٹکڑے نہیں ہیں، یہ اس زراعت پیشہ طبقے کے ہاتھ میں جمہوریت کے ہتھیار ہیں۔ اس جدوجہد کا مرکز اس وقت سانگلی ضلع کا والوا تعلقہ ہے، خاص طور پر کامیری اور اس کے آس پاس کے علاقے۔ وارنا اور کرشنا ندیوں کی آغوش میں بسے کامیری، جنے کھیڑ، بورگاؤں، ایتوڑے خرد، مسوچی واڑی، اکرے، یڑے نپانی، اور کرلپ جیسے دیہاتوں میں غصے کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔

غزل

غموں سے دور ہونا چاہیے تھا
مجھے تو نور ہونا چاہیے تھا
یہ دنیا کب مرے شایانِ لب ہے
مجھے تو حور ہونا چاہیے تھا
تمہارا جسم اتنا خاص ہے سو
مجھے مستور ہونا چاہیے تھا
تمہیں تو خود سے نفرت ہو رہی تھی
تو مجھ سے دور ہونا چاہیے تھا؟
وہ کہتا تھا کہ مجھ کو چاہتا ہے
مجھے مغرور ہونا چاہیے تھا
تری زلفوں کے پیچ و خم کی تہہ میں
مجھے معمور ہونا چاہیے تھا
تمہارے ساتھ جینے کی تمنا
مرا دستور ہونا چاہیے تھا
تیری راہوں میں رکھتے ہیں جو کانٹے
انہیں معذور ہونا چاہیے تھا

نادیہ مہک

خلائی مہم جوئی: چینی کامیابی اور امریکی آزمائش

چین کو خلائی میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں جبکہ بلیو اوریجن کے نیوگلین راکٹ کا دھماکہ امریکی نجی خلائی پروگرام، ایمیزون سیٹلائٹ منصوبوں اور ناسا کے قمری مشنز کے لیے بڑا دھچکا ثابت ہوا ہے چینی خلابازوں نے سات ماہ مدار میں گزارنے کے بعد زمین پر محفوظ واپسی کے ساتھ ایک نیا قومی ریکارڈ قائم کیا ہے، جس دوران انہوں نے اہم سائنسی نمونے بھی اکٹھے کیے۔ دوسری طرف، جیف بیزوس کی کمپنی کا نیوگلین راکٹ فلوریڈا میں ایک تجربے کے دوران دھماکے سے تباہ ہو گیا، جس سے لانچ پیڈ کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ یہ حادثہ نہ صرف ایمیزون کے سیٹلائٹ مشن بلکہ ناسا کے مستقبل کے چاند مشن کے لیے بھی ایک بڑی رکاوٹ ثابت ہو سکتا ہے۔ اس جائزہ میں عالمی خلائی دوڑ میں بڑھتے ہوئے مقابلے اور اس شعبے میں موجود تکنیکی خطرات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ عالمی خلائی منظر نامہ ایک ایسے اہم موڑ پر نظر آتا ہے جہاں دو بڑی طاقتوں کے پروگرام متضاد سمتوں میں گامزن دکھائی دیتے ہیں۔ ایک طرف چین نے اپنے خلائی اسٹیشن کے آپریشنل استحکام اور تسلسل کا ثبوت دیا، تو دوسری طرف امریکہ کے نجی شعبے کو، جو ناسا کے قمری منصوبوں کا ستون ہے، ڈیولپمنٹل وولیٹائلٹی یا ترقیاتی اتار چڑھاؤ کے تلخ تجربات سے گزرنا پڑا۔ ان واقعات کا مشاہدہ اسٹریٹجک اہمیت کا حامل ہے۔ یہ واقعات ہمیں دکھاتے ہیں کہ جہاں ایک طاقت (چین) ریاستی سرپرستی میں منظم اور مرحلہ وار پختگی حاصل کر رہی ہے، وہاں دوسری طاقت (امریکہ) نجی شعبے کے ہائی رسک، ہائی ریوارڈ ماڈل کے تحت انفراسٹرکچر کی رکاوٹوں کا سامنا کر رہی ہے۔ چاند پر مستقل انسانی موجودگی اور جنوبی قطب (ساؤتھ پول) کے سنگِ میل تک پہنچنے کے لیے ان دونوں قوتوں کی حالیہ پیشرفت اور رکاوٹوں کا تقابلی جائزہ لینا ناگزیر ہے۔ چینی خلائی پروگرام نے شینزو-21 مشن کی کامیاب واپسی کے ذریعے اپنی آپریشنل برتری کو ثابت کیا ہے۔ یہ مشن محض ایک واپسی نہیں بلکہ چین کے بڑھتے ہوئے خلائی اثر و رسوخ کا مظہر ہے۔ اس مشن کے کلیدی نکات درج ذیل ہیں: تاریخی قیام اور ریکارڈ: خلابازوں ژانگ لو، وُو فی اور ژانگ ہونگ ژانگ نے مدار میں 7 ماہ گزار کر چینی تاریخ کا طویل ترین 'ان-آربٹ' قیام کا ریکارڈ قائم کیا۔ لاجسٹک پیچیدگی اور تحفظ: عملے کی واپسی شینزو-22 جہاز کے ذریعے عمل میں آئی۔ یاد رہے کہ نومبر 2025 میں شینزو-22 کو بطور ریسکیو ویسل لانچ کیا گیا تھا، کیونکہ شینزو-21 کا اصل جہاز اس سے قبل شینزو-20 کے عملے کو واپس لانے کے لیے استعمال ہو چکا تھا جن کے کیپسول کی کھڑکی (ویو پورٹ) میں دراڑیں پائی گئی تھیں۔ سائنسی ڈیٹا اور سیمپلز: اس مشن کے ذریعے 23 مختلف تجرباتی منصوبوں سے متعلق 14.41 کلوگرام وزنی سائنسی نمونے زمین پر منتقل کیے گئے۔ ان نمونوں میں مصنوعی جنین (آرٹیفیشل ایمبریوز) اور دماغی آرگنائڈز (برین آرگنائڈز) جیسے حساس حیاتیاتی مواد کی موجودگی چین کی لائف سائنسز میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ تجربات طویل مدتی گہری خلائی آبادکاری (ڈیپ اسپیس کولونائزیشن) کے لیے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ مزید برآں، ایکسٹرا ٹیریسٹریل فلیم سنتھیسز کے ذریعے نینو میٹریلز کی تیاری، خلائی آگ سے بچاؤ کی ٹیکنالوجی، اور طبی الٹرا ساؤنڈ امیجنگ جیسے شعبوں میں ہونے والی تحقیق چین کو مینوفیکچرنگ اور ایرو اسپیس ایپلی کیشنز میں عالمی سطح پر ایک منفرد مقام عطا کر رہی ہے۔ چین اب شینزو-23 کے ذریعے اسپیس اسٹیشن میں ایک سالہ قیام کا تجربہ کرنے والا ہے، جو اس کے مستقل خلائی تسلط کے عزم کا ثبوت ہے۔ چین کے منظم استحکام کے برعکس، امریکہ کے نجی خلائی شعبے کو 28 مئی کو ایک سنگین فلائٹ مینی فیسٹ ڈسپرشن کا سامنا کرنا پڑا۔ بلیو اوریجن کا طاقتور نیوگلین راکٹ فلوریڈا کے لانچ کمپلیکس-36 پر ایک پری لانچ ہاٹ فائر ٹیسٹ کے دوران دھماکے سے تباہ ہو گیا۔ تکنیکی ناکامی اور تاریخ: نیوگلین اب تک صرف تین بار پرواز کر سکا ہے اور اس کا ریکارڈ مثالی نہیں رہا۔ اس سے قبل اپریل میں تیسری پرواز کے دوران یہ بلو برڈ 7 سیٹلائٹ کو درست مدار میں پہنچانے میں ناکام رہا تھا، جس کے بعد فیڈرل ایوی ایشن ایڈمنسٹریشن نے اسے گراؤنڈ کر دیا تھا۔ انفراسٹرکچر کا بحران: حالیہ دھماکے نے نہ صرف راکٹ کو تباہ کیا بلکہ لانچ کمپلیکس-36 کو بھی شدید نقصان پہنچایا ہے۔ چونکہ یہ نیوگلین کے لیے واحد دستیاب لانچ پیڈ ہے، اس لیے یہ حادثہ ایک بڑا انفراسٹرکچر بوٹل نیک ثابت ہوگا۔ فوری نقصانات: اس حادثے کی وجہ سے 4 جون کو ایمیزون کے 49 براڈ بینڈ سیٹلائٹس کی روانگی کا مشن غیر معینہ مدت کے لیے معطل ہو گیا ہے۔ آرٹیمس پر اثرات: یہ ناکامی ناسا کے آرٹیمس پروگرام کے لیے ایک خطرناک زنجیر کا پہلا سرا ہے۔ نیوگلین راکٹ ہی بلیو مون لینڈر کا کلیدی ذریعہ ہے، جس نے 2028 تک چاند کے جنوبی قطب پر بیس بنانے کے لیے دو نجی روورز وہاں پہنچانے ہیں۔ اس سال کے آخر میں بھیجے جانے والے روبوٹک پروٹو ٹائپ بلیو مون مارک 1 کی تاخیر اب یقینی دکھائی دیتی ہے۔ اگر یہ پروٹو ٹائپ اور ٹیسٹ مشنز بروقت مکمل نہ ہوئے تو امریکہ آرٹیمس-4 کے 2028 کے سنگِ میل سے محروم ہو سکتا ہے، جس سے چاند کی دوڑ میں چین کو واضح سبقت حاصل ہو جائے گی۔ اس صورتحال میں ناسا کے ایڈمنسٹریٹر جیرڈ آئزک مین نے کہا ''خلائی مہم جوئی میں غلطی کی گنجائش نہیں ہوتی، اور بھاری بوجھ اٹھانے والے نئے راکٹوں کی تیاری انتہائی دشوار گزار عمل ہے۔'' انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس غیر معمولی واقعے کی مکمل تحقیقات کے بعد ہی مستقبل کے مشنز پر ہونے والے اثرات کا حتمی اندازہ لگایا جا سکے گا۔ گزشتہ ہفتے کے واقعات چین کی آپریشنل پختگی اور امریکہ کی ترقیاتی مشکلات کے درمیان ایک واضح تضاد پیش کرتے ہیں۔ جہاں چین نے اپنی اسٹیٹ ڈریون حکمتِ عملی سے استحکام حاصل کیا ہے، وہاں امریکہ کو نجی شعبے کی جدت پسندی میں چھپے خطرات کا سامنا ہے۔ تاہم، یہ دونوں واقعات انسانی عزم کی عکاسی کرتے ہیں۔ خلائی سرحدوں کی تسخیر کبھی بھی سہل نہیں رہی۔ ناکامیاں اور تجربات ہی دراصل اس علم کی بنیاد بنتے ہیں جو انسان کو ستاروں تک لے جائے گا۔ چاند اور اس سے آگے کی منزلوں تک پہنچنے کا سفر جاری رہے گا، اور ہر چیلنج ہمیں مستقبل کی کامیابیوں کے قریب تر لے جاتا ہے۔ بیسویں صدی کی خلائی دوڑ امریکہ اور سوویت یونین کے درمیان تھی، لیکن اکیسویں صدی میں یہ مقابلہ اب ''امریکہ اور چین'' کے درمیان ایک نئے اور انتہائی دلچسپ مرحلے میں داخل ہو چکا ہے۔ جہاں ایک طرف چین کی تیز رفتار اور مستقل مزاج خلائی کامیابیاں دنیا کو حیران کر رہی ہیں، وہیں دوسری طرف امریکہ اپنے خلائی پروگراموں میں بجٹ، تکنیکی تاخیر اور نجی کمپنیوں پر حد سے زیادہ انحصار کی وجہ سے سخت آزمائش اور دباؤ کا شکار ہے۔ چین نے اپنے خلائی پروگرام کو ایک باقاعدہ، طویل مدتی منصوبے کے تحت چلایا ہے اور اپنے مقرر کردہ اہداف کو وقت پر حاصل کر کے دنیا میں اپنی دھاک بٹھائی ہے۔ تیانگونگ خلائی اسٹیشن چین نے اپنا خودمختار خلائی اسٹیشن مکمل طور پر فعال کر لیا ہے۔ حال ہی میں روانہ ہونے والے مشن شینژو-23 (Shenzhou-23) کے تحت پہلی بار ایک چینی خلاباز کو پورے ایک سال کے لیے مدار میں رکھا جا رہا ہے تاکہ طویل مدتی خلائی سفر کے انسانی جسم پر اثرات کا مطالعہ کیا جا سکے۔ امریکہ کی جانب سے پابندیوں کے جواب میں چین نے اپنا الگ نیٹ ورک بنایا ہے۔ چین نے حال ہی میں پاکستان کے دو خلابازوں (خرم داؤد اور محمد ذیشان علی) کو اپنے پروگرام کے لیے منتخب کیا ہے جو اس کی بڑھتی ہوئی خلائی سفارت کاری کا ثبوت ہے۔

پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کا مدھوکشور کو پیشگی ضمانت دینے سے انکار

مدھوکشور پر سوشل میڈیا پوسٹ میں وزیر اعظم مودی کے تعلق سے گمراہ کن مواد پھیلانے کا الزام ہے، عدالت نے ان کی پوسٹ کو ملک کیلئے خطرہ قرار دیا

پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ نے مدھوکشور کو اس مقدمے میں پیشگی ضمانت دینے سے انکار کر دیا، جس میں ان پر وزیر اعظم نریندر مودی کے بارے میں سوشل میڈیا پر مبینہ طور پر گمراہ کن دعوے پھیلانے کا الزام ہے۔ مدھوکشور نے ۱۸؍ اپریل کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک ویڈیو شیئر یا مبینہ طور پر ری پوسٹ کی تھی، جس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ اس میں نریندر مودی دکھائی دے رہے ہیں۔ استغاثہ کے مطابق بعد میں یہ دعویٰ غلط ثابت ہوا اور ویڈیو میں موجود شخص مودی نہیں تھا۔ بعد ازاں یہ پوسٹ حذف کر دی گئی۔ اس معاملے میں چنڈی گڑھ پولیس نے ایف آئی آر درج کی تھی۔ مدھوکشور کے خلاف بی این ایس کی مختلف دفعات کے تحت رپورٹ درج کی گئی ہے، جن میں ہتک عزت، مختلف گروہوں کے درمیان دشمنی کو فروغ، سماجی ہم آہنگی کو نقصان، دھوکہ دہی، جعل سازی، جعلی دستاویز یا الیکٹرانک ریکارڈ کو اصلی کے طور پر استعمال کرنا، عوامی فساد یا شرانگیزی کا باعث بننے والے بیانات دینا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ان پر انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ کی بعض دفعات بھی عائد کی گئی ہیں۔ جسٹس امن چودھری نے اپنے حکم میں کہا کہ مدھوکشور نے بار بار نوٹس جاری کیے جانے کے باوجود پولیس تفتیش میں تعاون نہیں کیا اور تفتیشی ایجنسی کے سامنے پیش نہیں ہوئیں۔ عدالت نے مشاہدہ کیا کہ مدھوکشور ایک معروف سوشل میڈیا شخصیت اور اسکالر ہیں، اس لیے یہ نہیں مانا جا سکتا کہ وہ اپنی پوسٹ کے ممکنہ اثرات سے ناواقف تھیں۔ عدالت نے یہ بھی نوٹ کیا کہ اگرچہ ویڈیو پہلے دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر موجود تھی، لیکن مدھوکشور کے تبصرے کے ساتھ اسے شیئر کرنے کے بعد اسے تقریباً ۷ء۱۷؍ لاکھ ویوز حاصل ہوئے۔ عدالت کے مطابق ویڈیو کو ایک آئینی عہدے پر فائز شخصیت سے مشابہ قرار دینے کی قیاس آرائیاں کی گئیں اور بعد میں ان کی جانب سے دوبارہ پوسٹ کرنے سے یہ تاثر مزید مضبوط ہوا۔ عدالت نے مدھوکشور کی بعض دیگر مبینہ متنازع پوسٹوں کا بھی حوالہ دیا اور کہا کہ 'تعمیری تنقید' اور کسی شخص کو بدنام کرنے، اس پر الزامات لگانے یا اس کی کردار کشی کرنے میں واضح فرق ہوتا ہے۔ عدالت نے مزید کہا کہ جب بڑی تعداد میں فالوورز رکھنے والا شخص ایسی پوسٹ کرتا ہے تو اس کے اثرات کا اندازہ لگانا مشکل ہو سکتا ہے۔ عدالت کے مطابق ایسی پوسٹ سماجی بے چینی، علیحدگی پسند جذبات اور ملک کی وحدت و سالمیت کے لیے خطرات پیدا کر سکتی ہیں۔ عدالت نے کہا کہ مقدمے میں استعمال کیے گئے طریق کار کی مکمل حقیقت ابھی سامنے آنا باقی ہے، اس لیے اس مرحلے پر مدھوکشور کو پیشگی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ مدھوکشور کے وکیل نے مؤقف اختیار کیا کہ ان کی پوسٹ کے پیچھے کوئی بدنیتی نہیں تھی اور انہیں غلط طور پر مقدمے میں ملوث کیا جا رہا ہے کیونکہ انہوں نے محض ویڈیو کو ری ٹویٹ کیا تھا۔ دوسری جانب پولیس نے عدالت کو بتایا کہ مدھوکشور نے صرف ری ٹویٹ نہیں کیا بلکہ مبینہ طور پر کسی دوسرے پلیٹ فارم سے ویڈیو ڈاؤن لوڈ کر کے اپنے اکاؤنٹ پر اپ لوڈ کی تھی۔ پولیس کے مطابق انہوں نے نہ صرف غلط معلومات کے پھیلاؤ میں کردار ادا کیا بلکہ حکومت کے سربراہ کی شبیہ کو بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔

تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی نے

کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے سے کی ملاقات

پارٹی ذرائع کے مطابق ریونت ریڈی اور ملکارجن کھڑگے کے درمیان تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک میٹنگ جاری رہی، جس میں ریاست کی موجودہ سیاسی صورتحال اور حکومت کے مختلف منصوبوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ اے ریونت ریڈی، نائب وزیر اعلیٰ ملو بھٹی وکرمارک اور ریاستی کانگریس صدر مہیش گوڑ نے اتوار کو کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات شمس آباد میں واقع نوووٹیل ہوٹل میں کھڑگے سے ملاقات کی۔ یہ ہوٹل راجیو گاندھی انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے قریب واقع ہے۔ اس میٹنگ میں تلنگانہ کانگریس کی انچارج مینا کشی نٹراجن بھی موجود تھیں۔ واضح رہے کہ ملکارجن کھڑگے نئی دہلی سے کرناٹک کے گلبرگہ جاتے ہوئے حیدرآباد میں رکے تھے۔ وزیر اعلیٰ کے دفتر (سی ایم او) نے اس ملاقات کو ایک رسمی ملاقات قرار دیا ہے۔ پارٹی ذرائع کے مطابق یہ میٹنگ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی، جس میں ریاست کی موجودہ سیاسی صورتحال اور حکومت کے مختلف منصوبوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اسی درمیان وزیر اعلیٰ کے دفتر نے اتوار کو جاری کردہ ایک بیان میں بتایا کہ وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی پیر کے روز افسران کے ساتھ ایک جائزہ اجلاس کریں گے۔ یہ اجلاس ریاستی ملازمین اور پنشنرز کو ہیلتھ کور فراہم کرنے کے لیے شروع کی جانے والی 'ایمپلائز ہیلتھ اسکیم' کے نفاذ کے حوالے سے ہوگا۔ یہ منصوبہ ایمپلائز ہیلتھ کیئر ٹرسٹ کے ذریعے نافذ کی جائے گی۔ ٹرسٹ میں کل 8 اراکین ہوں گے، جن میں 6 ملازمین کی تنظیموں اور 2 پنشنرز کی تنظیموں کے نمائندے شامل ہوں گے۔ ٹرسٹ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) ریاستی حکومت کے ایک ملازم ہوں گے۔ اس کمیٹی کی تشکیل کا اعلان پیر کے روز کیا جا سکتا ہے۔ اس منصوبہ کو نافذ کرنے کے لیے ضروری معلومات اکٹھا کرنے کا عمل پہلے ہی شروع ہو چکا ہے۔ محکمہ مالیات نے تمام سرکاری محکموں کو ملازمین، پنشنرز اور ان کے اہل خانہ کی تفصیلات جمع کرنے کی ہدایت دی ہے۔ جاری کردہ سرکلر میں کہا گیا ہے کہ یہ معلومات 31 مئی تک اپ لوڈ کر دی جانی چاہئیں۔ اسی بنیاد پر حکومت ڈیجیٹل ہیلتھ کارڈ جاری کرے گی اور کیش لیس طبی سہولیات فراہم کرے گی۔ واضح رہے کہ ریاستی کابینہ نے 23 فروری کو اس منصوبہ کو منظوری دی تھی۔ اس کے تحت 56.3 لاکھ سرکاری ملازمین، 2.88 لاکھ پنشنرز اور ان کے زیر کفالت اہل خانہ یعنی کل 17.07 لاکھ مستفیدین کو کور کیا جائے گا۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ تمام سرکاری اسپتالوں اور 652 پینل میں شامل پرائیویٹ اسپتالوں میں مکمل طور پر کیش لیس علاج کی سہولت ملے گی۔ اس منصوبہ کے تحت 1998 طبی طریقہ کار شامل کیے گئے ہیں۔ اس منصوبہ کے لیے ملازمین کو اپنی بنیادی تنخواہ کا 1.5 فیصد حصہ دینا ہوگا، جبکہ حکومت بھی اس کے برابر رقم کا تعاون کرے گی۔ ٹرسٹ کا سالانہ بجٹ 1056 کروڑ روپے ہوگا، جس میں 528 کروڑ روپے ملازمین کی طرف سے اور 528 کروڑ روپے حکومت کی جانب سے دیے جائیں گے۔

مغربی بنگال میں مردم شماری کے عمل کا آغاز

یکم تا ۱۵؍ اگست خود شماری کی سہولت، وزیر اعلیٰ سوبیندو ادھیکاری کی ریاستی سکریٹریٹ میں اہم میٹنگ

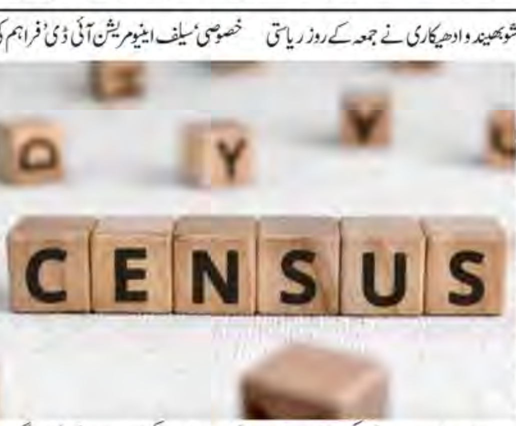

کولکاتہ: مغربی بنگال کے وزیرِ اعلیٰ شوبھیندو ادھیکاری نے جمعہ کے روز ریاستی سکریٹریٹ نبنا میں پرنسپل مردم شماری افسران کی ایک اہم میٹنگ کی صدارت کی، جس کے ساتھ ہی ریاست میں مردم شماری کے عمل کے باضابطہ آغاز کا اشارہ مل گیا ہے۔ محکمۂ مردم شماری کے ایک سینئر افسر کے مطابق، ریاست کے باشندے یکم اگست سے 15 اگست کے درمیان پہلی بار خود آن لائن طریقے سے اپنی مردم شماری کی تفصیلات جمع کرا سکیں گے۔ اس کے لیے شہریوں کو سرکاری "سیلف اینیومریشن پورٹل" پر لاگ اِن کرنا ہوگا، جہاں وہ اپنی معلومات درج کر سکیں گے۔ افسر نے بتایا کہ جو افراد ڈیجیٹل طریقہ اختیار کریں گے، اُن کے گھروں پر جانے والے مردم شماری کارکنوں کو دوبارہ مکمل تفصیلات درج کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں پہلی مرتبہ "خود شماری" کی یہ سہولت فراہم کی جا رہی ہے، جو اس سے قبل کسی بھی مردم شماری میں موجود نہیں تھی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ شہری اپنے موبائل نمبر اور بنیادی معلومات کی مدد سے پورٹل پر لاگ ان کر سکیں گے۔ اس کے بعد وہ اپنی سہولت کے مطابق خاندان کی تفصیلات درج کر کے جمع کریں گے، جس کے بعد انہیں ایک خصوصی 'سیلف اینیومریشن آئی ڈی' فراہم کی جائے گی۔ جب مردم شماری کا عملہ متعلقہ علاقے میں پہنچے گا تو ریکارڈ کی جانچ اور تصدیق کے لیے صرف یہی آئی ڈی درکار ہوگی۔ افسر نے واضح کیا کہ آن لائن نظام کے ساتھ ساتھ روایتی انداز میں گھر گھر جا کر معلومات جمع کرنے کا سلسلہ بھی پہلے کی طرح جاری رہے گا۔ ان کے مطابق، "اس سے اُن افراد کی معلومات بھی آف لائن حاصل کی جا سکیں گی جو ٹیکنالوجی سے زیادہ واقف نہیں ہیں۔" محکمۂ مردم شماری کے مطابق 2027 کی مردم شماری مکمل طور پر ڈیجیٹل ہوگی۔ مردم شماری عملہ معلومات درج کرنے کے لیے اسمارٹ فون ایپ کا استعمال کرے گا۔ یہ پورٹل اور ایپ ہندی، انگریزی سمیت 16 زبانوں میں دستیاب ہوگا۔ خود آن لائن معلومات جمع کرنے والے افراد کو ڈیجیٹل نقشے پر اپنے گھر کی لوکیشن بھی نشان زد کرنی ہوگی۔ واضح رہے کہ ہندوستان میں مردم شماری، مردم شماری ایکٹ 1948 اور مردم شماری قواعد 1990 کے تحت انجام دی جاتی ہے۔ اس سے قبل آخری مردم شماری سال 2011 میں ہوئی تھی۔ آئندہ مردم شماری ملک کی 16 ویں جبکہ آزادی کے بعد آٹھویں مردم شماری ہوگی۔

بی جے پی اور سنگھ بے نقاب ہو گئے، ابھیشیک بنرجی پر حملے کے بعد اشوک گہلوت کا شدید ردعمل

جے پور میں میڈیا سے بات چیت کے دوران اشوک گہلوت نے کہا کہ "اس واقعہ نے بی جے پی اور سنگھ کے کردار کو بے نقاب کر دیا ہے

راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ اور کانگریس کے سینئر لیڈر اشوک گہلوت نے بنگال میں ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی پر ہوئے حملے کی سخت مذمت کی۔ جے پور میں میڈیا سے بات چیت کے دوران اشوک گہلوت نے کہا کہ "اس واقعہ نے بی جے پی اور سنگھ کے کردار کو بے نقاب کر دیا ہے۔ جب سے ٹی ایم سی کو انتخاب میں شکست ہوئی ہے تب سے وہاں غنڈہ گردی عروج پر ہے۔" اشوک گہلوت نے مزید کہا کہ "آر ایس ایس-بی جے پی کی چال، ان کے کردار اور چہرے والے لوگ پوری طرح بے نقاب ہو چکے ہیں۔ وہاں گلی گلی میں غنڈہ گردی ہو رہی ہے، ٹی ایم سی کے دفاتر پر مسلسل حملے ہو رہے ہیں اور ان پر قبضے کروائے جا رہے ہیں۔ بنگال کے اندر جاری سرگرمیوں کو پورا ملک دیکھ رہا ہے، تو پھر حکومت کیوں خاموش ہے؟ حکومت بدلتے ہی پولیس خود بدل جاتی ہے اور سب جانتے ہیں کہ اقتدار میں بیٹھی حکومت کی بات ماننا ان کی مجبوری ہوتی ہے۔" کانگریس کے سینئر لیڈر نے کہا کہ میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اگر بی جے پی بنگال میں داخل ہو گئی تو پورا ملک مایوس ہوگا۔ میں نے یہ سوچ سمجھ کر کہا تھا کیونکہ بنگال کی اپنی ایک الگ ثقافت ہے۔ بی جے پی خود داخل نہیں ہوئی بلکہ الیکشن کمیشن نے اسے موقع دیا ہے۔ کمیشن نے وہاں ڈھائی لاکھ اہلکار تعینات کر دیے، جبکہ پورے ملک کے انتخابات میں بھی صرف 3 لاکھ اہلکار لگتے ہیں۔ یوپی کے آئی پی ایس افسر محلوں میں جا کر لوگوں کو دھمکا رہے تھے، جبکہ ان کا کام صرف نگرانی کرنا ہوتا ہے، دھمکانا نہیں۔ سابق وزیر اعلیٰ کے مطابق انتخاب میں 27 لاکھ لوگوں کو ووٹ دینے کا موقع ہی نہیں ملا۔ اس لیے انتخاب کو کچھ مہینوں کے لیے ملتوی کر دینا چاہیے تھا۔ اچھے صحافی اور سوشل میڈیا پر دانشور بھی یہی کہہ رہے ہیں۔ سپریم کورٹ نے بھی اس پر تبصرہ کیا ہے۔ ایک بھی شہری کا ووٹ چھیننا غلط ہے۔ ووٹ دینے کا حق کسی سے بھی نہیں چھینا جانا چاہیے۔ ملک کی موجودہ صورتحال کے متعلق اشوک گہلوت نے کہا کہ ملک کی صورتحال اب بہت خراب ہو گئی ہے۔ مرکزی حکومت خود کو ڈبل انجن کی حکومت کہتی ہے لیکن بنگال میں وہ ڈبل انجن لوگوں پر ڈبل مار کے طور پر پڑ رہا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا تھا کہ ڈبل انجن کی حکومت بنے گی تو ترقی ہوگی لیکن وہی ڈبل انجن آج غنڈہ گردی اور ظلم کے لیے استعمال ہو رہا ہے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے اشوک گہلوت نے مزید کہا کہ پورے ملک کے لوگوں خاص طور سے نوجوان نسل کو یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ ملک کس سمت میں جا رہی ہے اور ہمیں کیسے نظریات اپنانے چاہئیں۔ میں اپنے تجربے کی بنیاد پر کہتا ہوں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ طلبہ اور نوجوان سیاست میں سرگرمی سے حصہ لیں۔ وہ کسی بھی پارٹی میں جائیں، یہ ان کی مرضی ہے لیکن کم از کم ان کے لیے یہ سوچنا اور سمجھنا ضروری ہے کہ ملک کا صحیح نظریہ کیا ہونا چاہیے۔ نوجوانوں اور طلبہ کو نظریے کی بنیاد پر غور و فکر کرنا چاہیے۔

ہندوستان کی شمسی کامیابی دیگر

ابھرتی ہوئی معیشتوں کیلئے بلیو پرنٹ بن سکتی ہے: رپورٹ

نئی دہلی: سولر پینلز کا ایک وسیع و عریض علاقہ گجرات کے رن آف کچھ کے سفید نمک کے صحراؤں کو تیزی سے دنیا کے سب سے بڑے قابل تجدید توانائی کے مرکز میں تبدیل کر رہا ہے۔ بھارت۔ پاکستان سرحد کے قریب تقریباً 280 مربع میل پر پھیلا ہوا، خواڈا سولر پارک 2029 تک دنیا کا سب سے بڑا شمسی توانائی کا منصوبہ بن جائے گا۔ ایک بار مکمل ہونے کے بعد، یہ سائٹ تقریباً 60 ملین سولر پینلز کی میزبانی کرے گی اور 30 گیگاواٹ بجلی پیدا کرے گی تاکہ پورے آسٹریا کے سائز کے پورے ملک کو بجلی فراہم کی جا سکے۔ بڑے پیمانے پر پروجیکٹ شمسی توانائی کی طرف ہندوستان کی تیز رفتاری کی عکاسی کرتا ہے۔ ملک کی نصب شدہ شمسی صلاحیت تقریباً 40 فیصد سالانہ کی شرح سے بڑھ رہی ہے اور مارچ میں 150 گیگاواٹ سے تجاوز کر گئی۔ 2030 تک، توقع ہے کہ ہندوستان اس صلاحیت کو دوبارہ دوگنا کر دے گا کیونکہ وہ جیواشم ایندھن پر انحصار کم کرتے ہوئے بجلی کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ توانائی کے تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ ہندوستان کوئلے کی بجائے شمسی توانائی سے بنیادی طور پر صنعتی بنانے والی پہلی بڑی معیشت بن سکتا ہے۔ توانائی کے تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ ہندوستان کوئلے کی بجائے شمسی توانائی سے بنیادی طور پر صنعتی بنانے والی پہلی بڑی معیشت بن سکتا ہے۔ برطانیہ میں مقیم تھنک ٹینک ایمبر کے توانائی کے ماہر کنگسمل بانڈ کے مطابق، ہندوستان چین اور مغربی ممالک سے ایک مختلف راستہ اختیار کر رہا ہے، جنہوں نے اپنی معیشتیں زیادہ تر جیواشم ایندھن پر استوار کی ہیں۔ بانڈ نے کہا، چین کو کئلے پر بنایا ہے؛ ہندوستان سورج پر تعمیر کر رہا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کا ماڈل دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں کو حوصلہ افزائی کر سکتا ہے جو کاربن کے اخراج میں تیزی سے اضافہ کیے بغیر تیزی سے ترقی کے خواہاں ہیں۔ ہندوستان کی تیز رفتار شمسی توسیع صرف ایک دہائی قبل اپنی پوزیشن سے ڈرامائی تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہے، جب ملک کی توانائی کے مرکب میں شمسی توانائی نے صرف ایک محدود کردار ادا کیا تھا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس وقت، حکومت نے صنعتی ترقی کو سہارا دینے کے لیے کوئلے کی پیداوار کی بھرپور حمایت کی، موسمیاتی تبدیلی پر بڑھتی ہوئی عالمی تشویش کے باوجود۔ 2014 میں اقتدار میں آنے کے فوراً بعد وزیر اعظم نریندر مودی نے 2020 تک کوئلے کی پیداوار کو دوگنا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ بھارت نے ماحولیاتی سربراہی اجلاس میں کوئلے کو ختم کرنے کے لیے بین الاقوامی دباؤ کا بھی مقابلہ کیا، یہ دلیل دی کہ ترقی پذیر ممالک کو غربت کو کم کرنے اور اپنی معیشتوں کو بڑھانے کے لیے اب بھی فوسل فیول کی ضرورت ہے۔ تاہم، شمسی پینل کی قیمتوں میں کمی اور ہندوستان کی قدرتی طور پر دھوپ والی آب و ہوا نے آہستہ آہستہ ملک کی توانائی کی حکمت عملی کو تبدیل کر دیا۔ گلاسگو میں COP26 موسمیاتی سربراہی اجلاس کے بعد سے، شمسی تنصیبات کی رفتار میں تیزی آئی ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ گزشتہ سال، پہلی بار ہندوستان کی نصب شدہ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت کے نصف سے زیادہ غیر جیواشم ایندھن کے ذرائع تھے۔ بین الاقوامی توانائی ایجنسی (IEA) کے مطابق، اب اور 2030 کے درمیان ہندوستان کی اضافی بجلی کی طلب کا تقریباً نصف شمسی توانائی کے ذریعے پورا ہونے کی امید ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایک اور سہ ماہی دیگر کم کاربن ذرائع سے آنے کا امکان ہے جن میں ہوا، ہائیڈرو الیکٹرک اور نیوکلیئر پاور شامل ہیں

لبنان کے 'بیوفورٹ قلعہ' پر لہرایا اسرائیلی جھنڈا

وزیر دفاع کاٹز نے اسے 'اسٹریٹجک فتح' قرار دیا

اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے تصویر شیئر کرتے ہوئے 'ایکس' پوسٹ میں لکھا کہ "اسرائیلی فوج نے، گولانی بریگیڈ کی قیادت میں، جنوبی لبنان کے بیوفورٹ قلعے پر قبضہ کر لیا ہے۔" اسرائیلی براڈکاسٹنگ کارپوریشن نے اتوار (31 مئی) کی صبح سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر ایک تصویر پوسٹ کی، جس میں جنوبی لبنان کے شہر نبطیہ کے قریب واقع بیوفورٹ قلعے پر اسرائیل اور گولانی بریگیڈ کا جھنڈا لہراتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے اسے 'اسٹریٹجک جیت' قرار دیا ہے۔ آئی ڈی ایف کے ترجمان نے اپنی 'ایکس' پوسٹ کے ذریعے علاقے میں موجود اپنے فوجیوں کی تصاویر بھی جاری کیں اور کہا کہ ہماری فوج اب لیطانی ندی کے شمال میں حزب اللہ کے خلاف مسلسل حملے کر رہی ہے۔ ایک تفصیلی پوسٹ میں انہوں نے اب تک کی کامیابیوں کو قابل تعریف قرار دیا۔ اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے تصویر شیئر کرتے ہوئے 'ایکس' پوسٹ میں لکھا کہ "اسرائیلی فوج نے، گولانی بریگیڈ کی قیادت میں، جنوبی لبنان کے بیوفورٹ قلعے پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ کارروائی لیطانی ندی کے پار آپریشن کو وسعت دینے کے بعد کی گئی۔" کاٹز نے پوسٹ میں مزید کہا کہ وزیر اعظم بینجامن نیتن یاہو کی ہدایت اور ان کی اپنی رہنمائی میں اسرائیلی فوج نے لبنان میں فوجی مہم کو وسعت دی، لیطانی ندی کو عبور کیا اور بیوفورٹ پہاڑی سلسلے پر قبضہ کر لیا۔ اسرائیل کاٹز نے یہ بھی کہا کہ اس مہم میں رازداری برتی گئی تھی۔ کاٹز کے مطابق لڑائی اب بھی جاری ہے اور اسرائیل حزب اللہ کو کمزور کرتے اور شمالی سرحد کی سیکورٹی کو یقینی بنانے کی کوششیں جاری رکھے گا۔ دراصل اسرائیلی دفاعی افواج (آئی ڈی ایف) نے 1982 میں اس قلعے پر قبضہ کیا تھا۔ اس دوران گولانی بریگیڈ کے 6 فوجی ہلاک ہوئے تھے۔ 1982 سے 2000 تک جنوبی لبنان پر 18 سالہ قبضے کے دوران اسرائیل نے اس قلعے کے علاقے کو اپنے کنٹرول میں رکھا تھا۔ بعد میں وہاں سے فوجیوں کو واپس بلا لیا گیا تھا۔

اب سی یو ای ٹی امتحان میں تکنیکی خرابی، طلبہ عاجز آ گئے

مختلف ریاستوں کے متعدد امتحانی مراکز پر امتحان شروع ہونے میں ڈھائی گھنٹے تاخیر

نیٹ پیپر لیک اور امتحان کی منسوخی نیز سی بی ایس ای میں آن اسکرین جانچ میں بدنظمی اور لاپروائی کے بعد ایک اور داخلہ امتحان میں تکنیکی خرابی کا معاملہ سامنے آیا ہے اور اس خرابی کے سبب اس اہم امتحان کے شروع ہونے میں ڈھائی گھنٹے کی تاخیر ہوئی۔ اس معاملے پر بھی اب اپوزیشن نے حکومت اور این ٹی اے کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ اطلاعات کے مطابق 'سی یو ای ٹی-یو جی' امتحان میں در آئی تکنیکی خامی نے اس وقت طلبہ کو پریشانی میں مبتلا کر دیا جب ۳۰؍ مئی یعنی سنیچر کو منعقد ہونے والے 'کامن یونیورسٹی انٹرنس ٹیسٹ ۲۰۲۶ء' کے دوران بعض امتحانی مراکز پر امتحان تاخیر سے شروع ہوا۔ (واضح رہے کہ یہ امتحان مرکزی، ریاستی اور پرائیویٹ یونیورسٹیوں میں انڈر گریجویٹ، پوسٹ گریجویٹ اور دیگر انٹیگریٹڈ پروگراموں میں داخلے کیلئے لیا جاتا ہے)۔ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) نے اس تعلق سے بتایا کہ اس کے امتحان شراکت دار ٹی سی ایس نے اس تکنیکی مسئلے کی اطلاع دی تھی۔ ایجنسی کے مطابق اب اس خرابی کو دور کر لیا گیا ہے اور امیدواروں کو مکمل اضافی وقت دیا جائے گا تاکہ کسی بھی طالب علم کا نقصان نہ ہو۔ این ٹی اے کے مطابق دوپہر کے سیشن میں امتحان دینے والے امیدواروں کو دوپہر ڈھائی بجے سے داخلے کی اجازت دی گئی جبکہ امتحان پہلے سے مقررہ وقت ۳؍ بجے کے بجائے شام ۴؍ بجے شروع ہوا۔ این ٹی اے نے مزید کہا کہ صبح کے سیشن میں امتحان دینے والے طلبا کو بھی امتحان کے لیے پورا وقت دیا جا رہا ہے اور انہیں مکمل پرچہ حل کرنے کے بعد ہی امتحان مرکز سے باہر جانے کی اجازت دی جائے گی۔ این ٹی اے نے تکنیکی خامی کے سبب طلبا اور ان کے سرپرستوں کو ہوئی پریشانی کیلئے معافی بھی مانگی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ سی یو ای ٹی-یو جی کی پہلی شفٹ کے دوران مختلف ریاستوں کے بعض امتحانی مراکز میں تکنیکی خرابی کے باعث مبینہ طور پر ۲؍ گھنٹے سے زیادہ کی تاخیر ہوئی۔ امتحان صبح ۹؍ بجے شروع ہونا تھا، لیکن یہ مقررہ وقت کے بعد شروع ہوا۔ اس دوران امتحان مراکز کے باہر انتظار کرنے والے طلبہ کے والدین اور سرپرستوں نے سوشل میڈیا پر اپنی شکایات بھی پوسٹ کیں اور شدید برہمی کا بھی اظہار کیا۔ اس سال 'سی یو ای ٹی-یو جی' امتحان ۱۱؍ مئی ۲۰۲۶ء سے شروع ہوا تھا اور ۳۰؍ مئی تک جاری رہنا تھا لیکن ۲۸؍ مئی کو عیدالاضحیٰ کے باعث امتحان کا شیڈول آگے بڑھا دیا گیا۔ اب امتحانات ۳۱؍ مئی، ۶؍ جون اور ۷؍ جون کو بھی منعقد ہوں گے۔ این ٹی اے کے مطابق اس سال سی یو ای ٹی-یو جی امتحان کے لئے مجموعی طور پر ۱۵؍ لاکھ ۶۸؍ ہزار ۸۶۶؍ امیدواروں نے رجسٹریشن کرایا ہے۔

سیکریٹری دفاع نے سنگاپور اور نیوزی لینڈ کے

وزرائے دفاع کے ساتھ تعلقات کو مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا

سنگاپور: دفاعی سکریٹری راجیش کمار سنگھ نے اتوار کو شنگری لا ڈائیلاگ کے موقع پر نیوزی لینڈ اور سنگاپور کے وزرائے دفاع کے ساتھ میٹنگ کی، جس میں دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے، سمندری تعاون کو بڑھانے، معلومات کے تبادلے کے طریقہ کار کو آگے بڑھانے پر بات چیت کی گئی۔ میٹنگ کے بارے میں تفصیلات کا اشتراک کرتے ہوئے، وزارت دفاع نے کہا، مشغولات نے دوطرفہ دفاعی تعلقات کو مضبوط بنانے، سمندری تعاون کو بڑھانے، معلومات کے تبادلے کے طریقہ کار کو آگے بڑھانے، اور ایک محفوظ، مستحکم اور جامع ہند-بحرالکاہل کے لیے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔ میٹنگ کے حوالے سے تفصیلات کا اشتراک کرتے ہوئے، وزارت دفاع نے کہا، "مشغولات نے دوطرفہ دفاعی تعلقات کو مضبوط بنانے، سمندری تعاون کو بڑھانے، معلومات کے تبادلے کے طریقہ کار کو آگے بڑھانے، اور ایک محفوظ، مستحکم اور جامع انڈو پیسفک کے لیے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔ سنگاپور میں منعقد ہونے والے شنگری لا ڈائیلاگ میں حکومتی وزراء کی قیادت میں مکمل مباحثے اور وفود کے درمیان دو طرفہ بات چیت کے اہم مواقع شامل ہیں۔ وزارت دفاع کی طرف سے جاری کردہ بیان کے مطابق، راجیش کمار سنگھ نے ہفتہ کو شنگری لا ڈائیلاگ کے موقع پر منعقدہ استانہ استقبالیہ میں سنگاپور کے صدر تھرمن شانموگرتنم سے ملاقات کی، جس میں دوطرفہ اسٹریٹجک تعلقات کو مزید مضبوط بنانے اور باہمی دلچسپی کے شعبوں میں تعاون کو آگے بڑھانے پر بات چیت ہوئی۔ راجیش کمار سنگھ نے سویڈن کے وزیر دفاع پیٹر سینڈوال سے بھی ملاقات کی۔

ملیح آباد: کسمنڈی کلاں کے سروے میں مسجد اور قبروں کے شواہد پائے گئے

ریاستی آثار قدیمہ ڈائریکٹوریٹ نے سروے کی رپورٹ محکمہ سیاحت و ثقافت کو سونپی، ہندو تنظیموں نے یہاں بھی شیو مندر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

ملیح آباد کے کسمنڈی کلاں علاقہ میں واقع مقبرہ اور مقبرہ والی مسجد کا ریاستی آثار قدیمہ ڈائریکٹوریٹ نے سروے کیا ہے اور اپنی رپورٹ محکمہ سیاحت و ثقافت کو سونپ دی ہے۔ ذرائع کے مطابق، رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ان عمارتوں کی تعمیر ۱۸؍ ویں صدی کی ہے اور یہاں مسجد اور قبروں کے شواہد پائے گئے ہیں۔ حالانکہ ہندو فریق کا دعویٰ ہے کہ یہاں ۹۸۰ء سے ۱۰۳۱ء کے درمیان راجہ کنسا پاسی کا قلعہ اور اندر شیو مندر تھا۔ حال ہی میں لاکھن آرمی اور سہیل دیو آرمی نے اس مقام کی قدیم شناخت کو بدلنے کا دعویٰ کیا تھا۔ اس دعوے کے بعد بڑھتے ہوئے تنازع کو دیکھتے ہوئے محکمہ سیاحت و ثقافت کے ایڈیشنل چیف سکریٹری امرت ابھیجات کی ہدایت پر بدھ کو ماہرین آثارِ قدیمہ کی ٹیم نے اس مقام کا تفصیلی معائنہ کیا۔ محکمہ آثارِ قدیمہ کی ٹیم نے تقریباً ۲؍ سے ۳؍ گھنٹے کے سروے کے بعد اپنی رپورٹ میں بتایا کہ کسمنڈی کلاں کے ان ڈھانچوں کی تعمیر میں روایتی لکھوری اینٹوں کا استعمال کیا گیا ہے جو ۱۷؍ ویں اور ۱۸؍ ویں صدی کے طرزِ تعمیر کی عکاسی کرتی ہے۔ عمارت میں اسلامی طرزِ تعمیر کے عناصر جیسے قبلہ دیوار، محراب، گنبد، مینار یں موجود ہیں نیز مسجد نما عمارت کے درمیان چار قبریں بھی پائی گئی ہیں۔ تاہم رپورٹ میں اس مقام کی مرمت کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ فی الحال اس سروے رپورٹ کو محفوظ رکھ لیا گیا ہے جسے ضرورت پڑنے پر وزیر اعلیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ لاکھن آرمی کے قومی صدر سورج پاسی اور سہیل دیو آرمی کے یوگیش پاسی نے دعویٰ کیا تھا کہ یہاں ۹۸۰ء سے ۱۰۳۱ء کے درمیان راجہ کنسا پاسی کا قلعہ اور اندر شیو مندر تھا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ دیواروں پر آج بھی ہندو روایتی نقوش موجود ہیں جنہیں بعد میں دوسرے طبقے کے لوگوں نے مسجد اور مقبرے میں تبدیل کر دیا۔ جبکہ مسلم فریق کا کہنا ہے کہ سرکاری دستاویزات میں یہ زمین قبرستان کے طور پر درج ہے۔ یہاں کسی قسم کی نئی تعمیر نہیں کی گئی ہے، بلکہ سیکڑوں سال پرانے مقبرے میں قبریں موجود ہیں اور مسجد میں ہر جمعہ نماز ادا کی جاتی رہی ہے۔ اس مسئلے کو اتنے سال بعد اٹھا کر سیاسی رنگ دیا جا رہا ہے۔ مقامی باشندے لقمان علی نے بتایا کہ مسجد و مقبرہ بہت قدیم ہے، یہاں کبھی کوئی تنازع نہیں رہا ہے۔ ریونیو ریکارڈ میں گاٹا نمبر ۱۰۱۶؍ پر مسجد و مقبرہ درج ہے۔ نقشہ پر بھی مسجد و مقبرہ موجود ہے اور مقامی لوگوں کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہاں باہر سے آ کر لوگ ماحول خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ تنازع بڑھنے پر مقامی مسلمانوں نے فیصلہ ہونے تک نماز نہ پڑھنے کا فیصلہ کیا ہے اور گزشتہ جمعہ نیز عیدالاضحیٰ کی نماز کی ادائیگی یہاں نہیں کی گئی۔ ملیح آباد کے کسمنڈی کلاں میں واقع قنائی مسجد (یا قلعہ نامی عمارت) کے سروے میں مسجد اور قبروں کے شواہد پائے گئے ہیں۔ عمارت کے ڈھانچے میں قبلہ دیوار، محراب، گنبد اور مینار یں واضح طور پر دیکھی گئی ہیں۔

جمہوری ملک میں کاکروچ جنتا پارٹی کی شہرت پر حیران نہیں ہونا چاہئے

امبیکر نے کہا کہ ’’ہم ایک باشعور معاشرہ ہیں اور جمہوری عمل پر یقین رکھتے ہیں۔ جمہوریت میں مختلف آراء، مباحثے اور اختلافات فطری ہوتے ہیں۔

راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) نے پہلی مرتبہ سوشل میڈیا پر تیزی سے مقبول ہونے والی طنزیہ تنظیم ’’کاکروچ جنتا پارٹی‘‘ (سی جے پی) کے حوالے سے ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ جمہوری معاشرے میں مختلف آراء، تنقید اور مباحثے ایک فطری عمل ہیں اور انہیں غیر معمولی یا چونکا دینے والا نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ آر ایس ایس کے پرچار پرمکھ سنیل امبیکر نے کہا کہ ہندوستان کا جمہوری نظام اتنا مضبوط ہے کہ وہ اختلافِ رائے، تنقید اور عوامی اظہار کو اپنے اندر سمو سکتا ہے۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) نے پہلی بار سوشل میڈیا پر مقبول ہونے والی طنزیہ تنظیم ’’کاکروچ جنتا پارٹی‘‘ (سی جے پی) کے بارے میں اپنا مؤقف پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ جمہوریت میں مختلف آراء اور عوامی مباحث کو معمول کا حصہ سمجھا جانا چاہیے اور انہیں کسی بحران یا صدمے کے طور پر نہیں دیکھنا چاہیے۔ آر ایس ایس کے پرچار پرمکھ سنیل امبیکر نے اس معاملے پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان ایک باشعور اور جمہوری معاشرہ ہے جہاں عوام کو اپنی رائے کے اظہار کا مکمل حق حاصل ہے۔ ان کے مطابق ملک کا جمہوری ڈھانچہ شفاف انتخابات، آزاد میڈیا اور سوشل میڈیا جیسے پلیٹ فارمز پر مشتمل ہے جہاں مختلف نظریات اور خیالات پر مسلسل بحث ہوتی رہتی ہے۔ امبیکر نے کہا کہ ’’ہم ایک باشعور معاشرہ ہیں اور جمہوری عمل پر یقین رکھتے ہیں۔ جمہوریت میں مختلف آراء، مباحثے اور اختلافات فطری ہوتے ہیں۔ انہیں غیر معمولی یا چونکا دینے والا نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ یہ جمہوری عمل کا حصہ ہیں۔‘‘ ان کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ’’کاکروچ جنتا پارٹی‘‘ نامی طنزیہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم نوجوانوں، خاص طور پر جین زی صارفین کے درمیان غیر معمولی مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ گزشتہ چند ماہ کے دوران اس تنظیم نے سوشل میڈیا پر لاکھوں فالوورز حاصل کیے ہیں اور بعض پلیٹ فارمز پر اس کی مقبولیت کئی روایتی سیاسی جماعتوں کے اکاؤنٹس سے بھی زیادہ دیکھی گئی ہے۔ سیاسی حلقوں میں اس تنظیم کو لے کر مختلف آراء سامنے آ رہی ہیں۔ جہاں اپوزیشن کے متعدد لیڈروں نے اس کی سرگرمیوں کی حمایت کی ہے، وہیں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے بعض لیڈروں نے اس کے مقاصد اور پس منظر پر سوالات اٹھائے ہیں۔ بعض بیانات میں اس تنظیم کے مبینہ غیر ملکی روابط، خصوصاً پاکستان سے تعلقات کے الزامات بھی لگائے گئے، اگرچہ ان دعووں کے حق میں کوئی باضابطہ ثبوت سامنے نہیں آیا۔ کاکروچ جنتا پارٹی کے ایکس اکاؤنٹ کو حکومت کی جانب سے بلاک کیے جانے کے بعد یہ معاملہ مزید توجہ کا مرکز بن گیا۔ اس حوالے سے قانونی تنازع بھی جاری ہے اور معاملہ اس وقت دہلی ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ سنیل امبیکر نے اس تنازع پر براہِ راست تبصرہ کرنے سے گریز کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی جمہوریت میں ایسے معاملات سے نمٹنے کے لیے مضبوط ادارے موجود ہیں۔ ان کے مطابق سیاسی جماعتیں، میڈیا اور عدالتی ادارے خود اس نوعیت کے تنازعات کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ’’یہ تمام معاملات مکالمے اور جمہوری عمل کا حصہ ہیں۔ میڈیا آزاد ہے، سیاسی جماعتیں مضبوط ہیں اور ہمارے ادارے کمزور نہیں ہیں۔ وہ ایسے مسائل سے نمٹنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔‘‘ نوجوان نسل کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے امبیکر نے کہا کہ آر ایس ایس کو ہندوستان کے نوجوانوں پر مکمل اعتماد ہے۔ ان کے مطابق آج کا نوجوان ملک کے مستقبل کے بارے میں پُرامید ہے اور قومی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہماری جمہوریت مضبوط ہے اور اس میں ہر آواز کو شامل کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ جین زی کو ملک پر اعتماد ہے اور آر ایس ایس کو بھی نوجوان نسل پر مکمل بھروسہ ہے۔‘‘ کاکروچ جنتا پارٹی کی بنیاد سماجی کارکن اور ڈیجیٹل مواد تخلیق کرنے والے Abhijeet Dipke نے رکھی تھی۔ حالیہ مہینوں میں اس پلیٹ فارم کو اپوزیشن کے متعدد لیڈروں کی حمایت حاصل ہوئی ہے، جن میں مہوا موئترا، کیرتی آزاد اور اکھلیش یادو شامل ہیں۔ اس کے علاوہ فلمی دنیا اور اسٹینڈ اپ کامیڈی سے وابستہ کئی معروف شخصیات بھی کھل کر اس تنظیم کے حق میں اظہارِ خیال کر چکی ہیں۔

۱۲/سال کی تکنیکی تبدیلی نے ۲۰۴۷/تک
وکست بھارت کی بنیاد رکھ دی ہے: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی: سائنس اور ٹکنالوجی، ارتھ سائنسز کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ گزشتہ 12 سالوں کی تکنیکی تبدیلی نے 2047 تک وکست بھارت کی بنیاد رکھی ہے اور پی ایم نریندر مودی کی قیادت میں، ہندوستان ٹیکنالوجی سے آگے بڑھ کر ٹیکنالوجی کے رہنما کی طرف بڑھ گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس تبدیلی نے عالمی سائنسی منظرنامے میں بھی ہندوستان کی پوزیشن کو بنیادی طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ دوردرشن نیوز کے ساتھ ایک پوڈ کاسٹ کے دوران، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ کئی دہائیوں سے، ہندوستان نے بڑے پیمانے پر دوسری جگہوں پر تیار کی گئی ٹیکنالوجیز کو اپنایا، جو اکثر اہم ممالک کے سالوں کے بعد نئی تکنیکی ڈومینز میں داخل ہوتا ہے۔ آج، انہوں نے کہا، ہندوستان عالمی سطح پر فرنٹیئر ٹیکنالوجیز کی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے اور کئی شعبوں میں خود اختراع کی مستقبل کی سمت تشکیل دینے میں مدد کر رہا ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا، ’’گزشتہ بارہ سالوں میں ہندوستان کی ٹیکنالوجی کے پیروکار سے ٹیکنالوجی لیڈر کی طرف تبدیلی دیکھی گئی ہے۔ اس عرصے کے دوران تخلیق کردہ سائنسی صلاحیتوں، اختراعی ماحولیاتی نظام اور تکنیکی بنیادی ڈھانچے نے 2047 تک وکست بھارت کی بنیاد رکھی ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا، پی ایم مودی نے سائنس اور ٹیکنالوجی کو قومی پالیسی سازی کے مرکز میں لایا، نجی شعبے کی زیادہ سے زیادہ شرکت کی حوصلہ افزائی کی، اختراعات کی قیادت میں کاروبار کو فروغ دیا اور اس بات کو یقینی بنایا کہ سائنسی ترقی شہریوں کے لیے فائدے میں ترجمہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ اس نقطہ نظر نے ہندوستان کو ایک ٹیکنالوجی ماحولیاتی نظام بنانے کے قابل بنایا ہے جو بیک وقت اقتصادی ترقی، اسٹریٹجک صلاحیت اور عوامی خدمات کی فراہمی میں مدد فراہم کرتا ہے۔ فرنٹیئر ٹیکنالوجیز میں ہندوستان کے بڑھتے ہوئے قد کا ذکر کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ملک نے خلائی، جوہری توانائی، کوانٹم ٹیکنالوجیز، بائیو ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت اور صاف توانائی میں بڑی پیش رفت درج کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ شعبے اجتماعی طور پر 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے ضروری سائنسی اور تکنیکی بنیاد بنا رہے ہیں۔ خلائی شعبے کے بارے میں وزیر نے کہا کہ ہندوستان نے اس شعبے کو نجی شراکت کے لیے کھولنے کے بعد دنیا کے سب سے متحرک خلائی ماحولیاتی نظام میں سے ایک بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خلائی آغاز کی تعداد سنگل ہندسوں سے بڑھ کر 400 سے زیادہ ہو گئی ہے، جب کہ ہندوستان کی خلائی معیشت، جس کا فی الحال تقریباً 9 بلین امریکی ڈالر کا تخمینہ ہے، آنے والے سالوں میں نمایاں طور پر پھیلنے کا امکان ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان کی خلائی کامیابیوں نے سائنس کے ساتھ عوامی مشغولیت کو بدل دیا ہے اور اختراع کرنے والوں اور کاروباری افراد کی نئی نسل کو متاثر کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ خلائی ٹیکنالوجیز آج مواصلات، بنیادی ڈھانچے کی منصوبہ بندی، نظم و نسق، ڈیزاسٹر مینجمنٹ، زراعت اور قومی سلامتی کی معاونت کرتی ہیں۔

آج تک کے تاج محل کو ہندو مندر قرار دینے کے شو میں ترمیم کا ریگولیٹر کا حکم

نیوز ریگولیٹر نے آج تک کے شو، جس میں تاج محل کو ہندو مندر قرار دینے کا دعویٰ کیا گیا تھا، ترمیم کا حکم دیا ہے

نیوز براڈکاسٹنگ اینڈ ڈیجیٹل اسٹینڈرڈز اتھارٹی نے ’’آج تک‘‘ چینل کو ہدایت دی ہے کہ وہ صحافی سدھیر چودھری کے پیش کردہ پروگرام کے ان حصوں میں ترمیم یا مناسب تبدیلی کرے جن میں تاج محل کے کبھی ہندو مندر ہونے کے دعووں پر بحث کی گئی تھی۔ بار اینڈ بنچ نے سنیچر کو یہ اطلاع دی۔ محکمہ نے تبصرہ کیا کہ یہ نشریات اس کے ضابطہ اخلاق کے تحت غیر جانبداری اور بے تعصبی کے معیارات پر پورا نہیں اترتے۔ دریں اثناء جمعرات کو جاری کردہ حکم میں، اتھارٹی کے چیئرپرسن جسٹس اے کے سیکری نے مشاہدہ کیا کہ ’’جہاں براڈکاسٹر نے قطب مینار کے بارے میں دعووں کو پیش کرتے وقت آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (محکمہ آثار قدیمہ) کی رپورٹ پر انحصار کیا، وہیں تاج محل پر تبصرہ کرتے وقت اسی طرح کے سرکاری دستاویز کو چھوڑ دیا۔‘‘ واضح رہے کہ یہ حکم ایک درخواست پر دیا گیا جس نے نیوز براڈکاسٹنگ اینڈ ڈیجیٹل اسٹینڈرڈز اتھارٹی کے دسمبر کے اس فیصلے کو چیلنج کیا تھا جس میں پروگرام میں ضابطہ اخلاق کی کوئی خلاف ورزی نہیں پائی گئی تھی۔ درخواست میں کہا گیا کہ ۲۹ رنومبر ۲۰۲۴ء کو نشر ہونے والی ’’بلیک اینڈ وائٹ‘‘ کی قسط نے مسلم حکمرانوں کے ذریعے ہندو مندروں کی تباہی کے بارے میں یک طرفہ بیانیہ کو فروغ دیا۔ اس میں یہ بھی استدلال کیا گیا کہ نشریات نے وسیع پیمانے پر مسترد کیے گئے اس دعوے کو تقویت دی کہ تاج محل اصل میں ایک ہندو مندر تھا، حالانکہ آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا نے ایسے دعووں کو مسترد کر دیا تھا۔ یہ بھی یاد رہے کہ ٹی وی ٹوڈے نیٹ ورک لمیٹڈ، جو آج تک کی مالک ہے، نے نشریات کا دفاع کرتے ہوئے اسے ایک دستاویزی طرز کی پیشکش قرار دیا جس نے کتابوں، رپورٹوں اور دیگر ذرائع سے دعوے جمع کیے تھے۔ ۲۳ دسمبر کے اپنے حکم میں، اتھارٹی نے تبصرہ کیا تھا کہ نشریات کو ایک تاریخی بیان کے طور پر پیش کیا گیا تھا اور اینکر نے پیش کردہ بیانیہ کی تائید کے لیے شائع شدہ مواد، بشمول آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا کی رپورٹوں پر انحصار کیا تھا۔ تاہم، جائزہ لینے پر اتھارٹی نے تاریخی دعوے پیش کرنے اور ایسا کرنے کے طریقے میں فرق کیا جو غیر جانبداری اور درستگی کے معیارات کے مطابق ہو۔ اس نے نوٹ کیا کہ براڈکاسٹر نے کچھ حصوں میں سرکاری ریکارڈز کا حوالہ دیا تھا لیکن تاج محل پر بحث کرتے ہوئے اسی طرح کے ریکارڈز کو چھوڑ دیا۔ تاہم اتھارٹی نے اپنی مداخلت کو تاج محل والے حصے تک محدود رکھا اور شکایت میں اٹھائے گئے دیگر الزامات کا دوبارہ جائزہ نہیں لیا، جن میں پروگرام کے فرقہ وارانہ لہجے، ۱۹۹۱ء کے مقامات عبادت خصوصی دفعات ایکٹ جیسے قانونی تناظر کے حذف ہونے سے متعلق دعوے شامل ہیں۔

کھڑگے کا مودی حکومت پر شدید حملہ، ’تعلیمی نظام کو تباہ کرنے کی سازش رچی گئی‘

انہوں نے ایک تصویری پوسٹ کے ذریعے حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا

کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے تعلیمی نظام، امتحانات میں بے ضابطگیوں اور نوجوانوں کے مسائل کو لے کر مودی حکومت پر سخت تنقید کی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری ایک تفصیلی پوسٹ میں انہوں نے کہا کہ حکومت نے ملک کے نوجوانوں کو بدعنوانی کے جال میں پھنسا کر تعلیمی نظام کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ ملکارجن کھڑگے نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ حکومت نوجوانوں کو ’ایگزام واریئرز‘ بنانے کی بات کرتی رہی لیکن جب طلبہ نے سوال اٹھائے تو انہیں مختلف القابات دے کر نشانہ بنایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ سنٹرل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے امتحان دینے والے طلبہ ہوں یا قومی اہلیت و داخلہ امتحان کے امیدوار، نوجوانوں کو مسلسل مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ایک وقت تھا جب انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ، مرکزی جامعات اور دیگر قومی ادارے ملک کی صلاحیتوں کو نکھارنے میں اہم کردار ادا کرتے تھے لیکن اب حالات یہاں تک پہنچ گئے ہیں کہ ایک بورڈ امتحان کا انعقاد بھی تنازعات سے محفوظ نہیں رہ پاتا۔ ان کے مطابق یہ صورت حال حکومتی پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ کانگریس صدر نے کہا کہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کو کمزور کیا گیا، مرکزی جامعات میں انتقامی سیاست کو فروغ دیا گیا اور قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت کی کتابوں سے تاریخ کے اہم حصے ہٹا دیے گئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جامعات میں طلبہ کی آواز دبائی گئی، مختلف تحریکوں کے خلاف کارروائیاں کی گئیں اور وائس چانسلروں کی تقرریوں میں نظریاتی مداخلت کی گئی۔ ملکارجن کھڑگے نے دعویٰ کیا کہ ملک میں ہزاروں سرکاری اسکول بند کیے گئے اور تعلیم کے بجٹ میں مسلسل کمی کی گئی۔ ان کے مطابق نوجوان جب بھی اپنے مسائل کے لیے سڑکوں پر آئے یا نئی نسل نے اپنی آواز بلند کی تو ان کی بات سننے کے بجائے انہیں دبانے کی کوشش کی گئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں ناکام رہی جبکہ مختلف بھرتی امتحانات میں سامنے آنے والی بے ضابطگیوں نے نوجوانوں کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ تعلیم اور روزگار سے متعلق معاملات میں حکومت کو جواب دہ ہونا چاہیے۔ کھڑگے نے اپنی پوسٹ کے ساتھ ایک علامتی تصویر بھی شیئر کی۔ تصویر کے اوپری حصے میں وزیر اعظم نریندر مودی ایک بڑی اسکرین پر ’پریکشا پر چرچا‘ پروگرام کے دوران نظر آ رہے ہیں جبکہ سامنے کلاس روم میں بیٹھے طلبہ انہیں دیکھ رہے ہیں۔ تصویر کے نچلے حصے میں پریشان اور فکرمند طلبہ کو دکھایا گیا ہے، جن کے اردگرد مختلف امتحانی تنازعات، سوالیہ پرچوں کے افشا ہونے اور امتحانی نظام سے متعلق خبروں کی سرخیاں نمایاں ہیں۔ تصویر پر درج عبارت میں طلبہ کو ’ایگزام واریئرز‘ سے ’پیپر لیک کے متاثرین‘ بننے کی علامتی تصویر کشی کی گئی ہے۔

مغربی بنگال: ابھیشیک بنرجی پر حملے کے معاملے میں ۵ گرفتار

ابھیشیک بنرجی پر مبینہ حملے کے خلاف ترنمول کانگریس کے کارکنان آج سڑکوں پر اتر آئے ہیں

مغربی بنگال میں ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے قومی جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی پر ہفتہ (30 مئی) کو ہوئے حملے کے معاملے میں پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے 5 افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان میں تپت میتی اور آکاش نام کے 2 نوجوان بھی شامل ہیں جو مبینہ طور پر حملے کے دوران ویڈیو میں دیکھے گئے تھے۔ ابھیشیک بنرجی پر یہ حملہ مغربی بنگال کے جنوبی 24 پرگنہ ضلع کے سونارپور میں اس وقت ہوا تھا جب وہ انتخاب کے بعد ہونے والے تشدد کے متاثرین میں سے ایک سے ملنے کے لیے اس علاقے میں گئے تھے، متاثرہ سنجو کرما کر بھی ٹی ایم سی کے کارکن تھے۔ متاثرہ خاندان سے ملنے گئے ابھیشیک بنرجی پر سینکڑوں لوگوں نے حملہ کر دیا اور ان پر انڈے اور پتھر پھینکے۔ واقعہ کی ویڈیو میں ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ کرکٹ ہیلمیٹ پہنے ہوئے نظر آ رہے ہیں، ان کے ساتھ ان ساتھی بھی ہیں اور درجنوں لوگ ان کا پیچھا کر رہے ہیں۔ بھیڑ نے ان کے کپڑے بھی پھاڑ دیے۔ سیکورٹی اہلکاروں نے ابھیشیک بنرجی کو وہاں سے بچا کر باہر نکالا۔ واضح رہے کہ ابھیشیک بنرجی نے اپنے اوپر ہونے والے حملے کا ذمہ دار بی جے پی کو ٹھہرایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’وہ مجھے جان سے مارنا چاہتے تھے۔ پورا واقعہ کیمرے میں قید ہو گیا ہے۔ ہم اس بارے میں ہائی کورٹ کو ضرور مطلع کریں گے۔ ہم گورنر کو بھی اس حوالے سے بتائیں گے۔‘‘ انہوں نے مزید کہا کہ ’’یہ سب بی جے پی کے اشارے پر ہوا ہے۔ دیکھو انہوں نے کیا کر دیا ہے۔ یہ ان کی طرف سے جمہوریت کی مثال ہے۔ ابھی ایک مہینہ بھی نہیں گزرا اور پولیس کا نام و نشان نہیں ہے۔ میرا سر تو بال بال بچ گیا۔ خوش قسمتی سے میں نے ہیلمیٹ پہنا ہوا تھا۔ انہوں نے میرے کپڑے پھاڑ دیے اور چشمہ توڑ دیا۔‘‘ واضح رہے کہ ابھیشیک بنرجی نے اپنے اوپر ہونے والے حملے کا ذمہ دار بی جے پی کو ٹھہرایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’وہ مجھے جان سے مارنا چاہتے تھے۔ پورا واقعہ کیمرے میں قید ہو گیا ہے۔ ہم اس بارے میں ہائی کورٹ کو ضرور مطلع کریں گے۔ ہم گورنر کو بھی اس حوالے سے بتائیں گے۔‘‘ انہوں نے مزید کہا کہ ’’یہ سب بی جے پی کے اشارے پر ہوا ہے۔ دیکھو انہوں نے کیا کر دیا ہے۔ یہ ان کی طرف سے جمہوریت کی مثال ہے۔ ابھی ایک مہینہ بھی نہیں گزرا اور پولیس کا نام و نشان نہیں ہے۔ میرا سر تو بال بال بچ گیا۔ خوش قسمتی سے میں نے ہیلمیٹ پہنا ہوا تھا۔ انہوں نے میرے کپڑے پھاڑ دیے اور چشمہ توڑ دیا۔‘‘

بھارت کے ساتھ سرحدی مسئلہ مذاکرات اور
سفارتی کوششوں سے حل کیا جائے گا: نیپالی وزیر اعظم

کھٹمنڈو: نیپال کے وزیر اعظم بلیندر شاہ نے اتوار کو کہا کہ ہندوستان کے ساتھ سرحدی مسئلہ بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے حل کیا جائے گا۔ نیپال کے وزیر اعظم جنہوں نے مارچ میں ہونے والے انتخابات کے بعد عہدہ سنبھالنے کے بعد پہلی بار ملکی پارلیمنٹ سے خطاب کیا، مذاکرات کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے ساتھ سرحدی مسئلہ ’ٹیبل بات چیت اور سفارتی کوششوں کے ذریعے حل کیا جائے گا۔ ہندوستان نے اس ماہ کے شروع میں کہا تھا کہ وہ نیپال کے ساتھ دوطرفہ تعلقات کے تمام مسائل پر تعمیری بات چیت کے لیے کھلا ہے۔ نیپال کی وزارت خارجہ کی طرف سے سالانہ کیلاش مانا سرور یاترا کے تناظر میں سرحدی مسائل سے متعلق دعووں کے بارے میں میڈیا کے سوالات کے جواب میں، وزارت خارجہ کے سرکاری ترجمان رندیپ جیسوال نے کہا کہ اس سلسلے میں ہندوستان کا موقف مستقل اور واضح ہے۔ لیپولیکھ پاس 1954 سے کیلاش مانسروور یاترا کا ایک طویل راستہ رہا ہے اور اس راستے سے یاترا کئی دہائیوں سے جاری ہے۔ یہ کوئی نئی پیشرفت نہیں ہے۔ علاقائی دعووں کے حوالے سے، ہندوستان نے مسلسل کہا ہے کہ اس طرح کے دعوے نہ تو جائز ہیں اور نہ ہی تاریخی حقائق اور شواہد پر مبنی ہیں۔ علاقائی دعووں کی اس طرح کی یکطرفہ مصنوعی توسیع ناقابل برداشت ہے۔ ہندوستان نے 2020 میں کے پی شرما اولی کی قیادت والی حکومت کے لیمپیا دھورا، لیپولیکھ اور کالا پانی سے متعلق اقدام کو مسترد کر دیا تھا اور کہا تھا کہ جاری کردہ نظر ثانی شدہ نقشے میں ہندوستانی علاقے کے کچھ حصے شامل ہیں۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ یہ یکطرفہ اقدام تاریخی حقائق اور شواہد پر مبنی نہیں ہے۔ سفارتی بات چیت کے ذریعے بقایا سرحدی مسائل کو حل کرنے کے لیے یہ دوطرفہ مفاہمت کے منافی ہے۔ علاقائی دعووں کی اس طرح کی مصنوعی توسیع کو ہندوستان قبول نہیں کرے گا۔

آسام کے وزیر اعلیٰ نے وزیر خارجہ جے شنکر سے ملاقات کی
ایکٹ ایسٹ پالیسی اور علاقائی تجارت کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی: آسام کے وزیر اعلیٰ ہمنتا بسوا سرما نے اتوار کو وزیر خارجہ ایس جے شنکر سے ملاقات کی اور پڑوسی ممالک کے ساتھ تجارت اور سیاحتی تعلقات کو بڑھانے میں آسام کے ممکنہ کردار کی تلاش کرتے ہوئے مرکز کی ایکٹ ایسٹ پالیسی کو مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ اس میٹنگ کی تفصیلات کا اشتراک کرتے ہوئے، جو وزارت خارجہ کی سرکاری رہائش گاہ پر ہوئی تھی، سرما نے کہا کہ آج صبح، مجھے عزت مآب وزیر خارجہ ایس جے شنکر جی سے ملاقات کر کے خوشی ہوئی، عالمی امور کے بارے میں ان کا نقطہ نظر اور ہندوستان کس طرح موجودہ جیو پولیٹیکل ہیڈ وائنڈ کو آگے بڑھا رہا ہے، ہمیشہ روشن خیال ہے۔ سی ایم سرما نے کہا کہ انہوں نے ہندوستان کی ایکٹ ایسٹ پالیسی کو مزید مضبوط بنانے کے بارے میں اپنی بصیرت کا اشتراک کرنے کے لئے وزیر خارجہ کا شکریہ ادا کیا، یہ ایک کلیدی اقدام ہے جس کا مقصد جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک اور وسیع تر ہند-بحرالکاہل خطے کے ساتھ ہندوستان کی مصروفیت کو گہرا کرنا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے جے شنکر سے مسلسل رہنمائی کی امید بھی ظاہر کی کہ کس طرح آسام پڑوسی ممالک کے ساتھ تجارت اور سیاحتی روابط کو مضبوط بنانے میں اپنا حصہ ڈال سکتا ہے، اور ریاست کے اسٹریٹجک مقام کو شمال مشرقی اور جنوب مشرقی ایشیا کے گیٹ وے کے طور پر فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ یہ بات چیت علاقائی رابطوں، سرحد پار تجارت اور ایکٹ ایسٹ فریم ورک کے تحت اقتصادی تعاون کو فروغ دینے کی جاری کوششوں کے درمیان ہوئی ہے، آسام سے توقع ہے کہ ان مقاصد کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

یورپی یونین کے رکن ممالک کا وفد 8-9 جون کو آسام کا دورہ کرے گا

گوہاٹی: آسام کے وزیر اعلیٰ کے دفتر کے مطابق، یورپی یونین کے سفیر اور رکن ممالک کے سفارت کار 8-9 جون کو آسام کا دورہ کریں گے۔ یہ دورہ پائیدار معاش، اختراع اور جامع اقتصادی ترقی کے لیے ایک روڈ میپ شروع کرنے میں مدد کرے گا۔ وزیر اعلیٰ کے دفتر (سی ایم او) کے مطابق، آسام، وزیر اعظم نریندر مودی کے وژن اور بھارت-یورپی یونین کی بڑھتی ہوئی شراکت داری کے مطابق، 8-9 جون کو یورپی یونین کے سفیروں اور رکن ممالک کے سفارت کاروں کا گوہاٹی کا دورہ پائیدار معاش، اختراعات، اور جامع اقتصادی ترقی کے لیے ایک روڈ میپ شروع کرنے میں مدد کرے گا۔ یورپی یونین کا بلیو ویلی پہل خواتین، کسانوں، اور صنعت کاروں کو ذائقوں، فوڈ پروسیسنگ، خوشبوؤں، چائے اور آیوش جیسے شعبوں میں بااختیار بنانے کی طرف ایک اہم قدم کی نشاندہی کرتا ہے۔ آسام کے وزیر اعلیٰ کی ہدایت کے مطابق، چیف سکریٹری روی کوٹا نے ہفتہ کو ان اہم تقاریب کے کامیاب انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے تیاریوں کا جائزہ لیا۔ یہ اس وقت سامنے آیا ہے جب وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے 28 مئی کو جمہوریہ قبرص کے دو روزہ سرکاری دورے کا اختتام کیا۔ اس دورے نے ہندوستان اور قبرص کے درمیان نئی تشکیل شدہ اسٹریٹجک شراکت داری کو مستحکم کرنے کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے علاقائی مقاصد کو اس کے یورپی شراکت داروں کے ساتھ مزید ہم آہنگ کرنے کا کام کیا۔

IIT گوہاٹی نے جعلی مصنوعات اور جعلی دستاویزات سے
نمٹنے کے لیے اگلی نسل کی سیکیورٹی ٹیکنالوجی تیار کی

گوہاٹی: انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی گوہاٹی کے محققین نے ایک اعلی درجے کی روشنی خارج کرنے والا پیرووسکائٹ نانو میٹریل تیار کیا ہے جو جعلی کرنسی، جعلی دستاویزات اور دیگر جعلی مصنوعات کے خلاف تحفظ کو بہتر بنا سکتا ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے لیے، تحقیقی ٹیم نے روشنی پر مبنی حفاظتی نمونے تیار کرنے کے قابل نینو کرسٹلز تیار کیے ہیں جنہیں روایتی پرنٹنگ اور امیجنگ کے طریقوں سے نقل نہیں کیا جا سکتا۔ اس تحقیق کے نتائج ممتاز ایڈوانسڈ آپٹیکل میٹریلز جریدے میں، پروفیسر سکیت بھومک، اسسٹنٹ پروفیسر، پروفیسر پی کے گری، پروفیسر، اور ان کے ریسرچ اسکالرز، لتیکا جونیجا اور گریما چودھری کے اشتراک سے ایک مقالے میں شائع کیے گئے ہیں، جو آئی آئی ٹی گوہاٹی کے شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جعل سازی ایک عالمی تشویش بن گئی ہے جو مختلف صنعتوں کو متاثر کرتی ہے، جس میں دواسازی اور الیکٹرانکس سے لے کر بینکنگ اور شناختی دستاویزات شامل ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے، مجرموں نے روایتی حفاظتی اقدامات جیسے بارکوڈز، کیو آر کوڈز، ہولوگرامس، اور واٹر مارک لیبلز کو درست طریقے سے کاپی کرنے کے طریقے ڈھونڈ لیے ہیں۔ یہ چیلنجز قومی سلامتی پر بھی اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔

ڈی کے شیوکمار کانگریس قانون ساز پارٹی کے لیڈر منتخب، حکومت سازی کا دعویٰ پیش کیا

کرناٹک میں اقتدار کی منتقلی، قانون ساز پارٹی کی میٹنگ میں ڈی کے شیوکمار کے نام کی تجویز خود رخصت پذیر وزیر اعلیٰ سدارمیا نے پیش کی

سنیچر کو ودھان سودھا میں منعقدہ کانگریس لیجسلیچر پارٹی کی میٹنگ میں توقع کے عین مطابق ڈی کے شیوکمار کو متفقہ طور پر نیا لیڈر منتخب کر لیا گیا، جس کے بعد ان کے کرناٹک کے اگلے وزیر اعلیٰ بننے کی راہ ہموار ہو گئی۔ اس میٹنگ میں ان کے نام کی تجویز رخصت پذیر وزیر اعلیٰ سدارمیا نے خود پیش کی، جبکہ نائب وزیر اعلیٰ جی پرمیشور نے اس کی تائید کی جسے پارٹی کے تمام اراکین اسمبلی نے متفقہ طور پر منظور کر لیا۔ میٹنگ کی نگرانی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹریز کے سی وینوگوپال اور پارٹی کے کرناٹک امور کے انچارج رندیپ سنگھ سرجیوالا نے کی۔ تاہم ذرائع کے مطابق اجلاس کے دوران کچھ وقت کے لئے وقفہ لیا گیا جس کے بعد اعلیٰ قیادت ایک الگ کمرے میں مشاورت کرتی رہی۔ اس دوران قانون ساز پارٹی کے اراکین نے ایک قرارداد بھی منظور کی جس میں سدارمیا کی قیادت اور کانگریس پارٹی اور ریاست کرناٹک کے لئے ان کی خدمات کو سراہا گیا۔ اجلاس سے باہر آنے کے بعد سدارمیا نے کہا کہ میں نے کانگریس لیجسلیچر پارٹی کے نئے لیڈر کے طور پر ڈی کے شیوکمار کا نام تجویز کیا جسے فوراً قبول کر لیا گیا۔ میں ان کے ساتھ پارٹی کو مضبوط بنانے اور حکومت کے تمام بہترین کاموں کو پورا کرنے کیلئے پوری جانفشانی سے تعاون کروں گا۔ قبل ازیں ڈی کے شیوکمار نے اجلاس سے پہلے کے سی وینوگوپال اور سرجیوالا سے ہوٹل میں ملاقات کی تھی۔ بعد میں انہوں نے گورنر تھاور چند گہلوت سے بھی ملاقات کی جہاں نئی حکومت کی حلف برداری اور کابینہ کی تشکیل سے متعلق غیر رسمی گفتگو کی گئی۔ اسی دوران انہوں نے حکومت سازی کا دعویٰ بھی پیش کر دیا جس پر گورنر نے انہیں نئی حکومت بنانے کی باقاعدہ رسمی دعوت دے دی ہے۔ کانگریس کے ریاستی ورکنگ صدر اور راجیہ سبھا رکن جی سی چندر شیکھر نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ ڈی کے شیوکمار کی بطور نئے وزیر اعلیٰ حلف برداری کی تقریب ۳ رجون کو بنگلور میں منعقد ہوگی۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تقریب سادگی کے ساتھ منعقد کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ابتدا میں ریاست بھر سے ۱۰ ر سے ۱۵ ر ہزار بسیں لا کر ایک بڑے عوامی اجتماع کا منصوبہ بنایا گیا تھا مگر ایندھن کے بحران اور ٹریفک کے مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ منصوبہ منسوخ کر دیا گیا۔ پارٹی نے واضح ہدایت دی ہے کہ تقریب کو غیر ضروری شان و شوکت سے پاک رکھا جائے۔ چندر شیکھر نے پارٹی کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ بڑی تعداد میں مقام تقریب پر پہنچنے کی کوشش نہ کریں۔ ادھر گورنر تھاور چند گہلوت نے سدارمیا کا استعفیٰ قبول کرتے ہوئے وزراء کونسل کو تحلیل کر دیا ہے۔ امکان ہے کہ ڈی کے شیوکمار کے ساتھ ۲ ر نائب وزرائے اعلیٰ بھی حلف لیں گے اور ان کی کابینہ کے ۹ ر اراکین کو بھی حلف دلایا جا سکتا ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

کوہلی کی تیز ترین آئی پی ایل نصف سنچری، آر سی بی دوسری بار چیمپئن

وراٹ کوہلی نے آئی پی ایل کی اپنی تیز ترین نصف سنچری اسکور کرتے ہوئے ناقابل شکست ۷۵ رن بنائے اور آر سی بی کو گجرات ٹائٹنز کے خلاف ۵ وکٹ کی فتح دلا کر دوسری بار چیمپئن بنا دیا

احمد آباد: وراٹ کوہلی کی ریکارڈ ساز نصف سنچری اور گیند بازوں کی منظم کارکردگی کی بدولت رائل چیلنجرز بنگلورو نے انڈین پریمیئر لیگ 2026 کے فائنل میں گجرات ٹائٹنز کو 5 وکٹ سے شکست دے کر اپنی تاریخ کا دوسرا خطاب جیت لیا۔ نریندر مودی اسٹیڈیم میں کھیلے گئے فائنل میں آر سی بی نے 156 رن کا ہدف 18 اوور میں 5 وکٹ کے نقصان پر حاصل کرلیا اور 12 گیندیں باقی رہتے کامیابی اپنے نام کر لی۔ فائنل میں پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے گجرات ٹائٹنز کی شروعات توقعات کے برعکس رہی۔ پورے سیزن میں ٹیم کی کامیابی کی بنیاد بننے والی سائی سدرشن اور شبھمن گل کی اوپننگ جوڑی زیادہ دیر وکٹ پر نہ ٹھہر سکی۔ سدرشن 12 اور گل 10 رن بنا کر آؤٹ ہو گئے، جس کے بعد گجرات کی بیٹنگ مسلسل دباؤ کا شکار رہی۔ جوس بٹلر نے 19 اور نشانت سندھو نے 20 رن بنائے، تاہم کوئی بھی بلے باز بڑی اننگز کھیلنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ ایک مرحلے پر گجرات کا اسکور مشکلات میں گھرا ہوا تھا لیکن واشنگٹن سندر نے ذمہ دارانہ بیٹنگ کرتے ہوئے 37 گیندوں پر ناقابل شکست 50 رن بنائے۔ ان کی اننگز میں پانچ چوکے شامل تھے اور اسی کی بدولت گجرات ٹائٹنز 20 اوور میں 8 وکٹ کے نقصان پر 155 رن تک پہنچ سکی۔ آر سی بی کی جانب سے راسخ سلام ڈار نے شاندار بولنگ کرتے ہوئے 4 اوور میں 27 رن دے کر 3 وکٹ حاصل کیے۔ جوش ہیزل ووڈ اور بھونیشور کمار نے دو، دو وکٹیں حاصل کیں جبکہ کرونال پانڈیا نے ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ فائنل جیسے بڑے مقابلے میں آر سی بی کے گیند بازوں نے حریف ٹیم کو بڑے مجموعے تک پہنچنے سے روکنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ 156 رن کے ہدف کے تعاقب میں آر سی بی کو وینکٹیش ایر نے جارحانہ آغاز فراہم کیا۔ انہوں نے صرف 16 گیندوں پر 32 رن بنائے اور ابتدائی دباؤ کم کر دیا۔ اگرچہ دیودت پڈیکل، رجت پاٹیدار اور کرونال پانڈیا جلد آؤٹ ہو گئے لیکن وراٹ کوہلی ایک سرے پر ثابت قدم رہے اور اننگز کو سنبھالے رکھا۔ کوہلی نے 42 گیندوں پر ناقابل شکست 75 رن کی شاندار اننگز کھیلی، جس میں 9 چوکے اور 3 چھکے شامل تھے۔ انہوں نے صرف 25 گیندوں پر نصف سنچری مکمل کی، جو آئی پی ایل میں ان کی تیز ترین نصف سنچری ہے۔ فائنل جیسے بڑے مقابلے میں یہ کارنامہ ان کی اننگز کو مزید خاص بنا گیا۔ ٹم ڈیوڈ نے 24 رن کی اہم اننگز کھیلی جبکہ جیتیش شرما 11 رن بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ آر سی بی نے مطلوبہ ہدف 18 اوور میں حاصل کر کے نہ صرف دوسری بار آئی پی ایل ٹرافی اپنے نام کی بلکہ ایک بار پھر یہ ثابت کیا کہ متوازن ٹیم کارکردگی بڑے مقابلوں میں کامیابی کی بنیاد بنتی ہے۔ فائنل میں گیند بازوں نے بنیاد فراہم کی، بلے بازوں نے اسے مضبوط کیا اور وراٹ کوہلی نے اپنی کلاس کے مطابق اختتام تک ٹیم کی رہنمائی کرتے ہوئے چیمپئن بننے کا خواب حقیقت میں بدل دیا۔ آئی پی ایل ۲۰۲۶ء کا فائنل رائل چیلنجرز بنگلور اور گجرات ٹائٹنز کے درمیان کھیلا جائے گا۔ گجرات اپنے ہی ہوم گراؤنڈ احمد آباد میں اترے گی، جہاں اس کی جیت کا تناسب ۶۳ رفیصد ہے اور یہ ٹیم کا تیسرا آئی پی ایل فائنل ہے۔ اتفاق سے اس کے تینوں فائنل احمد آباد میں ہی کھیلے گئے ہیں۔ دوسری طرف آر سی بی کی سب سے بڑی طاقت اس کی اجتماعی کارکردگی رہی ہے۔ بنگلور نے کوالیفائر ایک میں گجرات کو بڑے فرق سے ہرایا تھا اور اب گجرات کی ٹیم اس ہار کا بدلہ لیتے ہوئے اپنی دوسری ٹرافی حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ فائنل میں گجرات کی امیدیں ایک بار پھر راشد خان پر ٹکی ہوں گی کیونکہ بنگلور کے کئی اہم بلے باز ان کیخلاف جدوجہد کرتے نظر آئے ہیں۔ وراٹ کوہلی نے ٹی۔۲۰ رکرکٹ میں راشد کے خلاف ۱۲ راننگز میں ۱۳۱ ررن بنائے ہیں، لیکن ۳ ر بار اپنی وکٹ بھی گنوائی ہے۔ پڈیکل کا ریکارڈ اس سے بھی کمزور رہا ہے۔ انہوں نے آئی پی ایل میں راشد خان کے سامنے ۹ راننگز میں صرف ۴۰ ررن بنائے ہیں اور ۵ ربار آؤٹ ہوئے ہیں۔

رشبھ پنت نے لکھنؤ سپر جائنٹس کی کپتانی چھوڑ دی

آئی پی ایل ۲۰۲۶ء میں خراب کارکردگی کے بعد رشبھ پنت نے لکھنؤ سپر جائنٹس (ایل ایس جی) کی کپتانی چھوڑ دی ہے۔ آئی پی ایل ۲۰۲۶ء میں خراب کارکردگی کے بعد رشبھ پنت نے لکھنؤ سپر جائنٹس (ایل ایس جی) کی کپتانی چھوڑ دی ہے۔ رشبھ پنت کو ۲۰۲۵ء کے سیزن سے پہلے میگا نیلامی میں ایل ایس جی نے خریدا تھا اور انہیں ٹیم کا کپتان مقرر کیا گیا تھا۔ تاہم پنت کی کپتانی میں لکھنؤ سپر جائنٹس لگاتار دوسری بار پلے آف میں پہنچنے میں ناکام رہی۔ اس سیزن میں ۱۴ رمقابلوں میں صرف ۴ رجیت کے ساتھ ایل ایس جی نے لیگ اسٹیج کا اختتام پوائنٹس ٹیبل میں آخری نمبر پر رہتے ہوئے کیا۔ لکھنؤ سپر جائنٹس نے اپنی پریس ریلیز میں کہا ''لکھنؤ سپر جائنٹس (ایل ایس جی) باضابطہ طور پر یہ اعلان کرتی ہے کہ رشبھ پنت نے فرنچائز سے کپتانی چھوڑنے کی درخواست کی ہے۔ فرنچائز نے ان کی اس درخواست کو فوری طور پر قبول کرلیا ہے۔'' اس کے ساتھ ہی ایل ایس جی مینجمنٹ نے بطور کپتان رشبھ پنت کی خدمات کی ستائش کرتے ہوئے ان کی قیادت اور ٹیم کے تئیں لگن کے لئے شکریہ ادا کیا ہے۔ لکھنؤ سپر جائنٹس کے ڈائریکٹر آف کرکٹ ٹام موڈی نے کہا ''رشبھ پنت نے اس سلسلے میں فرنچائز سے رابطہ کیا تھا اور ہم نے احترام کے ساتھ ان کی درخواست کو قبول کرلیا ہے۔ ایسے فیصلے کرنا کبھی بھی آسان نہیں ہوتا۔ بطور کپتان رشبھ نے اس ڈریسنگ روم میں جو کچھ بھی تعاون دیا ہے، اس کے لئے ہم ان کے شکرگزار ہیں۔ اب ہماری پوری توجہ بہترین معیار تک پہنچنے کے لئے ٹیم کی اجتماعی تعمیر نو اور تنظیم نو پر ہے۔'' رشبھ پنت کی کپتانی میں ایل ایس جی کو مجموعی طور پر ۱۰ رجیت اور ۱۸ ر ہار کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ آئی پی ایل ۲۰۲۶ء میں آخری پوزیشن پر رہنے سے پہلے، آئی پی ایل ۲۰۲۵ء میں ایل ایس جی ساتویں نمبر پر رہی تھی۔ کپتانی کا اثر پنت کی بلے بازی پر بھی صاف دکھائی دیا۔ ۲۰۲۵ء میں پنت نے ۱۶، ۱۳۳ رکے اسٹرائیک ریٹ سے ۲۶۹ ررن بنائے تھے، جبکہ آئی پی ایل ۲۰۲۶ء میں انہوں نے ۱۳۸.۰۵ رکے اسٹرائیک ریٹ سے ۳۱۲ ررن اسکور کئے۔

اسٹار ایتھلیٹ پوجا سنگھ نے ہائی جمپ کا قومی ریکارڈ توڑ کر گولڈ میڈل حاصل کیا

اسٹار ایتھلیٹ پوجا سنگھ نے ہائی جمپ کا قومی ریکارڈ توڑ گولڈ میڈل حاصل کیا جو ۱۴ ر سال قبل ان کی کوچ نے قائم کیا تھا

اسٹار ایتھلیٹ پوجا سنگھ نے ہائی جمپ کا قومی ریکارڈ توڑ گولڈ میڈل حاصل کیا جو ۱۴ رسال قبل ان کی کوچ نے قائم کیا تھا، انہوں نے ایک اعشاریہ ۹۳ رمیٹر کی چھلانگ لگا کر سنہ ۲۰۱۲ء میں سہانہ کماری کے قائم کردہ ایک اعشاریہ ۹۲ رمیٹر کے پرانے ریکارڈ کو پیچھے چھوڑ دیا۔ ہانگ کانگ میں ایشین انڈر ۲۰ ر ایتھلیٹکس چیمپئن شپ کے دوران ہندوستان کی ۱۹ رسالہ اسٹار ایتھلیٹ اور ہائی جمپنگ اسٹار پوجا سنگھ نے جمعہ کو ۱۴ ر سال پرانا قومی ریکارڈ توڑ کر تاریخ رقم کر دی۔ انہوں نے ایک اعشاریہ ۹۳ رمیٹر کی چھلانگ لگا کر سنہ ۲۰۱۲ء میں سہانہ کماری کے قائم کردہ ایک اعشاریہ ۹۲ رمیٹر کے پرانے ریکارڈ کو پیچھے چھوڑ دیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ سہانہ کماری خود پوجا کی کوچ ہیں اور اس موقع پر ان کے ساتھ تھیں جب پوجا نے گولڈ میڈل جیتا۔ یہ ایشین انڈر ۲۰ ر چیمپئن شپ میں ان کا دوسرا تمغہ ہے۔ پوجا نے کامن ویلتھ گیمز ۲۰۲۶ء کے لیے کوالیفائنگ معیار (ایک اعشاریہ ۹۲ رمیٹر) کو بھی عبور کرلیا۔ تاہم، وہ ایشین جونیئر ریکارڈ ایک اعشاریہ ۹۶ رمیٹر) سے محض ایک قدم دور رہ گئیں۔ پوجا کی یہ کامیابی اس دن حاصل ہوئی جب ہندوستانی ایتھلیٹس نے انڈر ۲۰ ر چیمپئن شپ میں چار گولڈ میڈل سمیت کل سات تمغے جیتے۔ پوجا کا تعلق ہریانہ کے ضلع فتح آباد کے گاؤں بوسٹی سے ہے۔ ان کے والد ایک مزدور ہیں۔ پوجا نے معمولی پس منظر سے تعلق رکھتے ہوئے جدوجہد کی۔ ان کے پاس اعلیٰ تربیت کے وسائل نہیں تھے۔ انہیں سب سے پہلے ان کے گاؤں کے کوچ بلوان سنگھ پترا نے دیکھا، جو انہیں یوگا اور جمناسٹک ٹرینی کے طور پر اپنی اکیڈمی لائے۔ انہوں نے پوجا کی لچک، دھماکہ خیز طاقت اور ٹانگوں کی مضبوطی کو دیکھا۔ ان کی پہلی چھلانگ صرف ۹۰ رسینٹی میٹر تھی، مگر اس نے کوچ کو متاثر کیا۔ وہ بان کی چھڑی اور چاول کی بھوسی اور گھاس سے بنی بوریوں پر مشق کرتی تھیں، جو ان کی لینڈنگ میٹ کا کام کرتی تھیں۔ بعد ازاں ہندوستانی ڈسکس لیجنڈ سیما انٹل نے ان کی اکیڈمی کو پیشہ ورانہ لینڈنگ میٹ فراہم کرنے میں مدد کی۔ اس سے قبل پوجا نے ۲۰۲۲ء جونیئر نیشنل چیمپئن شپ میں انڈر ۱۴ رکیٹیگری میں گولڈ جیتا اور قومی ریکارڈ قائم کیا، یہ کامیابی انہوں نے لمبی چوٹ سے واپسی کے بعد حاصل کی۔ اس کے بعد ۲۰۲۳ء میں ایشین انڈر ۱۸ ر چیمپئن شپ میں گولڈ، انڈر ۲۰ ر میں سلور، اور ۲۰۲۳ء کامن ویلتھ گیمز میں کانسے کا تمغہ جیتا۔ ۲۰۲۴ء ورلڈ ایتھلیٹکس انڈر ۲۰ ر چیمپئن شپ میں انہوں نے قومی ریکارڈ توڑا اور فائنل راؤنڈ کے لیے کوالیفائی کیا۔ ۲۰۲۵ء ایشین ایتھلیٹکس چیمپئن شپ میں بھی انہوں نے ایک اعشاریہ ۸۹ رمیٹر کی چھلانگ لگا کر گولڈ میڈل جیتا۔

سوریہ ونشی کا کارنامہ، ۴۴۰ رگیندوں میں ہزار رن بنا ڈالے

نوجوان بلے بازی سنسنی ویبھو سوریہ ونشی نے آئی پی ایل میں سب سے کم گیندوں پر ایک ہزار رن پورے کر لئے ہیں

نوجوان بلے بازی سنسنی ویبھو سوریہ ونشی نے آئی پی ایل میں سب سے کم گیندوں پر ایک ہزار رن پورے کر لئے ہیں۔ انہوں نے اس سنگ میل تک پہنچنے کیلئے صرف ۴۴۰ رگیندیں کھیلیں جو کہ تاریخ میں سب سے تیز ترین ہے۔ نوجوان بلے بازی سنسنی ویبھو سوریہ ونشی نے آئی پی ایل میں سب سے کم گیندوں پر ایک ہزار رن پورے کر لئے ہیں۔ انہوں نے اس سنگ میل تک پہنچنے کیلئے صرف ۴۴۰ رگیندیں کھیلیں جو کہ تاریخ میں سب سے تیز ترین ہے۔ ان سے پہلے آندرے رسل سب سے تیز تھے، جنہوں نے ہزار رنوں کیلئے ۵۴۵ رگیندیں کھیلی تھیں۔ اننگز کے لحاظ سے سوریہ ونشی آئی پی ایل میں ہزار رن بنانے والے دوسرے سب سے تیز بلے باز بن گئے ہیں۔ شان مارش نے صرف ۲۱ راننگز میں یہ مقام حاصل کیا تھا جبکہ لینڈل سمنز نے ۲۳ راننگز میں یہ کارنامہ انجام دیا تھا جو اب سوریا ونشی کے برابر ہے۔ آئی پی ایل ۲۰۲۶ء میں سوریہ ونشی نے مجموعی طور پر ۱۳۵ ر باؤنڈریز لگائیں، جن میں ریکارڈ ۷۲ ر چھکے شامل ہیں۔ یہ کسی بھی ٹی۔۲۰ ر ٹورنامنٹ میں کسی بھی بلے باز کی جانب سے لگائے گئے سب سے زیادہ چھکے ہیں۔ اس سے قبل آئی پی ایل ۲۰۲۲ء میں جوس بٹلر نے سب سے زیادہ ۱۲۸ ر باؤنڈریز لگائی تھیں جن میں ۸۳ ر چوکے اور ۴۵ ر چھکے شامل تھے۔ ویبھو نے موجودہ آئی پی ایل کی ۱۶ ر اننگز میں ۷۷۶ ررن بنائے۔ اس دوران ان کا اسٹرائیک ریٹ ۲۳۷.۳۰ ر رہا اور ان رنوں میں سے ۶۸۴ ررن صرف چوکوں اور چھکوں کی مدد سے آئے۔ سوریہ ونشی اپنی آخری چ ۴ ر اننگز میں تی ۳ ر بار نروس نائنٹیز کا شکار ہوئے ہیں۔ اب وہ آئی پی ایل کی تاریخ میں نائنٹیز میں سب سے زیادہ بار آؤٹ ہونے والے بلے باز بن گئے ہیں اور ۲۰۱۴ء میں گلین میکسویل کے بعد ایک ہی سیزن میں ایسی ۳ ر اننگز کھیلنے والے دوسرے بلے باز ہیں۔ آئی پی ایل ۲۰۲۶ء میں سوریہ ونشی کے بنائے گئے ۷۷۶ ررن ٹورنامنٹ کے کسی ایک ایڈیشن میں کسی بھی بلے باز کے ذریعے بنائے گئے پانچویں سب سے زیادہ رن ہیں۔ راجستھان رائلز کے لئے یہ کسی بھی بلے باز کا دوسرا سب سے بڑا اسکور ہے، جو ۲۰۲۲ء میں جوس بٹلر کے ۸۶۳ ررنوں کے بعد آتا ہے۔ سوریہ ونشی نے ایلیمینیٹر اور کوالیفائر ۲ ر کو ملا کر ۱۹۳ ررن بنائے۔ آئی پی ایل کے کسی ایک ایڈیشن میں کوالیفائر اور ایلیمینیٹر میچوں کو ملا کر اس سے زیادہ رن صرف جوس بٹلر نے ۲۰۲۲ء میں ۱۹۵ ررن بنائے تھے۔

۱۱ رسال بعد عامر خان کی فلم کرسمس پر ریلیز ہوسکتی ہے

فلم ستارے زمین پر'''' کی کامیابی کے بعد عامر خان کے آئندہ منصوبوں کے حوالے سے اہم تفصیلات سامنے آئی ہیں

فلم '''' ستارے زمین پر'''' کی کامیابی کے بعد عامر خان کے آئندہ منصوبوں کے حوالے سے اہم تفصیلات سامنے آئی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق عامر خان اب معروف ہدایت کار آشوتوش گواریکر کے ساتھ ایک تاریخی اسپورٹس ڈرامہ فلم میں کام کرنے جا رہے ہیں، جس میں وہ آزاد ہندوستان کے پہلے ٹیسٹ کپتان لالہ امرناتھ کا کردار ادا کریں گے۔ یہ فلم دسمبر ۲۰۲۷ء میں ریلیز ہوسکتی ہے۔ بالی ووڈ کے مسٹر پرفیکشنسٹ عامر خان کی آئندہ فلموں کے حوالے سے مسلسل قیاس آرائیاں جاری ہیں، اور اب تازہ رپورٹس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ان کا اگلا بڑا پروجیکٹ معروف فلمساز آشوتوش گواریکر کے ساتھ ہوگا۔ حال ہی میں ''ستارے زمین پر'' کی کامیابی کے بعد عامر خان نے اس بات کی تصدیق کی تھی کہ وہ راجکمار ہیرانی کی ہدایت کاری میں بننے والی دادا صاحب پھالکے کی بایوپک میں نظر آئیں گے۔ اس کے علاوہ انہوں نے جنوبی ہند کے معروف ہدایت کار لوکیش کنا گراج کے ساتھ ایک سپر ہیرو فلم کا عندیہ بھی دیا تھا۔ تاہم بعد میں حالات تبدیل ہوتے دکھائی دیے۔ لوکیش کنا گراج نے سپر ہیرو فلم کے بجائے الو ارجن کے ساتھ ایک نئے پروجیکٹ کا اعلان کر دیا، جس کے بعد عامر خان کی مجوزہ سپر ہیرو فلم کے مستقبل پر سوالات اٹھنے لگے۔ اسی دوران عامر خان نے اپنی بلاک بسٹر فلم ''۳ ر ایڈیٹس'' کے سیکوئل کے امکان کا بھی اشارہ دیا، جبکہ دوسری جانب ان کے اور آشوتوش گواریکر کے دوبارہ اشتراک کی خبریں سامنے آئیں۔ اب مڈ ڈے کی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ عامر خان اور آشوتوش گواریکر ایک تاریخی کرکٹ ڈرامہ پر کام کر رہے ہیں، جس میں عامر خان ہندوستان کے پہلے ٹیسٹ کپتان لالہ امرناتھ کا کردار ادا کریں گے۔ رپورٹ کے مطابق فلم کا پس منظر دسمبر ۱۹۵۲ء میں ہونے والی تاریخی ٹیسٹ سیریز ہوگی، جب پاکستان کی کرکٹ ٹیم نے پہلی مرتبہ آزاد ہندوستان کا دورہ کیا تھا۔ فلم صرف کرکٹ تک محدود نہیں ہوگی بلکہ تقسیم ہند کے بعد کے ابتدائی برسوں کے جذباتی، سماجی اور سیاسی ماحول کو بھی پیش کرے گی۔ ذرائع کے مطابق، ''آشوتوش گواریکر کافی عرصے سے اس دور پر تحقیق کر رہے ہیں۔ مقصد صرف کرکٹ کی تاریخی رقابت کو دکھانا نہیں بلکہ تقسیم کے بعد دونوں ممالک کے درمیان پیدا ہونے والے جذباتی اور سیاسی حالات کو بھی حقیقت پسندانہ انداز میں پیش کرنا ہے۔'' اطلاعات کے مطابق فلم کے پری پروڈکشن کا کام جاری ہے۔

سلمان خان کے ہرن شکار تنازع پر بننے والی فلم ''کالا ہرن'' کا پوسٹر جاری

بالی ووڈ سپر اسٹار سلمان خان کے کالا ہرن شکار کیس اور گینگسٹر لارنس بشنوئی کے ساتھ منسلک تنازع پر مبنی فلم ''کالا ہرن'' کا پہلا پوسٹر جاری کر دیا گیا ہے

بالی ووڈ سپر اسٹار سلمان خان کے کالا ہرن شکار کیس اور گینگسٹر لارنس بشنوئی کے ساتھ منسلک تنازع پر مبنی فلم ''کالا ہرن'' کا پہلا پوسٹر جاری کر دیا گیا ہے۔ فلم کو کورٹ روم ڈرامہ، کرائم اور تھریلر عناصر کے امتزاج کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ پروڈیوسر امیت جانی کے مطابق فلم میں ۱۹۹۸ء کے مشہور کالا ہرن شکار کیس، عدالتی کارروائی، سلمان خان کی گرفتاری اور بعد کے واقعات کو علامتی انداز میں دکھایا گیا ہے۔ فلم کا ٹیزر ۲۰ رجون کو ریلیز ہوگا۔ بالی ووڈ کے سپر اسٹار سلمان خان کے گرد برسوں سے جاری کالا ہرن شکار تنازع پر مبنی فلم ''کالا ہرن'' ایک بار پھر خبروں میں آ گئی ہے۔ جمعہ کو فلم کا باضابطہ پوسٹر جاری کیا گیا، جس کے بعد یہ منصوبہ سوشل میڈیا اور فلمی حلقوں میں موضوع بحث بن گیا ہے۔ فلم کو ایک کورٹ روم ڈرامہ اور کرائم تھریلر کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے، جس میں ۱۹۹۸ء کے مشہور کالا ہرن شکار کیس اور اس سے جڑے مختلف تنازعات کو سنیما کی زبان میں بیان کیا گیا ہے۔ پروڈیوسرز کے مطابق فلم میں قانونی کارروائی، میڈیا کی توجہ، عوامی ردعمل اور بعد کے برسوں میں سامنے آنے والے تنازعات کو علامتی انداز میں شامل کیا گیا ہے۔ فلم کے پروڈیوسر امیت جانی نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ فلم میں جودھپور کے قریب واقع گاؤں کاکانی میں پیش آنے والے کالا ہرن شکار کیس کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔ ان کے مطابق اس کہانی کو صرف ایک عدالتی مقدمے کے طور پر نہیں بلکہ ایک ایسے تنازع کے طور پر دکھایا گیا ہے جس نے برسوں تک عوامی توجہ حاصل کیے رکھی۔ پروڈیوسر نے کہا کہ فلم میں کورٹ روم ڈرامہ، جرائم، سنسنی اور مختلف شخصیات کے درمیان کشیدگی کو ایک ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ ان کے مطابق شوٹنگ اتر پردیش کے مختلف شہروں، خصوصاً سنبھل اور مراد آباد سمیت متعدد مقامات پر مکمل کی گئی ہے۔ انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ فلم میں ۱۹۹۸ء کے اس واقعے کے مختلف پہلوؤں کو شامل کیا گیا ہے جب جودھپور میں فلم کی شوٹنگ کے دوران مبینہ طور پر کالا ہرن کا شکار کیا گیا تھا۔ اس وقت سیف علی خان، تبو، سونالی بیندرے اور نیلم کوٹھاری سمیت کئی فنکار اس فلمی یونٹ کا حصہ تھے۔ پروڈیوسر کے مطابق فلم میں سلمان خان کی گرفتاری، عدالتی کارروائیوں اور اس کیس سے وابستہ اہم مراحل کو بھی دکھایا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ کالا ہرن شکار کیس اور اس کے بعد پیدا ہونے والے تنازعات ایک طویل عرصے سے عوامی دلچسپی کا مرکز رہے ہیں، اسی لیے اس موضوع پر مبنی فلم کا بے صبری سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ ۲۰ رجون کو فلم کا پہلا ٹیزر جاری کیا جائے گا، جس میں ناظرین کو فلم کی کہانی اور اس کے مرکزی موضوعات کی پہلی جھلک دیکھنے کو ملے گی۔ کالا ہرن شکار کیس گزشتہ دو دہائیوں سے زیادہ عرصے سے ہندوستان کے سب سے زیادہ زیر بحث قانونی مقدمات میں شمار ہوتا ہے۔

ڈان ۳ رتنازع: رنویر کی صلح کی کوشش ناکام، فرحان اور زویا نے نئی پیشکش مسترد کر دی

بالی ووڈ میں رنویر سنگھ اور فرحان اختر کے درمیان ''ڈان ۳'' کے تنازعے نے نیا رخ اختیار کرلیا ہے۔ تازہ رپورٹس کے مطابق رنویر سنگھ نے تعلقات بہتر بنانے اور مستقبل میں دوبارہ ساتھ کام کرنے کی پیشکش کی

بالی ووڈ میں رنویر سنگھ اور فرحان اختر کے درمیان ''ڈان ۳'' کے تنازعے نے نیا رخ اختیار کرلیا ہے۔ تازہ رپورٹس کے مطابق رنویر سنگھ نے تعلقات بہتر بنانے اور مستقبل میں دوبارہ ساتھ کام کرنے کی پیشکش کی، تاہم یہ تجویز مسترد کردی گئی۔ دوسری جانب سلمان خان کی مبینہ ثالثی سے متعلق خبروں کو بھی نئے ذرائع نے مسترد کردیا ہے۔ ۴۵ ر کروڑ روپے کے ہرجانے، ایف ڈبلیو آئی سی ای کی عدم تعاون ہدایت اور تخلیقی اختلافات کے دعوؤں کے بعد یہ تنازع اب بالی ووڈ کے سب سے بڑے پیشہ ورانہ تنازعات میں شمار کیا جا رہا ہے۔ رنویر اور فرحان کے درمیان ''ڈان ۳'' کے حوالے سے جاری تنازع میں ایک نئی پیش رفت سامنے آئی ہے۔ متعدد میڈیا رپورٹس کے مطابق رنویر سنگھ نے حال ہی میں فرحان اختر سے رابطہ کر کے اختلافات ختم کرنے اور مستقبل میں کسی نئے پروجیکٹ پر ایک ساتھ کام کرنے کی خواہش ظاہر کی، تاہم اس کوشش کو مثبت جواب نہیں ملا۔ رپورٹس کے مطابق رنویر سنگھ نے نہ صرف فرحان اختر بلکہ ان کی بہن اور معروف فلم ساز زویا اختر کے ساتھ بھی دوبارہ کام کرنے کی پیشکش کی۔ ذرائع کا دعویٰ ہے کہ اداکار نے ایک نئی فلم پر تعاون کی تجویز دی اور ماضی میں اپنی کامیاب فلم ''گلی بوائے'' کا حوالہ دیتے ہوئے زویا اختر کے ساتھ بھی ایک نئے منصوبے پر کام کرنے میں دلچسپی ظاہر کی۔ رپورٹ کے مطابق یہ پیشکش فرحان اختر اور ان کے پروڈکشن پارٹنر رتیش سدھوانی دونوں تک پہنچائی گئی، تاہم اسے فوری طور پر مسترد کر دیا گیا۔ بعض ذرائع کا دعویٰ ہے کہ فی الحال نہ فرحان اختر اور نہ ہی زویا اختر رنویر سنگھ کے ساتھ کسی نئے منصوبے پر کام کرنے کے خواہش مند ہیں۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب گزشتہ دنوں یہ خبریں گردش کر رہی تھیں کہ سلمان خان نے معاملے میں مداخلت کرتے ہوئے دونوں فریقوں کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کی ہے۔ بعض رپورٹس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ سلمان خان نے ذاتی طور پر رنویر سنگھ اور فرحان اختر سے رابطہ کیا اور انہیں اختلافات ختم کر کے ''ڈان ۳'' کے مستقبل کے بارے میں مثبت فیصلہ لینے کا مشورہ دیا۔ تاہم بعد میں سامنے آنے والی اطلاعات نے ان دعوؤں پر سوالات کھڑے کر دیے۔ ایک نئی رپورٹ کے مطابق سلمان خان نے نہ تو دونوں فریقوں کے درمیان ثالثی کی اور نہ ہی کسی باضابطہ مصالحتی عمل کا حصہ بنے۔ ذرائع کے مطابق اس حوالے سے گردش کرنے والی خبریں درست نہیں ہیں اور سلمان خان کی جانب سے کوئی عملی مداخلت نہیں کی گئی۔ واضح رہے کہ ''ڈان ۳'' کا تنازع گزشتہ کئی ماہ سے بالی ووڈ کی سب سے زیادہ زیر بحث کہانیوں میں شامل ہے۔ مختلف رپورٹس کے مطابق رنویر سنگھ نے فلم سے علیحدگی اختیار کرنے کا فیصلہ اس وقت کیا جب پروجیکٹ کی تیاری اور شوٹنگ شیڈول میں مسلسل تبدیلیاں آ رہی تھیں۔ بعض ذرائع کا کہنا ہے کہ اداکار فلم کی حتمی اسکرپٹ کی عدم دستیابی اور تخلیقی سمت سے مطمئن نہیں تھے۔ دوسری جانب، فرحان اختر اور ان کے قریبی حلقوں سے منسلک ذرائع کا موقف مختلف ہے۔ ان کے مطابق فلم میں تاخیر کی بنیادی وجہ پروڈکشن نہیں بلکہ رنویر سنگھ کے دیگر منصوبے تھے۔ دعویٰ کیا گیا ہے کہ فرحان اختر چاہتے تھے کہ فلم کی شوٹنگ ''راکی اور رانی کی پریم کہانی'' کے بعد جلد شروع ہو جائے، لیکن رنویر سنگھ نے اپنی تاریخیں پہلے سنجے لیلا بھنسالی کی فلم ''بیجو باورا'' اور بعد ازاں آدتیہ دھر کے پروجیکٹ ''دھرندھر'' کے لیے مختص کر دیں۔ ذرائع کے مطابق جب ''دھرندھر'' کی تیاریوں نے رفتار پکڑی تو رنویر سنگھ نے ۲۰ ر دسمبر ۲۰۲۵ء کو ''ڈان ۳'' سے الگ ہونے کا فیصلہ کیا جبکہ فلم کے فلور پر جانے میں صرف چند ہفتے باقی تھے۔ یہی وہ مرحلہ تھا جس کے بعد تنازع نے سنگین صورت اختیار کر لی۔ متعدد رپورٹس کے مطابق ایک اور اختلاف فلم کے تخلیقی وژن بھی تھا۔ بعض ذرائع کا دعویٰ ہے کہ رنویر سنگھ ڈان کے کردار کو زیادہ تاریک، جارحانہ اور جدید انداز میں پیش کرنا چاہتے تھے، جبکہ فرحان اختر فرنچائز کی روایتی شناخت اور اپنے اصل وژن کو برقرار رکھنے کے حق میں تھے۔ ان اختلافات کے باعث دونوں فریقوں کے درمیان فاصلے مزید بڑھ گئے۔ تنازع بعد میں قانونی رخ اختیار کر گیا جب ایکسل انٹرٹینمنٹ کی جانب سے مبینہ طور پر ۴۵ ر کروڑ روپے کے نقصان کا دعویٰ سامنے آیا۔ پروڈکشن ہاؤس کا موقف ہے کہ فلم کی پری پروڈکشن پر بھاری سرمایہ خرچ ہو چکا تھا اور اداکار کی علیحدگی سے منصوبے کو بڑا مالی نقصان پہنچا۔ اس معاملے میں فیڈریشن آف ویسٹرن انڈیا سنی امپلائیز ایف (ڈبلیو آئی سی ای) بھی شامل ہوئی، جس نے رنویر سنگھ کے خلاف عدم تعاون کی ہدایت جاری کی۔ تنظیم کا کہنا تھا کہ اداکار کو اپنا موقف پیش کرنے کے کئی مواقع دیے گئے لیکن مطلوبہ تعاون حاصل نہیں ہو سکا۔ پابندی کے بعد رنویر سنگھ کے ترجمان نے ایک تفصیلی بیان جاری کیا جس میں کہا گیا کہ اداکار اس تنازع کو عوامی سطح پر مزید بڑھانا نہیں چاہتے۔ بیان کے مطابق رنویر کا ماننا ہے کہ پیشہ ورانہ اختلافات کو باوقار انداز میں اور نجی سطح پر حل کیا جانا چاہیے۔ ادھر فلمی حلقوں میں یہ بحث بھی جاری ہے کہ آیا مستقبل میں دونوں فریق دوبارہ ایک ساتھ کام کر سکیں گے یا نہیں۔ اگرچہ موجودہ صورتحال میں تعلقات کشیدہ دکھائی دیتے ہیں، تاہم بالی ووڈ میں ماضی میں کئی بڑے تنازعات وقت کے ساتھ ختم ہوتے رہے ہیں۔ دریں اثنا، رنویر سنگھ اپنی آنے والی فلم پرلے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ رپورٹس کے مطابق ہدایت کار جے مہتا کی اس فلم کی شوٹنگ اگست میں شروع ہونے کا امکان ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ یہ ایک بڑے پیمانے کی زومبی تھرلر ہوگی اور ہندوستانی سنیما میں اس نوعیت کے منصوبوں میں ایک منفرد اضافہ سمجھی جا رہی ہے۔